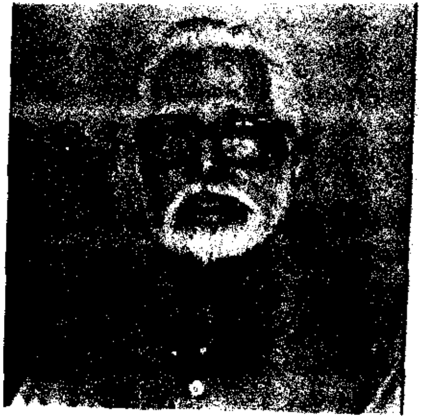

ظہور حیدر جارچوی کی تصانیف

- نذر منتظر — مرثیے
- ظہور فکر — مرثیے
- تحائف ظہور — مرثیے
- شعور سوز و مرثیہ — مرثیے
- نوراولی حسن حسین — نعت و منقبت
- سلام علی حسین علیہ السلام واصحابہ — سلام
- محروم — فضائل و مصائب
- جوش ظہور — منقبت و قصائد
- ارزاق ظہور — قصائد

ان کتب کا ہر مومن کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ آپ کی سہولت کے پیشِ نظر بڑے بڑے کتب فروشوں کے پاس دستیاب ہیں۔

فہرست

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
☆	انتساب	3
☆	پیش لفظ	11
☆	دعا ـــ قطعات	13
-1	رت آگئی راحت کی	18
-2	خدا کے گھر میں	22
-3	ظہور شہ مرداں ہو گا	25
-4	موسم رندانہ آگیا	26
-5	مولا کے پاس	29
-6	دن ہے عجب بہار کا	31
-7	اللہ کے گھر پہ بت	34
-8	کعبے میں بو ترابؑ آئے	37
-9	ابھی ابھی	39
-10	علی غیر فرار کرار آیا	41
-11	جلوہ حیدر لئے ہوئے	43
-12	عظمت ماہ رجب	45
-13	رہائش کعبے میں	47

-14	حیدرؑ کی ولادت سے	50
-15	مطلب مل گیا مجھے	51
-16	کعبے میں نصف نور ملا نصف نور سے	52
-17	دل مل گیا	54
-18	منقبت علیؑ ابن ابی طالبؑ مولا	57
-19	عشق علیؑ کا جشن حقیقت میں جشن ہے	59
-20	بچہ کسی اور ڈھب کا ہے	61
-21	علیؑ کے لئے	63
-22	حیدرؑ میں محمدؐ کی ادا دیکھ رہے ہیں	65
-23	اللہ کا گھر منتظر	67
-24	انسان کامل	71
-25	آج علیؑ نے جنم لیا ہے	73
-26	سرتاج مرداں آگیا	75
-27	اللہ کا گھر مسکراتا ہے	77
-28	دو قبلہ نما کعبے میں	79
-29	یہ شرف بو تراب کیا کہنا	82
-30	نمائش ہونے والی ہے	84
-31	گھر میں آئے ہیں	85
-32	ظہور اللہ کے گھر میں	86
-33	دنیائے امیر المومنین	87
-34	ماہ رجب آ ہی گیا	88
-35	قدم اللہ کے گھر میں	90
-36	دھوم دھام کعبے میں	93

-37	خانہ زاد رب اکبر مل گیا	95
-38	حیدر سے ملتا ہے	97
-39	بو ترابؑ اللہ اللہ	99
-40	مسجد میں	100
-41	مشغول حق ہوں بندگی بو ترابؑ میں	101
-42	مشغول حق ہوں بندگی بو ترابؑ میں	104
-43	علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ	107
-44	طواف کعبے کا	109
-45	وہ ادا سر سے پاؤں تک	111
-46	نگاہ کرم یا علیؑ ولی اللہ	113
-47	یا علیؑ مدد	115
-48	استغاثہ یا علیؑ مدد	116
-49	حیدر کا دروازہ	118
-50	یوم علیؑ مبارک ہو	120
-51	جشن ولادت امیر المومنینؑ	121
-52	سند علیؑ سے ملی	125
-53	کہیں تک چلے چلو	127
-54	ہوئے پیدا نہ ہم پہلے	129
-55	روش طبع رسا بدلی ہے	132
-56	علیؑ کے سامنے	135
-57	علیؑ ولی	137
-58	آسماں پہلے بھی تھا	138
-59	گھڑی ____ وقت	140

-60	در مل گیا ہمیں	142
-61	مولا علیؑ کے چاہنے والے	143
-62	علیؑ سے ملا ہے	144
-63	خانہ زاد کبریا کہلائیں گے	145
-64	عطائے ابو ترابؑ	150
-65	کیجئے آاد لو شاہ ذوالفقار	148
-66	حق دلا دیا	151
-67	مرتضیٰؑ کا نام	152
-68	احتیاط کے ساتھ	153
-69	اطفال علیؑ	154
-70	تیرے سوا	155
-71	بنے یا نہ بنے	157
-72	شان ابو ترابؑ	158
-73	زیر زبر ہو گیا	159
-74	دعوت ذوالعشیرہ	160
-75	علیؑ ولی اللہ	163
-76	بولنا آ گیا	164
-77	پناہ کی راہیں	165
-78	ترے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں	167
-79	مرحب نہ مارا گیا	169
-80	سن لو سن لو رسولؐ خدا کا بیاں	170
-81	ہر جسم و جاں میں ہے	172.
-82	دلدار چلا	174
-83	تضمین ــــ علیؑ امام من است	175
-84	قطعات عقد امیرالمومنین	176
-85	جبرئیلؑ کے استاد کیا کہنا	178
-86	قبضہ ــ بتو کرلو خدا کے گھر پہ قبضہ	180
-87	جشن فتح خیبر	182
-88	فتح خیبر سے	185
-89	جشن فتح خیبر ــ گھر کی طرف	186
-90	قطعات	191
-91	غلام آلؑ	195
-92	قطعات عید غدیر	195
-93	اسلام پورہ ــــ کرشنا نگر	198
-94	کل ایماں بن گیا	199
-95	مشیت میں نظر آتی ہے	200
-96	چمکتے رہیں گے	203
-97	جشن غدیر	205
-98	نغمہ ساز غدیر	207
-99	غدیر سنو تو سہی	210
-100	شمع غدیر خم کا اجالا نظر میں ہے	212
-101	چودہ سو سالہ جشن غدیر	216
-102	مسرت نامہ چودہ سو سالہ جشن غدیر	217
-103	جشن غدیر ــــ آج کے دن	218
-104	جشن غدیر ــــ مبارک باشد	220
-105	عید غدیر ــــ آج وزیر بن گئے	222

-106	پلا جلد ساقی سوئے محبت	224
-107	ترانہ بخ کا	228
-108	جلتی ریت پر	229
-109	دھوپ میں	231
-110	خاص منبر ساری دنیا سے جدا کا، ہا	233
-111	میکشی کی قسم	237
-112	ساقی نامہ غدیر	239
-113	جشن عید غدیر	241
-114	قطعات عید مباہلہ	245
-115	آؤ تو جانیں	249
-116	مان لیتے ہم	251
-117	دعائے پنجتنؑ	253
118	...یہ نہ جائے	255
-119	...ن ... مباہلہ ـــ کا ... تھا	257
-120	تشویش	259
-121	قصیدہ فتح عظمیٰ	260
-122	جشن عید مباہلہ	263
-123	مسرت نامہ	268
-124	مقبول بارگاہ مولاؑ	271
-125	کامیاب جستجوئے حق	273
-126	اظہار تعزیت	275

پیش لفظ

بحمد اللہ و ماشاء اللہ اپنی کتابیں ظہور فکر، شعور سوز و مرثیہ، نذر ظفر، تحائف ظہور، اور نور اول و حسنؑ حسینؑ کی مقبولیت کے بعد لڑکپن سے بڑھاپے تک خدمت جناب امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام میں پیش کئے ہوئے حسبِ توفیق نذرانے اس زیرِ نظر کتاب "جوش ظہور در مدح ابوترابؑ" میں جمع کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ بھی شرفِ مقبولیت حاصل کریں گے۔

اس خیال سے دل مجروح ہوتا ہے کہ کہیں کہیں شعراء حضرات نے حفظِ مراتب کو فراموش کر دیا ہے جو ذی ہوش سامعین کے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔
حضرت حسرت موہانی کا شعر ملاحظہ ہو۔

نورِ چشم فاطمہؑ مہرِ درخشانِ علیؑ
غوثِ اعظم شاہِ جیلاں ماہِ تابانِ رسولؐ

موصوف نے اصل بیٹوں کو نظر انداز کر کے اپنے ممدوح کو ان کا مرتبہ دینا چاہا ہے

ایک نوحے میں ٹھوکر کھا کر جناب فضل لکھنوی نے لکھ دیا تھا

سجادؑ تمہارے قدموں پر دل اہلِ وفا کے صدقے ہوں
ہر گام پہ ٹھوکر کھا کھا کر "ایمان کا رستہ" چھوڑ گئے

اسے مفہوم در بطنِ شاعر کہا جا سکتا ہے

حضرت شاہد نقوی نے فرمایا روز عاشورہ امام علیہ السلام کے ہمراہ

یاں فاطمہؑ نہ تھیں تو ہر اک ماں تھی فاطمہؑ

ہر موڑ پر بھی ایک جتولؑ اس نکتہ پہ

مخدومۂ کونین سلام اللہ علیہا اور مادرِ وہب کلبی کو ایک سطح پر لے آئے ہیں۔
پروفیسر ڈاکٹر علی ظہیر منہاس پی ایچ ڈی نے اپنی ریسرچ کے زعم میں کہہ دیا۔

اجتماعی خود کشی کا نام ہے قتلِ حسینؑ
شہادت عظمیٰ کو خود کشی بنا دیا ہے

برخوردار اثر ترابی نے "زینبؑ صفِ عزائے شہیدانِ کربلا" کہہ کر مخدومہ کو عرشِ عزا سے گرا کر زمین پر بچھا دیا ہے استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ۔ ان کے برعکس جناب محسن نقوی شہید نے غیر معصوم کو ابو المعصومین سے بڑھایا ہے پہلے کہا "عباسؑ کبریا کی طرح بے نیاز ہے" جبکہ بے نیاز رسولؐ بھی نہیں۔ اس کے بعد لکھ دیا۔

بس ایک ضرب پہلی امامت کے بس میں تھی
ایسی ہزار ضرب تری دسترس میں تھی

بیٹے کو باپ پر ترجیح دے دی۔ اور اوپر گئے تو علیؑ کو خدا کی سطح پر لے گئے۔

ہجرت کی شب تھی ان کے ارادے بھی نیک تھے
پردہ ہٹا خدا و علیؑ دونوں ایک تھے

اس میں ہجرت کی شب ارادوں کا نیک ہونا اور ایک ہونا عوام کے دل و دماغ پر کیا اثرات ڈالے گا۔ اندازہ لگایئے۔
عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بلند پروازی یا جدت طرازی کے شوق میں ایسی دیدہ دلیری سے اپنے پاکیزہ کلام کو آلودۂ رجس کرنا مستحسن نہیں۔ باز رہنا چاہیے۔
پروردگار عالم ہر شاعرِ اہلِ بیتؑ کو بدکلامی سے بچائے۔ آمین
ظہور حیدر جارچوی

دعا

یا والیِ الولی مجھے بلاغ ولا ملے — لبریز ہے سوال لیلاغِ ولا سے
رخشندہ مثلِ مہر چراغِ ولا ملے — دل کو سکون و روح و دماغِ ولا سے
صدقہ ملے جو آلِ رسالتمابؐ کا
میں ذکر خیر کرتا رہوں بوترابؑ کا

قطعات

کرے چاند ٹکڑے نبیؐ کا اشارہ — تو پلٹائے سورج وصی کا اشارہ
ظہور ایک خیبر کا دروازہ کیا ہے — زمیں کو الٹ دے علیؑ کا اشارہ

الہی طلاطم ہے کیا تیرے گھر میں — تصادم سا ہے کچھ یہاں خیر و شر میں
بپا کو بیوں میں ہے غل ہائے راما — علی آ گیا ہے کرشنا نگر

مہابلی کی مہامنتری کی آمد ہے — بتوں کو خوف تھا جس کا اسی کی آمد
یہ انقلاب ہے کہتے ہیں اس کو بند راہن — رشی بھون میں علیؑ ولی کی آمد

نرالی شان سے آتا ہے اب وہ کروفر والا — لرز جاتا ہے جس کا نام سن کر ہر جگہ
بتو اٹھو چاد نکلو زرا جلدی بڑھو ورنہ — وہ آپہنچا پکڑ کر گردنیں توڑے گا گھر والا

قطعات

جگمگایا ہے جس نے محفل کو یہ اجالا ہے نورِ حیدر کا
مدح سنئے ظہورِ حیدر سے جشن ہے یہ ظہورِ حیدر کا

---

۱۳ رجب کعبے میں ہوا جب کہ ظہورِ حیدرؑ
اصنام گرے ڈر کے حضورِ حیدرؑ
سجدے کے لئے خم ہوا طاقِ کسریٰ
اے صلِ علیٰ وفور نورِ حیدرؑ

راہبر کو راہ میں ہمرازِ منزل مل گیا
چند دن رہ کر جدا پھر نورِ کامل مل گیا
ہیں بہت خوش مصطفیٰؐ اللہ کے گھر میں ظہور
مرتضیٰؑ کیا مل گئے بچھڑا ہوا دل مل گیا

مقامِ اصنام ہوتا کعبہ اللہ کا پاک گھر نہ ہوتا
خلیلؑ کی یادگار ہوتی مقدس ایسا مگر نہ ہوتا
نبیؐ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا یہ سچ ہے لیکن ظہور سمجھو
نہ ہوتا دینِ رسولؐ کامل ظہورِ حیدر اگر نہ ہوتا

مداح سرِ بزم سرور آیا ہے یا نور کا پرتو سرِ طور آیا ہے
کافور ہوئی جس کی ضیاء سے ظلمت اس شمع کا پروانہ ظہور آیا ہے

بو ترابؑ کا بندہ مثلِ قنبرؑ ہے گدا کی شکل بنائے ہوئے تونگر ہے
کرے نہ کوئی مقابل امیر ہو کہ غریب ظہور صاحب جوہر ہے اپنا جوہر ہے

---

۱۳ رجب
چشمِ حساد ہو گئی خیرہ جگمگایا جو نور حیدرؑ کا
ظلمتِ کفر ہو گئی روپوش ہر طرف ہے ظہور حیدرؑ کا

---

۱۳ رجب جہاں پہ چھائی ہوئی تھی ظلمت حجاب میں جب تھا نورِ حیدرؑ
یہ نورِ خالق تھے کیا ٹھہرتا کوئی اندھیرا حضورِ حیدرؑ
ہیں سر بسجدہ رسولِؐ اکرم بدل گیا ہے نظامِ عالم
مبارک اسلام دینِ اعظم خدا کے گھر میں ظہورِ حیدر

۱۳ رجب

کیا بتائیں کون ہے کیا نام ہے اہلِ دل کہتے ہیں دل آرام ہے
آج آغوشِ محمدؐ میں ظہور کلِ ایماں اور کل اسلام ہے

بت پرستوں کے دلوں کا غم سے چورا ہو گیا — سرخ چہرہ جنتری والے کا بھورا ہو گیا
کہتے ہیں کافر ہمارا دھرم ادھورا ہی رہا — مصطفیٰؐ کا دین کامل دھرم پورا ہو گیا

بحر اور بر میں دیکھ نہ دیوار و در میں دیکھ — دیکھے اگر علیؑ کو تو اعلیٰ کے گھر میں دیکھ
پاک آستاں تو ملک ہی مولائیوں کا ہے — شیرِ خدا کا دبدبہ بھارت نگر میں دیکھ

بت پوج چکے بیٹھ کے اللہ کے گھر میں — رب رب کہو ہر ہر کے عوض خوف و خطر میں
سکھ ہندوؤں سے بولے چلو یار بنارس — مولا کے ملنگ آن بسے سنت نگر میں

بغض کیوں اے حضور ہے در سے — آنا جانا ضرور ہے در سے
اس کو دیتا ہے شہرِ علم پناہ — ارتباطِ ظہور ہے در سے

باسط

جو فیض پا رہا ہو شہرِ علم کے در سے — وہ خیر خواہِ بشر کیسے زیر ہو شر سے
جو اوج چاہتے ہیں ہر مقام پر اپنا — بلند ہو نہ سکیں گے ظہورِ حیدر سے

[illegible]

ولا کے خم کدے میں نعمتوں کی بارش ہے — جمالِ مظہرِ معبود کی نمائش ہے
دلِ محب ہوا روشن جلا دلِ حاسد — ظہورِ حیدرؑ کرار کی یہ تابش ہے

وارثیہ

حق پسندوں کا خوشی سے غنچۂ دل کھل گیا — جب ہوا آغاز حق کا قلبِ باطل ہل گیا
حکم حق سے بن گئے حق کے وصی مولا علیؑ — دین کامل ہو گیا حقدار کو حق مل گیا

یہ سامانِ طرب اے صاحبانِ دل مبارک ہو — یہ بزمِ منقبت یہ نور کی محفل مبارک ہو
مبارک ہو ولادت ساقیِ کوثر کی اے رندو — چمک اٹھا تمہارا حال و مستقبل مبارک ہو

وارثیہ

آ گئے ہیں جس قدر میخوش بیت اللہ میں — ہو رہے ہیں پی کے سب مدہوش بیت اللہ میں
جشن ہے ساقیِ کوثر کی ولادت کا ظہور — بڑھ رہا ہے میکشوں کا جوش بیت اللہ میں

محب علی

اسلام یہ کہتا ہے قرآں ہے تو سب کچھ ہے
قرآن کا دعویٰ ہے ایماں ہے تو سب کچھ ہے
محبوب الٰہی سے ایمان کو جب پوچھا
فرمایا کہ حیدرؑ کا عرفاں ہے تو سب کچھ ہے

بے حد مقبولِ بارگاہِ مولاؑ قصیدہ جو 12 مئی 1949ء کو اپنے دوست کی فرمائشی طرح پر کہا گیا تھا اور محفلِ خیمۂ سادات لاہور میں پڑھا گیا جبکہ گرمی اور گھٹن سے سامعین کسی شاعر کو پڑھنے نہیں دے رہے تھے اس قصیدے کو شروع کرتے ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہوئی اور مومنین نے نعرۂ صلوات اور نعرۂ حیدری بلند کئے اس کے بعد ہر مصرع کے مطابق بجلی چمکی، بادل گرجے اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔ مقطع پڑھتے ہی موٹی موٹی بوندیں گریں اور محفل ظہور جارچوی زندہ باد کے نعروں پر ختم ہو گئی۔

قصیدہ

طرح:- آغوشِ رسالتؐ میں آمد ہے امامت کی

مژدہ دلِ مژدہ رت آ گئی راحت کی
وہ دیکھ گھٹا اٹھی کعبے سے مسرت کی

ہیں جم گھٹے حوروں کے یا ابر کے ٹکڑے ہیں
بادل کی گرج ہے یا نوبت ہے یہ عشرت کی

پانی کی ہیں بوندیں یا قطرے مئے کوثر کے
تعریف بیاں کیا ہو موسم کی لطافت کی

ان چھینٹوں سے جاگ اٹھی مینوشیٔ خوابیدہ
رنگت ہے حبابوں میں جامِ مئے فطرت کی

آئی جو ہوا ٹھنڈی مستی میں شجر جھومے
کھلنے لگیں کلیاں بھی گلہائے عقیدت کی

طائر ہوئے نغمہ زن لہرانے لگا سبزہ
طے کرنے لگیں بیلیں بھی منزلیں رفعت کی

پرکیف ہے کل عالم ہر چیز معطر ہے
مٹی میں بھی خوشبو ہے عطرِ گلِ جنت کی

خنکی سے رگ و پے میں پیدا ہوئیں وہ لہریں
حاجت نہ رہی باقی خمخانہ و شربت کی

انگڑائیاں آتی ہیں چلئے سوئے مے خانہ
سنتے ہیں بہت شورش ساقی کی سخاوت کی

اللہ غنی یہ تو ابراروں کا مجمع ہے
کیا شان ہے ساقی و میخانہ کی عظمت کی

ملتے ہی نظر چودہ ساغر چلے آئیں گے
رکھتا ہے خبر ساقی ایک ایک طبیعت کی

ملتی ہے اسے اتنی جتنی ہے طلب جس کی
تمثیل نہیں ممکن اس فیض و عنایت کی

ہیں اور جولا کہہ کر لا سنتے ہیں ساقی سے
ہم پیتے ہیں بے مانگے یہ جیت ہے قسمت کی

کیفِ مئے وحدت نے ہر پردہ اٹھا ڈالا
اب قید رہی باقی خلوت کی نہ جلوت کی

کیوں جھپکیں نگاہیں کیوں مدہوش ہوا عالم
بجلی سی یہ کیا چمکی کس جلوے نے حرکت کی

ہاتف کی صدا آئی کیوں سب کو تحیر ہے
آتی ہے سواری یہ سلطانِ ولایت کی

جنت سے ہوئی آمد ہر اُمِّ رسالت کی
تقریب ہے کعبے میں حیدرؑ کی ولادت کی

وہ دیکھ نبیؐ آئے وہ بابِ حرم کھولا
وہ بنتِ اسد اٹھیں وہ نذر امانت کی

ہر سمت سے آوازیں آتی ہیں مبارک ہو
باچھیں کھلی جاتی ہیں لبہائے رسالتؐ کی

گودی میں لیا آنکھیں مولود نے بھی کھولیں
اول رخِ محبوبِ سبحاں کی زیارت کی

پہلے تو شہادت دی توحید و رسالتؐ کی
پھر سارے صحائف اور قرآن کی تلاوت کی

جوش آیا متانت کو بازو کی بڑھی طاقت
بچے نے تلاوت کی جب آیۂ نصرت کی

ہاں کب سے تھی رنجیدہ چوسی تو زباں چوسی
سمجھے کوئی کیا شیریں اتمام محبت کی

اک نور کے دو جلوے جس وقت نظر آئے
اک شور اٹھا دیکھو صنعت ید قدرت

یہ کہتا ہے میں تجھ سے وہ کہتا ہے میں تجھ سے
حیراں ہیں یہاں عقلیں باتیں ہیں قیامت کی

سرمہ ہے عین اللہ خاکِ قدمِ بت
بوجہل نے حد کر دی لو آج جہالت کی

وہ ڈھول پڑا منہ پر سب ڈھول ہوئی نخوت
بچے نے سزا دے دی بوڑھے کو شرارت کی

ارضِ نجفِ اشرف مدفن ہو ظہور اپنا
حسرت ہے تو بس یہ ہے خواہش نہیں جنت کی

وہ دن بھی ظہور آیا جب میں نے کہا جا کر
مولاً میں ترے صدقے پوری مری حسرت کی

خدا کے گھر میں

منعقد بزمِ حقیقت ہے خدا کے گھر میں
مجمعِ اہلِ مودت ہے خدا کے گھر میں
شاد ہر طالبِ رحمت ہے خدا کے گھر میں
عید ہے جشنِ مسرت ہے خدا کے گھر میں
آمدِ شاہِ ولایت ہے خدا کے گھر میں

ہو گیا نور سوا انجم و مہر و مہ کا
خنک و مست ہوائیں چلیں سبزہ لہکا
آئی خوشبوئے علیؑ گلشنِ ایماں مہکا
شورِ صلوات ہوا طائرِ سدرہ چہکا
میرے مولاؑ کی ولادت ہے خدا کے گھر میں

پھول کھلنے لگے گلزار میں کلیاں چٹکیں
وجد میں سنبل پیچاں نے بھی زلفیں جھٹکیں
تالیاں بجنے لگیں پتوں کی بیلیں مٹکیں
حسرتیں، دید کی نرگس کی نظر میں اٹکیں
دیدنی عیش کی ساعت ہے خدا کے گھر میں

کس قدر اوج پہ ہے منزلت و جاہِ رجب
سال بھر تکتے رہے اہلِ ولا راہِ رجب
تیری قسمت ہے یہ اے ماہِ رجب ماہِ رجب
ہے وزیرِ شہِ کونین شہنشاہِ رجب
آج سے فصلِ حکومت ہے خدا کے گھر میں

آج کعبے میں ہے اس ناصرِ کل کی آمد
جس نے ہر دور میں کی طالبِ نصرت کی مدد
جس کی عظمت کا احاطہ ہے نہ کوئی سرحد
در بنا لیجئے دیوار کو اے بنتِ اسد
آپ کی آج ضرورت ہے خدا کے گھر میں

مرتضیٰؑ سر پہ رکھے حق کی رضاؤں کا تاج
لینے آیا ہے شجاعوں سے شجاعت کا خراج
اس کو اللہ نے بخشا ہے محمدؐ کا مزاج
مختصر اس کا تعارف یہ ہے اسلام کی لاج
تذکرہ اس کا عبادت ہے خدا کے گھر میں

زلزلہ آ گیا الحاد کی بنیاد ہلی
دم بخود خوف سے کفار بھی ہیں مشرک بھی
ہو گی برداشت کسی کی نہ کوئی گستاخی
ایک ہی ذات کے ہیں نام ادب اور علیؑ
حکمراں اب ادبیت ہے خدا کے گھر میں

کیوں نہ اب دلو کلامِ احدی دے شاعر
پھاڑ کر پھینکیں گے خود اپنے جریدے شاعر
جلد کر لیں گے درست اپنے عقیدے شاعر
پڑھ چکے اپنی فصاحت کے قصیدے شاعر
اب تو قرآں کی تلاوت ہے خدا کے گھر میں

ہیں محبانِ علیؑ بزمِ طرب میں مسرور
تیرگی دور ہے پھیلا ہے امامت کا نور
تہنیت دینے کو موجود ہیں غلمان و حور
نظرِ اہلِ بصیرت میں ہے مقبول ظہور
پیش جو نذرِ عقیدت ہے خدا کے گھر میں

ظہور شہ مرداں

آج کعبے میں ظہورِ شہِ مرداں ہو گا — جس جگہ بھی کوئی بت ہو گا وہ لرزاں ہو گا
نائبِ ختمِ رسل وہ شہِ دوراں ہو گا — جس کے پاؤں کے تلے تختِ سلیماںؑ ہو گا
کلمہ پڑھوائے گا دنیا کو محمدؐ کا کرم — فیضِ حیدرؑ سے منافق بھی مسلماں ہو گا
لب کھلے کعبہ پکارا کہ وہ قبلہ آیا — جس کا آنا مری تطہیر کا عنواں ہو گا
دے گا خود دست درازوں کو سزا ہاتھ کے ہاتھ — اب یداللہ محمدؐ کا نگہباں ہو گا
کلمہ گو اپنے ہی ایماں کی حفاظت کر لیں — خود خدا اپنے محمدؐ کا نگہباں ہو گا
آئیں خندق میں عبادت کا اگر دعویٰ ہے — فیصلہ زہد دریا کا سرِ میداں ہو گا
سرکشِ حکمِ خدا جب نہیں ہوتے حیواں — شکلِ انساں میں جو سرکش ہے وہ شیطاں ہو گا
اب تو کفار بھی جھکتے ہیں علیؑ کے آگے — ان کا دشمن کبھی ہرگز نہ مسلماں ہو گا
دیکھا جائے گا انہیں جاتے ہوئے جنت میں — جن کے ہاتھوں میں یداللہ کا داماں ہو گا

آزما لو کرمِ الفتِ مولا سے ظہور
کام دشوار جو ہو گا وہی آساں ہو گا

قصیدہ

آیا رجب کہ موسم رندانہ آ گیا
گردش میں جام و جد میں خم خانہ آ گیا

جب تک علیؑ کے عشق میں جلنا نہ آ گیا
کعبے کے گرد گھوم کے پروانہ آ گیا

جس کو پسند مسلکِ رندانہ آ گیا
کوثر کا جام صورتِ نذرانہ آ گیا

مثلِ نسیمِ صبح پئے بادۂ الست
گلشن میں جھومتا کوئی مستانہ آ گیا

محشر سے بے نیاز ہیں رندوں کی مستیاں
ساقی لئے بہشت کا پروانہ آ گیا

جس میں بھری ہوئی ہے مئے علمِ کائنات
میخانۂ ازل سے وہ پیمانہ آ گیا

یہ اور بات ہے کہ نہ سلجھائیں خود پسند
گیسوئے زندگی کے لئے شانہ آ گیا

دیکھا نگاہِ دل سے جو فردوس کی طرف
شاہِ نجف کا سامنے کاشانہ آ گیا

فیضِ علیؑ نے رشکِ گلستاں کیا اسے
زیرِ قدم جو سبزۂ بیگانہ آ گیا

جس کی تجلیوں سے عیاں ہے خدا کا نور
اس شمعِ لازوال کا پروانہ آ گیا

پہلے کرے سلام نبیؐ یا امامؑ کو
یہ کس مقام پر دلِ دیوانہ آ گیا

محفل میں بات چل کے علیؑ پر ہوئی تمام
جب ذکر عالمانہ حکیمانہ آ گیا

جس دم کہا غریب نے عسرت میں یا علیؑ
چہرے پہ اس کے رنگ امیرانہ آ گیا

مولا علیؑ کے فیض سے بن کر گیا غنی
سائل جو کوئی در پہ فقیرانہ آ گیا

ظاہر نہ کیں رسولؐ نے اپنی حقیقتیں
جب تک حقیقتوں کا شناسا نہ آ گیا

ہر ذی حیات خوش ہے کہ مشکل کشاء علیؑ
سننے کو ہر زبان کا افسانہ آ گیا

کہتا ہے کفر مرحب و خیبر کی خیر ہو
کرار ممدوح ہمتِ مردانہ آ گیا

آیا کوئی علیؑ کے مقابل اگر کبھی
کیا اس کی قدح کرنے کو آیا نہ آ گیا

ہم بھی سمجھتے ہم شرفِ مرتضیٰؑ اسے
کعبہ میں اور کوئی علیؑ سا نہ آ گیا

مولودِ کعبہ نے کیا اس کو سلامِ شوق
جب مظہر بشوکتِ شاہانہ آ گیا

دامن میں جس کے گیارہ امامت کے ہیں شجر
لو باغباں کی گود میں وہ دانہ آ گیا

غل بارگاہِ شاہِ نجف میں ہوا بلند
مولاؑ ظہور آپ کا دیوانہ آ گیا

مولاؑ کے پاس

یوں محمدؐ مصطفیٰ آئے علیؑ مولا کے پاس
جیسے بحرِ بیکراں پہنچے کسی دریا کے پاس

تھا یدِبیضا منور یا عصا موسیٰؑ کے پاس
ہیں علیؑ معجزنما کونین کے آقا کے پاس

ہیں علیؑ بے مثل دُرِ کونین کے آقا کے پاس
لائے کوئی ایسا گوہر ہو اگر دنیا کے پاس

فاطمہؑ بنتِ اسد کی گود میں جو آج ہے
لال ایسے دو ملیں گے فاطمہؑ زہرا کے پاس

دے دیا بنتِ اسد کے ہاتھ سے محبوب کو
تحفۂ یکتا علیؑ تھے خالقِ یکتا کے پاس

اپنے ہاتھوں پر محمدؐ نے علیؑ کو یوں لیا
رکھ لیا ہو جیسے آئینہ رخِ زیبا کے پاس

جان کے بدلے خدائی کا جو سودا کر لیا
بخش دی ہر شے علیؑ کو جو بھی تھی داتا کے پاس

نذر اے مولود کعبہ کوئی لائے بھی تو کیا
جان بھی اپنی نہیں مولاؑ ترے شیدا کے پاس

دور سے نورِ خدا ان کو نظر آیا نہ تھا
حضرتِ بوجہل نے دیکھا تماشہ جا کے پاس

آپ کے لطف و کرم کی دور تک ہیں بارشیں
مشکلیں حل کیجئے مولاؑ کسی دن آ کے پاس

حیدری میخوار کرتے ہیں دعائیں روز و شب
میکدے میں جان جائے ساقی و مینا کے پاس

دو جہاں کی زیست کا مالک ہے شیدائے علیؑ
زندگی تھی اس جہاں کی حضرت عیسیٰؑ کے پاس

سجدہ کرتے ہیں درِ حیدر پہ جا کر دیندار
خود چلے آتے ہیں مولاؑ طالبِ مولاؑ کے پاس

مدح خوانی کے لئے لازم ہے نزدیکی ظہور
مدح خواں ان کے رہیں گے خلد میں آقا کے پاس

قصیدہ

بر طرح:- یومِ ولادتِ علیؑ دن ہے عجب بہار کا

غنچہ و گل میں جلوہ ہے مظہر کردگار کا
یومِ ولادتِ علیؑ دن ہے عجب بہار کا

بارشِ انبساط ہے حسن کھلا بہار کا
گلشنِ رنگ و بو میں اب نام نہیں غبار کا

دیکھئے کیا مآل ہو باغ میں انتشار کا
خار کو گل کا ہے الم گل کو الم ہے خار کا

نام خدا وہ نام ہے حیدرِؑ ذی وقار کا
کیف ہے دیندار کا لطف ہے ہر پکار کا

حل ہو خدا کے حکم سے مسئلہ اقتدار کا
روزِ غدیر کم سے کم جشن ہو سو ہزار کا

پی کے ہوئے بے طلب جھوم رہے ہیں رند سب
میکدۂ غدیر میں رنگ یہ ہے خمار کا

لطف سے ساقیٔ حسیں پیش کرے گا خود سبو
بادہ کشو عروج ہے اخترِ اقتدار کا

ایک سے جام سب پئیں ایک مقام پر رہیں
نام نہ میکدے میں لیں منزلت و وقار کا

پاک زباں ہو پاک دل پاک ہو جامہ پاک تن
بزمِ علیؑ میں کام کیا رجسِ خطا شعار کا

بزمِ علیؑ میں آ گیا مل گیا دل کا مدعا
آج نصیب جاگ اٹھا مجھ سے گناہگار کا

بنتِ اسد کے لال کو کعبے نے گود پیش کی
شیر کی پیشوائی کو کھل گیا در کچھار کا

کعبے میں آ گئے علیؑ مٹ گئی دل کی بے کلی
ختم ہوا ہے یا نبیؐ مرحلہ انتظار کا

گلشنِ روزگار میں خار بھی پھول بن گئے
آپ کی چشمِ لطف نے کام کیا بہار کا

کشتیٔ دل کو ناخدا حق نے دیا خدا نما
کوئی خطر نہیں رہا قلزمِ بے کنار کا

کوئی نہیں خدا کی حد کیسے ہو مصطفیٰؐ کی حد
ہے وہی مرتضیٰؑ کی حد فرق ہے اختیار کا

بوسۂ پائے مرتضیٰؑ مُہرِ نبیؐ نے لے لیا
دوشِ رسولؐ منتظر دیر سے تھا سوار کا

جب سے خدا کے پاس تھی راز میں تھی لواس تھی
دستِ علیؑ میں کھل گیا حوصلہ ذوالفقار کا

ذکر ہے بات بات میں شہرہ ہے کائنات میں
سکہ ہے شش جہات میں آپ کے اختیار کا

سب کے سوال کا جواب دیں گے تب بوتراب
ذکر کسی زباں میں ہو، ہو وہ کسی دیار کا

یہ تھی خدا کی مصلحت پردہ رہے جہاں میں
دستِ خدا سے کام ہو نام ہو ذوالفقار کا

بزم میں ہیں حضور بھی اور خدا کے نور بھی
موج میں ہے ظہور بھی وقت ہے افتخار کا

قصیدہ

جمع ہیں حور و ملک اللہ کے گھر پر بہت
تہنیت دیتے ہیں سب شاداں ہیں پیغمبرؐ بہت

بالیقیں کوئی عظیم الشان ہی تقریب ہے
آج تو مہمان ہیں اللہ کے گھر پر بہت

بال و پر کی مل رہی ہے بھیک مال و زر کے ساتھ
آج پر والے نظر آتے ہیں کم بے پر بہت

اپنے بیگانے یہ اندازہ لگا سکتے نہیں
بخششِ دستِ خدا کس پر ہے کم کس پر بہت

منقسم دو صورتوں میں کر کے اپنا ایک نور
آج صانع بھی ہے نازاں اپنی صنعت پر بہت

خانۂ کعبہ کی عظمت ہو نہیں سکتی نصیب
مکے میں بنتے رہیں گے تاقیامت گھر بہت

خدمتِ مولودِ کعبہ کا شرف محدود تھا
تھے بنائے تعمیرِ کعبہ دو ہی پیغمبرؐ بہت

خانۂ کعبہ کے در پر لاکھ تالے ڈال دو
کوئی حیدرؑ ہو اگر اس کے لئے ہیں در بہت

آپ کو دے کر علیؑ احساں کیا اللہ نے
یا محمدؐ آپ کے احساں ہیں امت پر بہت

مطمئن ہے پرسکوں ہے دل نبیؐ کا یا علیؑ
آپ کی فرقت میں تھے بے چین پیغمبرؐ بہت

جز علیؑ بنتِ نبیؐ کا کفو ممکن ہی نہ تھا
تھے برائے دخترانِ امتی شوہر بہت

ہے قسم تیرے سموں کی اے علیؑ کے راہوار
ٹھوکروں میں تیری ہوں گے کافروں کے سر بہت

مال و زر سے جنسِ ایماں کم ہی ملتی ہے مگر
بیچ کر ایمان مل جاتا ہے مال و زر بہت

نام روشن کر گیا تاریخ میں اسلام کی
لاکھ زر داروں میں ہے بس ایک ہی بوذرؓ بہت

کر نہیں سکتے فرشتے وہ حقِ خدمت ادا
خدمتِ حیدرؑ کو ہیں بس مالکؓ اشتر بہت

کوئی آقا آپ سا قنبرؓ کو مل سکتا نہیں
کوئی قنبرؓ سا ملے گا؟ نام کے قنبرؓ بہت

وہ تھا بستر جس پہ تلواروں میں سوئے تھے علیؑ
دیکھنے کو تو ہیں آرام وہ بستر بہت

ایک ہی ذیقدر لونڈوں کے کجاووں سے بنا
یوں بنے بنتے رہیں گے حشر تک منبر بہت

کم سے بھی کم تر ہے تو اے اژدرِ دنیائے کفر
تیری سرکوبی کو ہے بس ایک ہی حیدرؑ بہت

اپنے چودہ راہبر ہیں راستہ ہے صرف ایک
راستے ان کے بہت ہیں جن کے ہیں رہبر بہت

غائب خیرالبشر آئے تو شر نابود ہو
خیر کم ہے دہر میں فتنے بہت ہیں شر بہت

جانِ حیدرؑ عسکریؑ کے لال جلد آ جایئے
آپ کی غیبت میں پیدا ہو گئے اژدر بہت

یا علیؑ کہتے ہی جا پہنچے لبِ کوثر ظہور
دور رہنے پر علیؑ سے دور ہے کوثر بہت

قصیدہ

کعبے میں بوترابؑ آئے

نہ کیسے کفر کی دنیا میں انقلاب آئے
جہاں میں شور ہے کعبے میں بوترابؑ آئے

وہ جن کے سامنے لرزیدہ آفتاب آئے
وہ ذوالفقار وہ مولائے شیخ و شباب آئے

علیؑ کے جشنِ ولادت میں لے کے نذرانہ
گئے جو گھر سے ہراساں وہ کامیاب آئے

ہے اپنی بزم معطر علیؑ کی خوشبو سے
چمن سے کھنچ جو آئے یہاں گلاب آئے

کتابِ علم مرتب کرے گا ان کا عمل
کتاب آئی جو یہ عالمِ کتاب آئے

علیؑ کے فیض نے ان کو بنا دیا دریا
ہمارے راستے میں جس قدر سراب آئے

کریں سکون عطا اس کو یا علیؑ کہہ کر
ہمارے سامنے جب چاہے اضطراب آئے

محب سے نزع میں کہہ دیں جو یا علیؑ مولا
تو زرد چہرے پہ بھی سرخیٔ شباب آئے

پئے شراب کا دشمن شراب عشقِ علیؑ
سمجھ میں اس کی اگر مقصد شراب آئے

ملی خبر ہوا ان کا لطفِ مولاؑ سے
جو اپنی عمر میں لمحات کچھ خراب آئے

اگر ہیں قدحِ مخالف میں بے شمار حروف
علیؑ کی مدح میں آئے ہیں بے حساب آئے

جہاں سے لشکر جرار نے فرار کیا
وہاں سے حیدرِ کرارؑ فتح یاب آئے

دکھا کے پشت طلب نیک نام کرتے ہو
دکھاؤ ہاتھ یداللہ کا خطاب آئے

یہ التفات ہے مولا علیؑ محبوں پر
جہاں کسی نے پکارا وہیں جناب آئے

ظہور حیدر کرار سے ہے عرض اپنی
مرے سوال کا مشکل کشا جواب آئے

نذرِ عقیدت ___ ابھی ابھی

ظاہر ہوئے ہیں شاہِ ولایت ابھی ابھی
کعبے نے پائی ہے یہ سعادت ابھی ابھی

دیکھا جو نورِ ماہِ مشیت ابھی ابھی
روپوش ہو گئی کہیں ظلمت ابھی ابھی

کی ہے رخِ علیؑ کی زیارت ابھی ابھی
حاصل ہوا ہے لطفِ عبادت ابھی ابھی

مولاؑ سے مل گئی جو طبیعت ابھی ابھی
بخشی گئی اسے ابدیت ابھی ابھی

آئے علیؑ ولی تو مسرت ہوئی نصیب
تھا دل میں رنجِ ختمِ نبوتؐ ابھی ابھی

سرسبز ہو گیا مرا گلزارِ آرزو
اس پر ہوئی ہے بارش رحمت ابھی ابھی

مولا علیؑ کی مدح فصاحت نظام نے
بخشی ہے نظم کو ادبیت ابھی ابھی

نورِ خدا نے نصرتِ اسلام کے لئے
پہنا ہے خلعتِ بشریت ابھی ابھی

دو صورتوں سے ایک ہی جلوہ ہے آشکار
ظاہر ہوا ہے مقصدِ قدرت ابھی ابھی

آئے علیؑ رسولؐ سبکبار ہو گئے
ہلکا ہوا ہے بارِ ہدایت ابھی ابھی

جن کے عمل ہیں اصل میں قرآں کی آیتیں
نازل خدا نے کی ہے وہ صورت ابھی ابھی

جس کی ضیا ازل سے ابد تک ہے رہنما
آئی نظر وہ شمعِ حقیقت ابھی ابھی

اب ہے خدا کے شیر کا ڈنکا بجا ہوا
کعبے میں تھی بتوں کی حکومت ابھی ابھی

اصنامِ کعبہ پائے علیؑ چومنے لگے
کتنے بلند تھے سرِ نخوت ابھی ابھی

کیوں جوشِ اشتیاق میں مضطر ہو میکشو
تم کو ملیں گے جامِ مودت ابھی ابھی

دنیا پھرا نہ دے کہیں کعبے کی سمت سے
کر لیجئے نماز کی نیت ابھی ابھی

ہموزن ٹکڑے اژدرِ خونخوار کے ہوئے
بچے نے یہ دکھائی عدالت ابھی ابھی

بگڑا ہوا ہے روئے ابوجہل اس لئے
اس کو علیؑ نے کی ہے نصیحت ابھی ابھی

مقبولِ بارگاہِ علیؑ ہو گئی ظہور
کی ہے جو پیش نذرِ عقیدت ابھی ابھی

منقبت

ذاکروں کیلئے

دو رجبہ

مدینے سے خیبر شجاعِ غضنفر
رسولِؐ خدا کا مددگار آیا
علیؑ مردِ میداں علیؑ شیرِ یزداں
علیؑ غیرِ فرار کرار آیا

مجتبیٰ خلیل

علیؑ کو ہے الفت خدا و نبیؐ سے
خداؤ نبیؐ کو ہے الفت علیؑ سے
خداؤ نبیؐ و علیؑ کا ہے پیارا
علیؑ سے میسر جسے پیار آیا

نابیہؒ

جو شہرِ علومِ خدا ہیں پیمبرؐ
تو دروازۂ شہر ہیں صرف حیدرؑ
سلامِ نبیؐ کو جو اک بار پہنچا
علیؑ کی سلامی کو دوبار آیا

علیؑ ایلیا ہیں علیؑ مرتضیٰ ہیں
علیؑ انما ہیں علیؑ قل کفیٰ ہیں
علیؑ شخدا کو پکارا جو ہم نے
جہاز اپنا طوفان سے پار آیا

وہ طوق و سلاسل وہ تیغوں کے سائے
سب اعضائے تن خاک و خوں میں نہائے
گراں بارِ اجرِ رسالتؐ اٹھائے
عجب شان و شوکت سے بیمار آیا

ہوئی شاد پتھراؤ کر کر کے امت
لہو میں نہائی پیمبرؐ کی عترت
خبردار زینب پھر آئی قیامت
ہوا ختم بازار دربار آیا

یہ شاعر یہ ذاکر ظہور و امانت
کئے جا رہے ہیں جو مولاؑ کی مدحت
کہیں گے یہ کوثر پہ اہلِ مودت
وہ مینوش آیا وہ میخوار آیا

منقبت

برطرح:- ماہ رجب ہے جلوۂ حیدر لئے ہوئے

مقسوم پیشِ فاتحِ خیبر لئے ہوئے
مرحب چلا علیؑ کی طرف سر لئے ہوئے

مولا علیؑ کی یاد میں آنکھیں پر آب ہیں
کوزے چھلک رہے ہیں سمندر لئے ہوئے

ہم جوہری ہیں کرتے ہیں قدر اس ضمیر کی
جو بھی ہو اہلِ بیتؑ کے جوہر لئے ہوئے

ہو کر عقیقِ سرخ بنا لعلِ شب چراغ
عرفانِ مصطفیٰ تھا جو پتھر لئے ہوئے

سب سے زیادہ خدمتِ مولاؑ کا مرتبہ
ہر رنگ میں ہیں حضرت قنبرؓ لئے ہوئے

معجز نما رسولؐ کا ہیں معجزہ علیؑ
سب معجزات معجزہ پرور لئے ہوئے

فضہؓ کنیزِ حیدر کرار کی طرح
ٹھوکر میں سیم و زر ہیں ابوذرؓ لئے ہوئے

محبوبِ لامکاں کی بھی پوری ہوئی مراد
مدت سے انتظار میں تھا گھر لئے ہوئے

لوری ملک سنائیں گے شب زندہ دار کو
ہجرت کی شب جب آئے گی بستر لئے ہوئے

آخر نبیؐ کی گود میں اول امامؑ ہے
منزل ہے اپنی گود میں رہبر لئے ہوئے

اک ذات اک صفات ہیں خوشبو بھی ایک ہے
کہنے کو پانچ نور ہیں چادر لئے ہوئے

اہلِ نظر پہ کھل گیا رازِ تونگری
خاکِ درِ علیؑ ہے تونگر لئے ہوئے

یا ربِ وقارِ لشکرِ اسلام کی ہو خیر
کچھ رحمل ہیں رایتِ لشکر لئے ہوئے

اہلِ مدینہ ہو کے شکم سیر مالدار
خوش ہیں زرِ غنیمتِ خیبر لئے ہوئے

حاضر ہے آج محفلِ میلاد میں ظہور
مدحِ ابوترابؑ کا دفتر لئے ہوئے

منقبت

عظمتِ ماہِ رجب

بخش دی اللہ نے پھر نعمتِ ماہِ رجب
ساعتِ انعام ہے ہر ساعتِ ماہِ رجب

سال بھر سے تھی جو دل میں حسرتِ ماہِ رجب
مل گئی تقدیر سے پھر مدتِ ماہِ رجب

دو محمدؐ دو علیؑ پیدا ہوئے اس ماہ میں
سچ تو یہ ہے کھل گئی ہے قسمتِ ماہِ رجب

آ گئے پہلی رجب کو باقرِ علمِ خدا
ان کی آمد نے بڑھا دی عظمتِ ماہِ رجب

پانچویں تاریخ کو تشریف لے آئے نقیؑ
پا گئی معراج شان و شوکتِ ماہِ رجب

آئی جب دسویں رجب مولا تقیؑ پیدا ہوئے
خلق پر ظاہر ہوئی تقویتِ ماہِ رجب

روزِ میلادِ علیؑ مرتضیٰ مشکل کشاء
اصل میں ہے وجہِ قدر و قیمتِ ماہِ رجب

کوثری معاش ایسے کیف سے سرشار ہیں
جام ہے ہو جیسے جامِ شربتِ ماہِ رجب

اس مبارک ماہ میں جو چار امام ان کو ملے
مومنوں نے خوب لوٹی دولتِ ماہِ رجب

تیرہویں تاریخ کو تو اس قدر شہرت ملی
فخر ہے سب شہرتوں کا شہرتِ ماہِ رجب

مستحق انعام کے ہر حال میں ہو تم ظہور
مدحتِ مولاؑ کرو یا مدحتِ ماہِ رجب

منقبت

رہائش کعبے میں

د، ہیں فضائیں سرد ہوئی بدعت کی آتش کعبے میں
اللہ کی رحمت نے کر دی انوار کی بارش کعبے میں

اصنام شکن نے ظاہر کی اصنام سے رنجش کعبے میں
دل چھوڑ گئی دم توڑ گئی بوجہل کی سازش کعبے میں

بند آنکھ کھلی پوری کر لی دیدار کی خواہش کعبے میں
قرآن سناتا ہے قرآں حسب فرمائش کعبے میں

دروازہ مقفل ہے ایسا کیا قفل کوئی توڑے اس کا
حق آ پہنچا تو کیسے ہو باطل کی پرستش کعبے میں

بے خوف چلے آؤ موسیٰؑ اب وقت نہیں بے ہوشی کا
جس نور سے طور ہوا سرمہ دیکھو وہ تابش کعبے میں

عمرانؑ ابو طالبؑ آکر دیکھو تو اپنا نورِ نظر
اللہ نے بخشا لختِ جگر سرمایۂ نازش کعبے میں

مولودِ حرم کے پیکر میں پارہ انوارِ امامت میں
تصویرِ ہر مرسل دیکھو ہے سب کی نمائش کعبے میں

اے بنتِ اسد ہم جان گئے تیری عظمت پہچان گئے
تو اہلِ بیتِ الٰہی ہے تیری ہے رہائش کعبے میں

جنت سے کھانے تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے بھیجے
تیرا تکیہ ہے لطفِ خدا رحمت ہے بالش کعبے میں

اللہ کا جو مہمان بنے کیوں گھر سے منگائے کوئی شے
اللہ نے خود پہنچائی ہے پوری آسائش کعبے میں

تقدیر کا مالک کعبے میں ماں بیٹے کو بلوا لایا
اصنام کو تو لے آئی تھی قسمت کی گردش کعبے میں

تم نے جو علیؑ پیدا ہو کر رکھا ہے زمیں پر اپنا سر
سجدہ ہے لوائے عبادت کا یا شکرِ نوازش کعبے میں

اے حیدرِ صفدر دستِ خدا سر توڑ بتوں کو ہاتھ دکھا
انگلی کے اشارے سے ہو عیاں تلوار کی برش کعبے میں

دیوار برائے بنتِ اسد دو بار بنی در جس جا پر
اب بھی وہ نشانِ وسعتِ در ہے لائقِ بینش کعبے میں

جبریلؑ امیں دیکھو تو ذرا مشکل میں ہیں کتنے اہل ولا
مولاؑ سے جا کر کر دینا ان سب کی سفارش کعبے میں

مولاؑ کے در پر جو پہنچا اس نے اپنا مقصد پایا
بخشش کی فضا تھی کیا ہوتی اعمال کی پرسش کعبے میں

تم نے جو ظہور قصیدہ کہا نذرانہ صفت مقبول ہوا
انعام بلا کر بخشے گا بخشندۂ دانش کعبے میں

منقبت

بر طرح:- مقدر کھل گیا کعبے کا حیدر کی ولادت سے

پڑھو مولائیو آؤ گلے مل لیں محبت سے
علیؑ مولائے کل مولا ملا ہے ہم کو قسمت سے

علیؑ سے دور رہنا عقل کا دیوالیہ پن ہے
غنی ہیں اہلِ ایماں دولتِ فہم و فراست سے

خدا کی راہ میں نیکی کا بدلہ دس گنا جب ہے
نہیں بہتر تجارت اور کوئی اس تجارت سے

بھلوں کی بھی برائی کے لئے کھلتے ہیں وہ اکثر
جو لب نا آشنا ہیں لذتِ خلق و مروت سے

اسے اللہ سے فریاد کا کچھ حق نہیں رہتا
سزا پا جائے جو مجرم محمدؐ کی عدالت سے

بس اتنا دشمنِ مولاؑ کو ربط انسانیت سے ہے
تعلق جس قدر حیوان کو ہے آدمیت سے

ظہور ایمان کب تلوار سے تسخیر ہوتا ہے
جو مومن ہیں دلوں کو جیت لیتے ہیں محبت سے

منقبت

مطب مل گیا مجھے

دورِ نشاط و عیش و طرب مل گیا مجھے — پھر زندگی میں ماہِ رجب مل گیا مجھے
حاصل ہوا خطابِ ثنا خوانِ اہلِ بیتؑ — مداحِ مختصرؑ کا لقب مل گیا مجھے
پہلے سند ملی تھی حیاتِ دوام کی — پروانۂ بہشت بھی اب مل گیا مجھے
جبریلؑ کو جہاں سے ملا درسِ آگہی — وہ بابِ شہرِ علم و ادب مل گیا مجھے
جنتِؑ اسد کا دل ابو طالبؑ کا حوصلہ — عالی نسب بلند حسب مل گیا مجھے
اللہ سے علیؑ نے جو ہر شے خرید لی — ہر مدعا بغیرِ طلب مل گیا مجھے
سلمانؓ کو ڈھونڈنے جو عجم سے رواں ہوا — کاشانۂ امیرِ عرب مل گیا مجھے
کہتا ہوں یا علیؑ تو خوشی گھیر لیتی ہے — حربہ برائے دفعِ تعب مل گیا مجھے
اب کوئی خطرۂ مرضِ معصیت نہیں — چودہ معالجوں کا مطب مل گیا مجھے

جشنِ ولادتِ شہِ مرداں میں اے ظہور
تجدیدِ منقبت کا سبب مل گیا مجھے

منقبت

برطرح:- کعبے میں نصف نور ملا نصف نور سے

ناداں نکال کبر سرِ پر غرور سے
لے درس اتحاد وحوش و طیور سے
آنکھوں میں نور ہے جو علیؑ کے ظہور سے
روشن ہوا ہے کعبۂ دل برقِ طور سے

صہبا ملی جو ساقیؑ کوثر کے نور سے
میخانہ جھومنے لگا کیف و سرور سے
لرزاں منافقین ہیں خوفِ نشور سے
شاداں ہیں مومنین ولائے حضور سے

دوزخ میں لے گئی انہیں زنجیرِ بغضِ حق
کھیلے تصورات میں جو زلفِ حور سے
قصرِ جناں سے دور گرا قعرِ نار میں
الجھا قصور وار جہاں بے قصور سے

جھک جا علیؑ کے سامنے اے پر گناہ دل
طالب ہے مغفرت کا جو ربِ غفور سے
جھکنا پڑے گا اس کو درِ شہرِ علم پر
عظمت کی آرزو جو کرے گا شعور سے

بنتِ اسد کا لال بصیرت مآب ہے
لے گا نظر کی داد جمالِ حضور سے
موسیٰ لگا لیں سرمۂ دیدارِ مرتضیٰ
خیرہ نہ ہو گی آنکھ کبھی برقِ طور سے

دو آنکھیں ایک منظرِ یکتائی دیکھ لیں
کعبے میں نصف نور ملا نصف نور سے
خود خاک ہیں جو خاک سمجھتے ہیں نور کو
نوری ہیں وہ بھی جن کو عقیدت ہے نور سے

ہو گی اخیؑ جعفرؑ طیار کی عطا
ہم بھی جناں میں اڑتے پھریں گے طیور سے
ھل من مزید لطف و کرم یا علیؑ
آواز آ رہی ہے دلِ ناصبور سے

بنتِ اسد کے لال کر ان سب کو مالا مال
آئے ہوئے ہیں تیرے محب دور دور سے
مینا مئے نشاط کی بن جائیں یا علیؑ
اس وقت ہیں جو ساغرِ دل چور چور سے

مولاؑ کا صدقہ ان کا ہی نذرانہ ہیں ظہور
ملتے ہیں جو بھی گوہرِ مضمون بحور سے

قصیدہ

دل مل گیا

شعر گو کو جب سراغِ طبعِ محفل مل گیا
سامعیں کو لطفِ اشعارِ فضائل مل گیا
منتظر کو منتظَر مائل کو مائل مل گیا
جسم کو سر مل گیا طاقت ملی دل مل گیا

شہر کو در مل گیا عالم کو عامل مل گیا
قاریوں کو سورۂ یاسین کا دل مل گیا
مدح خوانِ مرتضیٰ حیران ہے کیا کیا لکھے
لفظِ حیدرؑ کیا ملا بابِ الفضائل مل گیا

جو پکارے گا اسی کو فتح بخشیں گے علیؑ
شاد ہے انسانیت انسانِ کامل مل گیا
خاکساروں کے قدم چومیں گی اب آسانیاں
خاک میں مشکل ملی حلّالِ مشکل مل گیا

امتوں کے ہیں وسیلے مرسلینؑ و انبیاء
فخر ہے ہم کو مددگارِ وسائل مل گیا
معرفت نے منزلِ مقصود تک پہنچا دیا
ہم کو رہبر کیا ملا مقصودِ منزل مل گیا

اور اب کیا چاہئے دنیائے حسن و عشق میں
چاہنے والا ہمیں چاہت کے قابل مل گیا
کہہ دیا جوشِ عقیدت میں نصیری نے خدا
جب اسے مولا علیؑ یزداں خصائل مل گیا

ساقیٔ کوثر سے پائے گا مئے خُمِ غدیر
بوترابی رند کو پیمانۂ کِل مل گیا
اب خدا کے ہاتھ سے لیں گے مئے ایمان کے جام
میکشوں کو نائبِ مختارِ محفل مل گیا

یا محمدؐ مصطفیٰ کہہ کر لیا حج کا ثواب
یا علیؑ کہتے ہیں اجرِ صد نوافل مل گیا
تند طوفاں خیز موجیں غرقِ حیرت ہو گئیں
غرقِ غم کو یا علیؑ کہتے ہیں ساحل مل گیا

کیوں اڑائیں خاکِ صحرائے جنوں اہلِ طلب
دل غنی ہیں لیلیٔ ایماں کا محمل مل گیا
منقبت کا مقطع لکھ کر مسکرائے جب ظہور
اور اک مطلع سنا دینے کے قابل مل گیا

مہر کو مہتاب طے کر کے منازل مل گیا
رات میں تیرہ رجب کی نورِ کامل مل گیا
حسبِ منشائے خدا سہنا پڑا رنجِ فراق
خوش ہیں کعبے میں نبیؐ بچھڑا ہوا دل مل گیا

جب محمدؐ کو ملا کعبے میں سلطانِ نصیر
ہم کو ناصر باثبوت و با دلائل مل گیا

خود سمجھ لیتا ہے ساقی ہر سوالی کا سوال
بے طلب رندوں کو جامِ مدعا مل مل گیا

کیا ضرورت رہ گئی اژدر کو پھینکو چیر کر
خلق کو رازِ آشنائے حق و باطل مل گیا

ننھی منی انگلیاں منہ توڑ دیں گی جہل کا
خاک پائے بت لئے عالم کو جاہل مل گیا

حلقۂ مولائے قنبرؓ میں چلے آئے بلالؓ
حق شناسی کے حسیں رخسار کو تل مل گیا

ایک دن مولا بنا کر مصطفیٰ فرمائیں گے
سرخرو ہم ہو گئے بخشش کا حاصل مل گیا

بچ گیا حاکم کو جرم حکم کر دیتا ہلاک
عدل کا خوں تھم گیا ملزم کو عادل مل گیا

اب کہے گی بھائی کے لاشے سے خوش ہو کر بہن
مرحبا مرحب شریف النفس قاتل مل گیا

رلو تکنے کی کبھی نوبت نہیں آئی ظہور
جب کہا مولا علیؑ مرتضیٰ مل، مل گیا

منقبت

خراجِ عقیدت

میرے مولا علیؑ ابنِ ابی طالبؑ مولا
نذر کرتا ہوں کچھ اشعارِ مناقب مولاؑ

آپ کی مدح کا حق تو نہ ادا ہو گا کبھی
پھر بھی کوشش ہے ثنا خوانوں پہ واجب مو

محفلِ مدحتِ مولاؑ میں جو عظمت پائیں
مجھ کو مل جائیں وہ الفاظِ مناسب مولاؑ

فیضِ اللہ حقیقت میں یہ توفیق بھی ہے
مدح خوانی کی طرف دل ہے جو راغب م

آپ کی مدح میں مصروف ہے کل علمِ عروض
متدارک ہو کہ بحرِ متقارب مولاؑ

حسبِ ترتیب جو ہے گردشِ ہر دم قائم
آپ ہیں حکم خدا سے مترتب م

چومتے ہیں مہ و خورشید رکابیں باوب
آپ ہیں مرکبِ تقویم کے راکب مولاؑ

عرشِ اعظم پہ ملی زینتِ بزمِ عالیں
فرش پر اہلِ ولا کے ہیں مصاحب مولاؑ

یا علیؑ کہتا ہے دل سے جو طلب گار مدد
دور کر دیتے ہیں دم بھر میں نوائب مولاؑ

سببِ فتح و ظفر ہم کو عطا کرتے ہیں
عاملِ عالمِ اسباب سبب مولاؑ

محفلِ شعر میں جب طالبِ امداد ہوا
کر دیا آپ نے شاعر کو بھی غالب مولاؑ

نیک و بد کو جو نہیں ملتا ہم رتبہ ظہور
کئے جاتے ہیں بلند اس کے مراتب مولاؑ

نغمۂ نشاط

بر طرح: عشقِ علیؑ کا جشن حقیقت میں جشن ہے

دوزخ کی آگ سرد ہے جنت میں جشن ہے
آئے علیؑ جہانِ مودت میں جشن ہے

یادِ علیؑ میں شوقِ زیارت میں جشن ہے
اپنی مثال آپ عبادت میں جشن ہے

معلوم اب ہوئی ابو طالبؑ کی منزلت
ایماں نواز ان کی قیادت میں جشن ہے

تکمیلِ دینِ حق کا جو سامان ہو گیا
راضی خدا ہے بزمِ رسالتؐ میں جشن ہے

جزوِ اذاں بنا ہے جو نامِ علی ولی
قائم ہوئی نماز جماعت میں جشن ہے

حوریں قصیدہ خواں ہیں جو بنتِ اسد کے پاس
یہ لولیں امامؑ کی خدمت میں جشن ہے

سہمے ہوئے ہیں دشمنِ اسلام سوربا
لاسیف لافتیٰؑ کی حمایت میں جشن ہے

کس کی مجال ہاتھ اٹھائے رسولؐ پر
موذی چھپے ہیں کوئے مضرت میں جشن ہے

تخلیقِ کائنات میں اس کا بھی ہاتھ ہے
جب کوئی شے نہ تھی یہ یداللہ جب کا ہے

سائل کو روٹیوں کے قطار لوتوں کی ملی
لے لے گا باغِ خرمہ جو سائل رطب کا ہے

امراضِ کفر و شرک کا ہو گا یہاں علاج
اصلاحِ قلب فرض علیؑ کے مطب کا ہے

جو سامنا کرے گا وہ زندہ نہ جائے گا
یہ فاتحِ عجم ہے مجاہد عرب کا ہے

کل کفر ہے حریف تو ایمان کل ہے یہ
اسلام کل کے سامنے آئینہ رب کا ہے

گیارہ کریں گے اس کی نیابت کا فرض ادا
پہلا یہی وزیر شہِ منتخب کا ہے

کھا کر طمانچہ بولا ابوجہل بھائیو
اس سے بچو یہ بچہ کس اور ڈھب کا ہے

مداحِ شہِ نجف کا ہے یہ دبدبہ ظہور
محفل میں بے ادب بھی مرقع ادب کا ہے

منقبت

علیؑ کے لئے

وہ اہتمام نہ ہو گا کبھی کسی کے لئے
غدیر میں جو نبیؐ نے کیا علیؑ کے لئے

نہ بدعمل کے لئے ہے نہ متقی کے لے
رسولؐ جس کے لئے ہیں علیؑ اسی کے

زمانہ مانے نہ مانے امامؑ کو مولاؑ
زمانہ خلق ہوا ہے امام ہی کے لئے

خدا کے حکم سے مخدومِ کائنات
علیؑ جو خلق ہوئے خدمتِ نبیؐ کے لئے

کوئی رہا نہ رہا حق علیؑ کے ساتھ رہا
اسی لئے نہ اٹھی تیغ حق رسی کے لئے

خدا کا حکم نبیؐ کا عمل تھا پیش نظ
عجیب وقت تھا تلوار کے دھنی کے

جو کور چشم تھا مولاؑ سے فیض اٹھا نہ سکا
علیؑ تو آئے ہیں دنیا میں فیض ہی کے لئے

غلط ہے دعویٰ جو اپنے لئے کہے کوئی
نبیؐ علیؑ کے لئے ہیں علیؑ نبیؐ کے لئے

اگر ضرورتِ دستور تو ہے عالم کو
خدا بھی اور ہو اکیسویں صدی کے لئے

خدا کے بھیجے ہوئے ہاتھ میں نبیؐ و علیؑ
پیمبری کے لئے وہ یہ رہبری کے لئے

کسی غریب کا اس کو خیال کیا ہو گا
جو مہرباں ہو بس اپنی برادری کے لئے

ملی عمرِ علیؑ فاطمہؑ کی فرمائش
ملی مریض کو فقد کی خوشی کے لئے

علیؑ کی جان خریدی خدائی دے ڈالی
لوائے نقد جو تھی قرض مشتری کے لئے

یہ ایک اولیٰ شرف ہے علیِؑ اعلیٰ کا
تڑپ رہے سلاطین قنبری کے لئے

سلام خضر علیہ السلام کیوں نہ کریں
علیؑ ہی خضر ہیں صحرائے زندگی کے لئے

خدا سے لے کے محمدؐ کو دے دو بنت اسد
ملا ہے لعل تمہیں نذرِ جوہری کے لئے

ہوئی ہے خلقتِ آدمؑ تراب ہی سے ظہور
ابوترابؑ ضروری ہے آدمی کے لئے

منقبت

برطرح:- حیدرؑ میں محمدؐ کی ادا دیکھ رہے ہیں

یہ جشن جو خاصانِ خدا دیکھ رہے ہیں
وہ فرش کو بھی عرش نما دیکھ رہے ہیں

مولاؑ کا شرف اہلِ ولا دیکھ رہے ہیں
قرآنِ مودت علما دیکھ رہے ہیں

اے حسنِ حسیں دیکھ غلامانِ علیؑ کو
آج آئینے خود اپنی جلا دیکھ رہے ہیں

کھل جاتا ہے پاتا ہے جو کھلنے کا اشارہ
عقدے نظرِ عقدہ کشا دیکھ رہے ہیں

بے سمجھے خدا کہہ گئے دراصل نصیری
مخلوق میں خالق کی ادا دیکھ رہے ہیں

حیدرؑ میں محمدؐ کی ادا دیکھنے والے
خوش چشم ہیں وہ عین خدا دیکھ رہے ہیں

دنیا کی نگاہوں میں ہے دستارِ غلامی
ہم تو سرِ قنبرؑ پہ ہُما دیکھ رہے ہیں

یہ خاک پہ بیٹھے ہوئے کرتے ہیں حکومت
سلماں کی سلیمانؑ ہوا دیکھ رہے ہیں

سب کچھ تو خدا دے ہی چکا پھر بھی علیؑ کو
لرزیدہ بدن محوِ دعا دیکھ رہے ہیں

کرتی ہیں سیہ پتلیاں انوار کی بارش
بجلی کے تمنائی گھٹا دیکھ رہے ہیں

پتھرا گئیں ہیں خوف سے اصنام کی آنکھیں
سر خاک پہ ہے سر پہ قضا دیکھ رہے ہیں

دیکھیں شرفِ پائے علیؑ دوشِ نبیؐ پر
جو خاک پہ نقشِ کفِ پا دیکھ رہے ہیں

اک روز نظر آئے گا ان پہ در خیبر
جن انگلیوں کو خیبری دیکھ رہے ہیں

اژدر یہاں چیرا گیا انگشت علیؑ سے
ساحر وہاں موسیٰ کا عصا دیکھ رہے ہیں

حاتم کے دروں سے جو پلٹ آئے سوالی
مولائے سخاوت کی سخا دیکھ رہے ہیں

یہ جشن ولا ہے جو زمین اور فلک پر
ذروں میں ستارے بھی ضیا دیکھ رہے ہیں

مولاؑ کی تجلی ہے ظہور اپنی نظر میں
دل کہتا ہے ہم نورِ خدا دیکھ رہے ہیں

قصیدہ

اللہ کا گھر منتظر

مدحِ خوانِ منتظرؔ اے شاہ بے زر منتظر
منقبت کر پیش ہیں شیدائے حیدرؑ منتظر

ذکر کیا عشاقِ حیدرؑ کا خدا کے فضل سے
محفلِ وحدت میں ہیں خاصانِ داور منتظر

محفلِ میلاد میں سارے محمدؐ جمع ہیں
آج ہیں صلِ علیٰ انوارِ اطہر منتظر

اہلِ عالم داد تجھ کو دیں نہ دیں کچھ غم نہ کر
ہیں تیری آواز کے سارے پیمبرؑ منتظر

اپنے شعروں سے دلِ اہلِ مودت شاد کر
کر قصیدہ نذر ہیں خاتونِ محشر منتظر

بھیجدے انعام لے کر جانبِ دارالسلام
صبح سے ہیں والدِ مرحوم جوہرؔ منتظر

جوہری ہے تو درِ گنجینۂ دل کھول دے
تیری آب و تاب کے ہیں لعل و گوہر منتظر

پینے والے صرف ساغر کی جھلک سے مست ہیں
ساقیِ کوثر کا خود ہے حوضِ کوثر منتظر

دین و دنیا کے مراحل ختم ہوتے ہی رہے
زندگی ہم نے بنا لی اپنی رہ کر منتظر

اہلِ الفت لے رہے ہیں آج الفت کے مزے
کوئی کعبے میں کوئی کعبے کے باہر منتظر

کیا بتائیں کر رہا ہے کون کس کا انتظار
ہے کسی بندے کا کوئی بندہ پرور منتظر

گوہرِ مقصود کعبے کے صدف میں ہے ابھی
ہاتھ پھیلائے ہے رحمت کا سمندر منتظر

کر رہی ہے اس کی آمد کا مشیت انتظار
ہے نمودِ جلوہ کا جس کے برادر منتظر

مظہرِ ذاتِ خدا دونوں ہی محوِ ذوق ہیں
ایک مظہر منتظَر ہے ایک مظہر منتظِر

دونوں یکساں منتظَر دونوں برابر منتظِر
منتظر ہے جسم سر کا جسم کا سر منتظر

یہ نہ کہنا منتظر بنتِ اسد کا چاند ہے
اپنے ایسے نور کا ہے نوردلور منتظر

بابِ رحمت کھل گیا کعبے کی باچھیں کھل گئیں
آج ہی کے دن کا تھا اللہ کا گھر منتظر

پیار سے ماں کہہ رہی ہے نورِ عین آنکھیں تو کھول
دودھ پی دل شاد کر کب سے ہے مادر منتظر

دو کمانیں کیا فقط چھوٹے بڑے کا فرق تھا
آ گئے دیوار تک جس وقت بڑھ کر منتظر

بیدھڑک ہو کر پیام اللہ کا پہنچائیں گے
آمدِ حیدرؓ کے تھے لب تک پیمبرؐ منتظر

آ محمدؐ کے محافظ جان کی بازی لڑا
مضطرب قلبِ ابوطالبؑ ہے بستر منتظر

عرشِ منبر پہ کوئی بیٹھ جائے کیا مجال
وارثِ علمِ پیمبرؐ کا ہے منبر منتظر

لے کے گہوارے میں کروٹ دیکھ لے حیدرؑ ذرا
تیرے ہاتھوں موت کا ہے کب سے اژدر منتظر

انگلیوں میں زور ہے لیکن قد و قامت ہے کم
رہ ذرا کچھ اور دن اے بابِ خیبر منتظر

کب ملک آئیں فلک سے تیرا بازو تھامنے
ہیں زمیں پہ حضرت جبرئیلؑ کے پر منتظر

کب خدا کا حکم ہو کب آئے ساعت عقد کی
ہے طوافِ خانۂ حیدرؑ کا اختر منتظر

تو اگر چاہے بنا دے رات کو دن، دن کو رات
ہے اشارے کا تیرے مہرِ منور منتظر

کلِ ایماں بڑھ کے کلِ کفر کا سر توڑ دے
جاں بلب لشکر ہے تیرا میرِ لشکر منتظر

روک لے خنجر یہ تیرے گوشت کے طالب نہیں
تھے فقط انصاف کے باز و کبوتر منتظر

عفو کر عقدہ کشا اب تو انگوٹھے کھول دے
عالم ھوٗ سے ہے جن باحال مضطر منتظر

ہم نے دیکھے صورت خدام و مسکین و اسیر
آسماں والے زمیں والے کے در پر منتظر

یوں قصیدے لکھ دیئے اللہ نے قرآن میں
جیسے اعمالِ علیؑ کا تھا ثناگر منتظر

انتظارِ شافعِ محشر تھا حیدرؑ کے لئے
ہے ظہورِ نائبِ حیدرؑ کا محشر منتظر

کیا سماں ہو گا جب آئیں گی یہ آوازیں ظہور
آؤ آؤ کب سے ہیں ساقیٔ کوثر منتظر

اولین قصیدہ ــــ انسان کامل

بپا ہے جشنِ میلاد آج اس انسانِ کامل کا
سراپا بن گیا جو بڑھتے بڑھتے ربِ عادل کا

مقفل تین دن کعبہ رہا پوچھا کہاں ہوتی
مطیعِ حق نے آتے ہی، مٹایا زعم باطل کا

یہ تیرہ تین تیرہ تیرگیٔ کفر کر دے گی
ظہور اللہ کے گھر میں ہوا ہے ماہ کامل کا

تسلط جس کا آب و آتش و خاک و ہوا پر ہو
نہ کیسے صدر مانیں اس کو دو عالم کی محفل کا

علیؑ نے فعلِ ناممکن کو آساں کر کے دکھلایا
عمل سے کر دیا بیکار ثابت لفظ مشکل کا

گئے اک وقت میں چالیس جا حیدرؑ تعجب کیا
کرشمہ کہتی ہے سائنس اُس کو عقل کامل کا

مدینے سے مدد کے واسطے پل میں گیا خیبر
خداوندا بتا پیکر یہ بجلی کا تھا یا گِل کا

در خیبر شکن رسی میں گردن اپنی بندھوا لے
بہادر اتنا صابر ایسا کیا کہنا ہے اس دل کا

فقط روٹی کے طالب کو قطار اونٹوں کی دے ڈالی
سوال اس طرح پورا کرتے ہیں جو تو سائل کا

بجائے آبِ شمشیر آپ نے شیر اس کو پلوایا
لحاظ اس طرح کر سکتا نہیں مقتول قاتل کا

تمنا تھی علیؑ کو کوئی فرمائش کریں زہراؑ
مگر پورا نہ ہوتا تھا یہ چاہا آپ کے دل کا

قریبِ مرگ تھیں زہراؑ کہا اک روز حیدرؑ نے
کوئی شے مانگوں میں لاؤں یہ ارماں ہے مرے دل کا

بڑے اصرار پر بولیں انار آئے تو اچھا ہو
گئے لینے بڑی مشکل سے پایا مدعا دل کا

لئے آتے تھے اک سائل نے مانگا دے دیا فورا
نہیں لا سکتی دنیائے سخاوت ثانی اس دل کا

ظہور انسانیت کا دعویٰ جو کرتا ہو دنیا میں
تو لازم ہے بنے پیرو اسی انسانِ کامل کا

عوامی قصیدہ

درجشنِ ولادتِ امیرالمومنین علیہ السلام

آؤ ہم سب عید منائیں آج علیؑ نے جنم لیا ہے
کھیلیں کودیں پیویں کھائیں آج علیؑ نے جنم لیا ہے
رحمت کی چھائی ہیں گھٹائیں جنت سے آتی ہیں ہوائیں
حکم خدا ہے حوریں جائیں کعبے کے اندر عید منائیں
میرے حبیب کو مژدہ سنائیں آج علیؑ نے جنم لیا ہے
کہتی ہیں یہ مریمؑ و سارا بچہ ہے یہ کیسا پیارا
چشمِ ابو طالبؑ کا تارا بنت اسد کا راج دلارا
ہم اس پر قربان ہو جائیں آج علیؑ نے جنم لیا ہے
اس بچے کی ضد ہی نئی ہے دودھ چکھا ہے نہ گھٹی پی ہے
ماں حیرت میں چپ بیٹھی ہے راہ رسولؐ کی دیکھ رہی ہے
وہ ہی آکر اس کو منائیں آج علیؑ نے جنم لیا ہے
لو وہ رسولِ حق آ پہنچے پاس برادر کے جا پہنچے
ہاتھ بڑھائے وہ آ پہنچے کھل گیا منہ اور اٹھے پہنچے
یعنی آپ زبان چاٹیں آج علیؑ نے جنم لیا ہے
تھے اصنام مکین کعبہ آنکھیں بند کئے تھا بچہ

آ کے نبی نے کھولا عقدہ دیکھا علیؑ نے روئے اعلیٰ
اب جو چاہیں سامنے آئیں آج علیؑ نے جنم لیا ہے
آ پہنچے ابوجہل اکفر بت کے پاؤں کی مٹی لے کر
چاہا لگائیں آنکھوں کے اندر مارا علیؑ نے تھپٹر منہ پر
پھیر دیا منہ گھر کو جائیں آج علیؑ نے جنم لیا ہے
کلۂ اژدر پھاڑے گا یہ کوہ پہ جھنڈا گاڑے گا یہ
مرحب کا سر جھاڑے گا یہ در خیبر کا اکھاڑے گا یہ
اس کے گُن ہم کیسے نہ گائیں آج علیؑ نے جنم لیا ہے
دینِ نبیؐ پھیلائے گا یہ نقشِ کفر مٹائے گا یہ
سیدھی راہ دکھائے گا یہ جنت میں لے جائے گا یہ
جو بھٹکیں دوزخ میں جائیں آج علیؑ نے جنم لیا ہے
تیری ظہور بساط بھلا کیا مدحِ علیؑ میں کچھ لکھ سکتا
ہے یہ طفیل فقط جوہر کا ہاتھ اٹھا کر کہہ مرے مولاؑ

ہم سب دل کی مرادیں پائیں
آج علیؑ نے جنم لیا ہے

منقبت

محفل میلاد بر مکان خود در جارچہ

حاکمِ انسانیت سرتاجِ مرداں آ گیا
کاتبِ اُمّی روحانیت ضرغامِ یزداں آ گیا

فاتحِ صفین و خیبر قاطعِ معبودِ کفر
مالکِ ملک الٰہی کلِ ایماں آ گیا

نفسِ احمد مرشدِ جبریلؑ دستِ کبریا
جس کو بندوں نے خدا سمجھا وہ انساں آ گیا

گر پڑے کعبے میں معبودِ جہالت منہ کے بل
سامنے آنکھوں کے جس دم عینِ سبحاں آ گیا

گونج اٹھا شورِ اذاں ناقوس بے آواز ہیں
پھر ہوا کعبہ خدا کا گھر مسلماں آ گیا

سب کتابیں بھی صحیفے بھی ہوئے منسوخ اب
دیکھ لو قرآن در آغوشِ قرآں آ گیا

دم پڑا بے جاں رگِ اسلام ابراہیمؑ میں
پیکرِ علم و عمل تہذیب کی جاں آ گیا

نور روئے مرتضیٰؑ سے ہو گیا روشن جہاں
ہو گئی کافور ظلمت ماہِ تاباں آ گیا

بحرِ عصیاں سے سمجھ لو پار کشتی ہو گئی
مژدہ باد اے عاصیو نوحِ غریباں آ گیا

جب محمدؐ نے کہا کیا آ گیا میرا معیں
کل دکھلا کر کہا بوجہل نے ہاں آ گیا

بالیقیں عالم میں قائم ہو گیا دینِ خدا
ناصرِ احمدؐ لئے شمشیرِ براں آ گیا

بارشوں میں بھیگتا دہلی سے اپنے گھر ظہور
نظم خوانی کے لئے افتاں و خیزاں آ گیا

منقبتِ مولاؑ

اللہ کا گھر مسکراتا ہے

خدا خوش ہے شفیعِ روزِ محشر مسکراتا ہے
ولی اللہ در آغوشِ مادر مسکراتا ہے
بتوں میں بت شکن تشریف لاکر مسکراتا ہے
مقدر کھل گیا اللہ کا گھر مسکراتا ہے

قدیمی بابِ کعبہ مہر برلب ہے تعجب ہے
شگفتہ شقِ گل دیوار ہے در مسکراتا ہے
زمیں پر آکر آدمؑ روئے تھے جنت کی فرقت میں
علیؑ مرتضیٰ آکر زمیں پر مسکراتا ہے

الٰہی کیسا بچہ ہے کہا تو ہو گا مادر نے
نہ روتا ہے نہ ہنستا ہے نہ کھل کر مسکراتا ہے
صدف کی طرح آنکھیں بند تھیں آغوشِ مادر میں
پہنچ کر جوہری کے پاس گوہر مسکراتا ہے

لبِ مولود پر لہریں ہیں اسمائے الٰہی کی
تلاطم ہے جو ساحل پر سمندر مسکراتا ہے
دہن مولود کا ہے آبشارِ آیاتِ قرآں
یہاں زمزم جناں میں حوضِ کوثر مسکراتا۔

جنابِ فاطمہؑ بنتِ اسد منظر ذرا دیکھیں
دریدہ کلۂ اژدر ہے حیدرؑ مسکراتا ہے

اسے خفت نہیں منہ ہو گیا ٹیڑھا تو ہو جائے
طمانچہ کھا کے بھی بوجہلِ خودسر مسکراتا ہے

علیؑ کے پاؤں کے نیچے خزانے ہی خزانے ہیں
حریصِ زر کی حسرت پر ابوذرؓ مسکراتا ہے

لٹے صبحِ شبِ ہجرت علیؑ کفار شرمائے
شکن کو دیکھ کر سمجھے کہ بستر مسکراتا ہے

تشنج کی بلا میں مبتلا ہیں خیبری سارے
کھلے گی جلد قسمت بابِ خیبر مسکراتا ہے

بہت خوش ہو گا وار استاد کی تلوار کا سہ کر
علیؑ سے ہو کے مس جبریلؑ کا پر مسکراتا ہے

بہا کر خونِ فاسد مندمل کر دے گا زخموں کو
ابھی جراح کی چٹکی میں نشتر مسکراتا ہے

محبانِ علیؑ آتے ہیں جب جشنِ مودت میں
عقیدت ناز کرتی ہے مقدر مسکراتا ہے

ظہور اشعار سن کر مدحِ مولاؑ کے سرِ محفل
سخنداں جھوم جاتے ہیں سخنور مسکراتا ہے

قصیدہ

دو قبلہ نما کعبے میں

جلد لے چل مجھے اے طبعِ رسا کعبے میں
آج حسن اپنا دکھائے گا خدا کعبے میں

ساقیا جامِ خوش انجام پلا کعبے میں
دیکھ رحمت کی برستی ہے گھٹا کعبے میں

دیکھ کر ساقیِ کوثرؑ کی ادا کعبے میں
بے پیے جھوم گئے اہلِ ولا کعبے میں

یہ شرف بس مرے ساقی کو ملا کعبے میں
ہو سکے گا کوئی پیدا نہ ہوا کعبے میں

شاد ہیں صاحبِ لولاکؐ لما کعبے میں
مل گئی دردِ رسالتؐ کی دوا کعبے میں

دن زمانے کے پھرے وقت کی قسمت جاگی
ایک جا ہو گئے دو قبلہ نما کعبے میں

گود میں آج محمدؐ کی موحد آیا
ہوئی توحید کی توقیر سوا کعبے میں

نور کی آنکھ کھلی نور کی خوشبو پا کر
جنس نے جنس کو پہچان لیا کعبے میں

کلمہ پڑھتے ہیں جو ہاتھوں پہ محمدؐ کے علیؑ
رحل پر بولا قرآن ہے رکھا کعبے میں

چاہا جس سمت سے گھر میں گیا گھر کا مالک
آج فرقِ در و دیوار نہ تھا کعبے میں

گلستاں اور مناسب ہی نہ تھا اس کے لئے
پھول امامت کا کھلا بھی تو کھلا کعبے میں

خود ہی طاقوں سے اتر آئے زمیں پر اصنام
اپنی منزل کا جو احساس ہوا کعبے میں

محفلِ کفر ہوئی درہم و برہم دم میں
آیا جس وقت نصیری کا خدا کعبے میں

بت شکن آ گیا اصنام ٹھکانہ ڈھونڈیں
سنگِ اسود سے یہ آتی ہے صدا کعبے میں

عاشقو جلد چلو نذرِ مودت لے کر
آ گیا قبلۂ اربابِ وفا کعبے میں

عقل پر الفت اصنام نے پتھر ڈالے
خاک لے آئے ابو جہل چچا کعبے میں

کون کہتا ہے بھتیجے نے چچا کو مارا
علم نے جہل کا منہ پھیر دیا کعبے میں

ہو مبارک یہ شرف آپ کو اے بنتِ اسد
بن گئیں والدۂ شیرِ خدا کعبے میں

ربِ کعبہ کی قسم روئے علیؑ کیا دیکھا
جلوۂ حسنِ خدا دیکھ لیا کعبے میں

یہ تو پیدائش حیدرؑ کی جگہ ہے منکر
انس حیدرؑ سے نہیں ہے تو نہ جا کعبے میں

کس نے بہکا دیا ممنوع ہے صہبائے ولا
اے ظہور آپ پلاتا ہے خدا کعبے میں

بوترابؑ کیا کہنا

یہ اوج ، یہ شرفِ بوترابؑ کیا کہنا
خدا کے گھر ہوئے پیدا جناب کیا کہنا

یہ گلستاں یہ ہوا یہ سحاب کیا کہنا
فضائے نور میں رنگِ شراب کیا کہنا

یہ لطف یہ کرمِ بے حساب کیا کہنا
برس رہی ہے فلک سے شراب کیا کہنا

شرابِ عشقِ علیؑ کی عجب ہے خاصیت
پئے بغیر ہے مستی خراب کیا کہنا

مئے محبتِ مولاؑ نے وہ سرور دیا
مٹا دیا غمِ روزِ حساب کیا کہنا

زمین پر بت بیجاں لرز لرز کے گرے
نظر کا یہ اثر انقلاب کیا کہنا

پیا نہ تین شب و روز شیرِ مادر بھی
یہ انتظارِ رسالتمآبؐ کیا کہنا

کھلی جو آنکھ تو دیدارِ مصطفیؐ کے لئے
بتوں کی سمت سے یہ اجتناب کیا کہنا

طمانچہ کا رخ بوجہل سے نشاں نہ مٹا
سہ روزہ سن میں یہ زورِ شباب کیا کہنا

علیؑ سناتے ہیں قرآں نبیؐ کے ہاتھوں پر
رکھی ہے رحل پہ گویا کتاب کیا کہنا

ظہور دیکھ ذرا بحرِ منقبت کا سماں
کہ تجھ سے کہتے ہیں اٹھ کر حباب کیا کہنا

منقبت ــــ نمائش ہونے والی ہے

علیؑ کے نور کی کعبے میں بارش ہونے والی ہے
جہانِ کفر میں رحمت کی تابش ہونے والی ہے

جلا رکھا تھا جس نے خرمنِ دل اہلِ ایماں کا
اب اس آتش کدہ کی سرد آتش ہونے والی ہے

گیا دور جہالت دن پھرے اقوام عالم کے
مبدل طوف سے قسمت کی گردش ہونے والی ہے

بہت دن گا چکے اصنام کے گن کفر کے حامی
یہ گھر جس کا ہے اب اس کی پرستش ہونے والی ہے

ہبل، عزیٰ، منات ولات چھوڑیں قبضۂ بے جا
بدستِ بت شکن اب ان کی پرسش ہونے والی ہے

بچیں معصوم سے معبود و آفتاب پرستوں کے
خدا کے زور کی اب آزمائش ہونے والی ہے

اٹھا جس کا نہ ادنیٰ بارِ جلوہ طور و موسیٰؑ سے
سرِ عام اس تجلی کی نمائش ہونے والی ہے

رواں ہوں گے نہ جانے کتنے دریا علم و عرفاں کے
لسان اللہ کے ہونٹوں کو جنبش ہونے والی ہے

ظہور آئیں گے قائمؑ ذوالفقارِ حیدری لے کر
مخالف طاقتوں کی ختم سازش ہونے والی ہے

منقبت ــــ گھر میں آئے ہیں

خبر دینے ملک دربار پیغمبر میں آئے ہیں
علیؑ بزمِ خفی سے محفلِ اظہر میں آئے ہیں

علیؑ کعبے میں کیا آغوشِ پیغمبرؐ میں آئے ہیں
نظر اک روح کے اندازِ دو پیکر میں آئے ہیں

نبیؐ کے گھر فرشتے آئے پیغامِ خدا لے کر
مگر خدمت گزاری کو علیؑ کے گھر میں آئے ہیں

بھلا مومن علیؑ کے ذکر سے غافل رہیں کیسے
سلام ان پر کلامِ خالقِ اکبر میں آئے ہیں

رسولؐ اللہ لیتے کیوں نہ وجہ اللہ کے بوسے
یہ طاہر ہیں نہا کر چشمۂ کوثر میں آئے ہیں

کم از کم تین دن خاطر کرے گا خود خدا ان کی
اسی کے کام سے آئے اسی کے گھر میں آئے ہیں

بتوں کے راستے سے بت شکن گزرے معاذ اللہ
نیلور ہو گیا نیارتب یہ گھر میں آئے ہیں

بڑے ہنستے ہوئے بوجہل مٹی لے کے پہنچے تھے
بھتیجے کے طمانچے سے چچا چکر میں آئے ہیں

ظہور اب یہ دعائیں کر مرادیں ان کی پوری ہوں
جو مومن بزمِ میلادِ شہِ قنبرؑ میں آئے ہیں

منقبت ــــ ظہور اللہ کے گھر میں

مکیں ہو کر بتانِ بے شعور اللہ کے گھر میں
نہ سمجھے کوئی توڑے گا غرور اللہ کے گھر میں

بتوں نے عرض کی دستِ خدا کے پاؤں پر گر کر
پڑا رہنے ہی دیں کچھ دن حضور اللہ کے گھر میں

یہ مولودِ حرم ہے مظہرِ شانِ یداللٰہی
رہے بوجہلِ اکفر دور دور اللہ کے گھر میں

رسولؐ اللہ ہاتھوں پہ اٹھا کر بولنا قرآں
سنیں انجیل و توریت و زبور اللہ کے گھر میں

کلیمِ اللہ جی بھر کر اٹھائیں لطفِ نظارہ
مبدل ہے مزاجِ برقِ طور اللہ کے گھر میں

مسلمانو ابو طالبؑ کی منزل غور سے دیکھو
ہوا ہے ان کے بیٹے کا ظہور اللہ کے گھر میں

جمی مسجد میں جب مدحِ امامِ عصر کی محفل
ہوئے تقسیم جنت کے قصور اللہ کے گھر میں

یہاں پیتے ہی رہتے ہیں شرابِ الفتِ مولاؑ
مزہ جب ہے پئیں چل کر ظہور اللہ کے گھر میں

منقبت ــــ دنیائے امیر المومنینؑ

اہل دیں خنداں ہوئے آئے امیر المومنینؑ
کھل گئے گلشن میں گلہائے امیر المومنینؑ

کون ہے دنیا میں ہمتائے امیر المومنینؑ
تھے نبیؐ کے دوش پر پائے امیر المومنینؑ

جذبۂ ایثار پہ بولا شبِ ہجرت خدا
ہے مرا مقصود منشائے امیر المومنینؑ

کل ایماں کی سند حاصل نہیں تو کچھ نہیں
کوئی کہلائے تو کہلائے امیر المومنینؑ

دار پہ بھی رند کی مستی میں فرق آتا نہیں
اللہ اللہ کیفِ صہبائے امیر المومنینؑ

دوسروں کے پیٹ بھر کر شکر کرنا بھوک پہ
دیکھ اے زردار دنیائے امیر المومنینؑ

ہیں محمدؐ کی طرح مولا علیؑ ہر حال میں
کہہ گئے ہیں صاف مولائے امیر المومنینؑ

بزمِ ایماں تک اگر جاؤ تو آئے گا نظر
آج بھی خالی نہیں جائے امیر المومنینؑ

یہ کمالِ سیرت و کردار مولاؑ ہے ظہور
بن گئے دشمن بھی شیدائے امیر المومنینؑ

منقبت

ماہِ رجب آ ہی گیا

ہو مبارک مومنو دورِ طرب آ ہی گیا
زندگی میں اپنی پھر ماہِ رجب آ ہی گیا

مرتضیٰؑ مشکل کشاء ضرغامِ رب آ ہی گیا
راہ جس کی تک رہے تھے سب کے سب آ ہی گیا

فاطمہؑ بنتِ اسد کا لاڈلا عمرانؑ کا لال
لب علیؑ اعلیٰ حسب عالی نسب آ ہی گیا

بوالحسنؑ ہے کنیت ایمانِ کل جس کا خطاب
وہ امیر المومنین حیدر لقب آ ہی گیا

تاجپوشی پر ہے جس کی منحصر تکمیل دیں
وہ ولی عہدِ شہنشاہِ عرب آ ہی گیا

وہ جو اللہ کے گھر میں نبیؐ کی گود میں
مالکِ دیں وارثِ محبوب رب آ ہی گیا

ہے اسی کی ذات پر سب نعمتوں کا خاتمہ
نعمتیں دیگا جو ہم کو بے طلب آ ہی گیا

بت شکن کعبے میں آیا دن پھرے اسلام کے
نورِ حق بن کر زوالِ دورِ شب آ ہی گیا

یا محمدؐ مصطفیٰ کب آئے گی ہجرت کی شب
سونے والا آپ کے بستر پر اب آ ہی گیا

مطمئن قلبِ نبیؐ ہے یار تنہا چھوڑ دیں
زور بازو جاں نثارِ با ادب آ ہی گیا

ناز ساقی پر جو تھا خاموش بیٹھے تھے ظہور
اپنے لب تک جامِ کوثر بے طلب آ ہی گیا

قصیدہ

قدم اللہ کے گھر میں

علیؑ آئے بصد جاہ و حشم اللہ کے گھر میں
ہوئے پیدا شہنشاہِ امم اللہ کے گھر میں

ہوئے تنہائیوں کے دور غم اللہ کے گھر میں
محمدؐ کو ملا ہے ابنِ عم اللہ کے گھر میں

خدا کے ہاتھ نے توڑے صنم اللہ کے گھر میں
نکالے کفر کے سب پیچ و خم اللہ کے گھر میں

منات ولات دوزخ میں ٹھکانہ ڈھونڈ لیں اپنا
رہے گا آج سے شاہِ ارم اللہ کے گھر میں

تجلی نے یہ کس کی پتھروں کو دی ہے بینائی
علیؑ کے دوڑ کر چومے قدم اللہ کے گھر میں

نظر والو ذرا بنتِ اسد کا مرتبہ دیکھو
لیا ہے ان کے بیٹے نے جنم اللہ کے گھر میں

جناب فاطمہؑ بنتِ اسد کا حوصلہ دیکھو
گئیں گھر سے رہیں بے خوف و غم اللہ کے گھر میں

ابو طالبؑ کی زوجہ والدہ بارہ ناموں
مکیں ہیں باوقار و باحشم اللہ کے گھر

تصور بھی نہیں ممکن خدا/ و مصطفیٰ جانیں
ہوئے بنتِ اسد پہ جو کرم اللہ کے گھر میں

تواضع میہماں کی حسبِ توفیقِ الٰہی تھ
بتائیں کیا کہ تھا کیا کیا بہم اللہ کے گھر

خدا تھا میزباں اتمامِ نعمت کر دیا ان پر
رہے مہماں بصد ناز و نعم اللہ کے گھر میں

مشیت نے جنہیں کچھ دن زمانے میں جدا رکھا
ہوئے وہ نور کے ٹکڑے بہم اللہ کے گھر

علیؑ کا عشق جنت ہے علیؑ سے بغض دوزخ ہے
پیمبرؐ نے کہا کھا کر قسم اللہ کے گھر میں

چلو اے تیرہ بختو اپنی تقدیریں بدل ڈال
مکیں ہے حاکمِ لوح و قلم اللہ کے گھر

ازل سے تا ابد ہر وقت ہیں جس کی طرف سجدے
بنادہ مولدِ شاہِ امم اللہ کے گھر میں

قدم مہر نبوت پر اگر رکھ دے تو کیا حیرت
رکھا ہو جس نے پہلا ہی قدم اللہ کے گھر

ولادت گہِ حیدرؑ کو ہمارا ہی مکاں سمجھو
کیا ہے خود مشیت نے رقم اللہ کے گھر میں

ہوا اچھا طمانچہ کھا کے بوجہل آگئے باہر
شر کر دیکھتے رہلو عدم اللہ کے گھر میں

امام اپنے علیؑ معصوم ہیں دل سے ظہور ان کے
انہیں کے پاس ہیں اس وقت ہم اللہ کے گھر میں

قصیدہ

دھوم دھام کعبے میں

منائیں جشن علیؑ کے غلام کعبے میں
پئیں شرابِ حقیقت کے جام کعبے میں

ہوئے ہیں آج بہم خاص و عام کعبے میں
علیؑ کے آنے کی ہے دھوم دھام کعبے میں

ورودِ حق کا جو ہے اہتمام کعبے میں
ہوا ہے کفر کا درہم نظام کعبے میں

بنا کے حق نے مدار الہام کعبے میں
دیا رسولؑ کو قائم مقام کعبے میں

منا رہے ہیں ملک جشن عام کعبے میں
کیا ہے شاہِ ارم نے قیام کعبے میں

خدا کے گھر میں نہ شب باش ہو سکا کوئی
مکیں رہا تو ہمارا امامؑ کعبے میں

بلند نعرہ ہوا لا الٰہ الا اللہ
کیا خدا کی زباں نے کلام کعبے میں

جوہری بے چین تھا جس کے لئے
آج کعبے میں وہ گوہر مل گیا

مشکلیں تھیں جسم کو سر کے بغیر
مل گئے مشکل کشاء سر مل گیا

مطمئن ہے صاحبِ منبر کا دل
وارث و حقدارِ منبر مل گیا

ہو مبارک رحمتہ اللعالمیں
قدرتِ کامل کا جوہر مل گیا

عرش سے اونچا پہنچنے کو علیؑ
زینۂ دوشِ پیمبرؐ مل گیا

ہجر کی شب میں بھی لطفِ وصل ہے
ان سے چھٹ کر ان کا بستر مل گیا

جس نے ڈھونڈا دل کی آنکھیں کھول کر
اس کو ہادی شاہِ قنبرؓ مل گیا

جشنِ عقدِ شاہِ کوثر میں ظہور
آسماں سے آ کے اختر مل گیا

حیدرؑ سے ملتا ہے

پتہ اتنا ظہورِ حیدرِ صفدر سے ملتا ہے
رسولؐ اللہ کو نائب خدا کے گھر سے ملتا ہے

اطاعت کا طریقہ مالکِؓ اشتر سے ملتا ہے
عبادت کا سلیقہ میثمؓ و بوذرؓ سے ملتا ہے

جو پوچھو تو علیؑ سے لامکاں کا راستہ پوچھو
جناں کا راستہ تو بوذرؓ و قنبرؓ سے ملتا ہے

کیا اژدر کو دو مولود کعبہ تو نے جھولے میں
یہی وہ کھیل ہے جس کا سرا خیبر سے ملتا ہے

جو اپنی جان دے کر مول لے اللہ کی مرضی
وہ سوداگر رسولؐ اللہ کے بستر سے ملتا ہے

علیؑ نے جان دے کر لے لیا اللہ سے سب کچھ
ہمیں جو کچھ بھی ملتا ہے علیؑ کے در سے ملتا ہے

سیاہی دیکھتے رہتے ہیں کملی دیکھنے والے
سراغِ نورِ حق تطہیر کی چادر سے ملتا ہے

ہلا دیتے ہیں دنیا کو مجاہد یا علیؑ کہہ کر
یہی نعرہ ہے جو آوازِ تکبیر سے ملتا ہے

ترے مینوش یوں ڈوبے ہوئے ہیں چاہ میں ساقی
تری دریا دلی کا سلسلہ کوثر سے ملتا ہے

طلب میں ملِ دنیا کی جہاں چاہے چلا جائے
مگر ایمان انساں کو علیؑ کے در سے ملتا ہے

طبیعت کھینچ لے جاتی ہے اپنی اصل کی جانب
خلیل اللہ سے کوئی کوئی آزر سے ملتا ہے

علیؑ کو چھوڑنے والو حقیقت کو ذرا سمجھو
محمدؐ سے وہ مل سکتا ہے جو حیدرؑ سے ملتا ہے

سکونِ قلب حاصل جوہری کرتا ہے گوہر سے
جو ملتا ہے تو شعلہ آگ کا پتھر سے ملتا ہے

منافق اس کو کہتے ہیں جو قرآں ہاتھ میں لے کر
نہیں ملتا علیؑ سے اور دنیا بھر سے ملتا ہے

علیؑ کی مدح میں جب بھی ظہور اشعار کہتے ہیں
سخنور داد دیتے ہیں صلہ داور سے ملتا ہے

بو ترابؑ اللہ اللہ

سرور رسالتماب اللہ اللہ ہیں آغوش میں بوتراب اللہ اللہ
علیؑ سے محبت ثواب اللہ اللہ علیؑ سے عداوت عذاب اللہ اللہ
سناتا ہے قرآنِ ناطق ہے گویا خدا کی کتاب اللہ اللہ
نظر پہلی ڈالی رخِ مصطفیٰؐ پر یہ اصنام سے اجتناب اللہ اللہ
وہ حیدرؑ لقب والدہ کا عطیہ وہ شیرِ الٰہی خطاب اللہ اللہ
ابوجہل کجرو ہے دو ٹکڑے اژدر یہ بچپن میں زورِ شباب اللہ اللہ
علیؑ کے اشاروں پہ چلتے رہیں گے یہ مہتاب اور آفتاب اللہ اللہ
عطائے علیؑ ولی کی مہک سے معطر رہے گا گلاب اللہ اللہ
نبیؐ کو نہ مانا علیؑ کو پکارا ہوا شرم سے سنگِ آب اللہ اللہ
وہ خونخوار دشمن وہ بستر نبیؐ کا علیؑ بے خطر محوِ خواب اللہ اللہ
وہ منبر وہ مولاؑ کے ہاتھوں پہ مولاؑ بہم میں مہ و آفتاب اللہ اللہ
سوا لاکھ حجاج کہتے ہیں بخٍ ولی عہد کا انتخاب اللہ اللہ
نہ سیرت کو مانا حکومت کو چھوڑا علیؑ کا مقدس جواب اللہ اللہ
کہا یا علیؑ جب کسی مضطرب نے ہوئے دور سب اضطراب اللہ اللہ
دیا واسطہ جب علیؑ ولی کا دعائیں ہوئیں مستجاب اللہ اللہ
وہ مولائیوں پر علیؑ کی بدولت خدا کے کرم بے حساب اللہ اللہ

ظہور اہلِ محفل بجا کہہ رہے ہیں
یہ ہے منقبت لاجواب اللہ اللہ

مسجد میں

جھکے ہیں دل جو خدا کے حضور مسجد میں — جھلک دکھانے کو ہے برقِ طور مسجد میں
لگی ہے بزمِ نشاط و سرور مسجد میں — بکیف مست ہیں اہلِ شعور مسجد میں
مچل رہا ہے دلِ ناصبور مسجد میں — پئے گا بادۂ کوثر ضرور مسجد میں
خدا کے فضل سے معصوم کی عنایت سے — ملیں گے خلد کے باغ و قصور مسجد میں
ہوئے بلند درود و سلام کے نعرے — وہ چہچہائے جناں کے طیور مسجد میں
وہ جگمگانے لگی کائناتِ علم و عمل — وہ پھیلنے لگا وحدت کا نور مسجد میں
وہ پیشوائی کو مولاؑ کی انبیاءؑ آئے — ہوا علیؑ ولی کا ظہور مسجد میں
وضو کئے ہوئے بیٹھے ہیں قبلہ رو میکش — چلے گا دورِ شرابِ طہور مسجد میں

پئو ظہور مئے حبِ ساقیِ کوثر
خدا معاف کرے گا قصور مسجد میں

قصیدہ

برطرح:- مشغولِ حق ہوں بندگیٔ بوترابؑ میں

آیت نظر جو آئی خدا کی کتاب میں
نکلی قصیدہ منقبتِ بوترابؑ میں

اللہ جانتا ہے کسی کو خبر نہیں
کیا ہیں علیؑ نگاہِ رسالتمآب میں

حسرت جو تھی سوالِ رسالت مآب میں
بھیجا ہے مرتضیٰؑ کو خدا نے جواب میں

جبریلؑ با ادب ہے علیؑ کی جناب میں
ہے کوئی بے ادب تو وہ ہے کس حساب میں

قاری ترے نصیب کی خشکی نہ جا سکی
قرآں ہے غرق حبِ علیؑ کی شراب میں

ہر پیر نوجواں ہی رہے گا بہشت تک
کر لے شرابِ عشق علی حل شراب میں

کیسے نبیؐ علیؑ کے شرف کرتے آشکار
رکھنا پڑا جمالِ الٰہی حجاب میں

دنیا کی ماہیت کو بدلتا چلا گیا
یہ تھا اثر لعاب رسالتمآب میں

روتا ہوں یادِ اکبرؑ علی جناب میں
ڈوبا ہوا ہے غم کا سراپا شباب میں

وہ شکر تھا تبسمِ جانِ ربابؑ میں
لب تک یہودیت کا ہے دل اضطراب میں

اللہ رے یہ فیضِ شہیدانِ کربلا
رہنے دیا نہ روئے حقیقت حجاب میں

للہ اکبر ایسے جگردار اب کہاں
رکھ دیں سناں پر اپنا کلیجہ شباب میں

آنکھوں سے پیشوائی کو آنسو چلے ظہور
شبیرؑ آگئے جو نظر جامِ آب میں

ترانۂ مودت ___ جشنِ ولادتِ مولاؑ

علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

بہار آئی باغ میں نشاط کی ہوا چلی — طرب سے جھوم اٹھے شجر چٹک گئی کلی کلی
برس پڑی مئے ولا نگر نگر گلی گلی — صراحیوں کی گردنیں بکیف ہیں ڈھلی ڈھلی
یہ میکدے میں غل ہوا علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

محب تھے جس کے منتظر وہی مہینہ آگیا — رجب کی تیرھویں کا دن لئے خزینہ آگیا
سخاوتیں ہیں تنگ دل کشادہ سینہ آگیا — سفر تمام ہو گیا در مدینہ آگیا
گروہِ انس و جن میں ہے مچی ہوئی یہ کھلبلی — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

علیؑ کی شان دیکھ کر رخِ نفاق فق ہوا — سیاہیاں سمٹ گئیں ظہورِ نورِ حق ہوا
جدائی ہو گی کعبے سے بتوں کو یہ قلق ہوا — بڑھے تھے جن کے حوصلے کلیجہ ان کا شق ہوا
بلوروں میں شور ہے وہ آگیا مہابلی — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

دلاوروں کو ہے یقیں علیؑ بڑا دلیر ہے — سکانِ دہر میں مقر علیؑ خدا کا شیر ہے
علیؑ کا سامنا کرے جو زندگی سے سیر ہے — علیؑ کے آگے پیش ہو تو وہ زبر بھی زیر ہے
وہ ایسی مشتِ خاک ہے نہ کہہ سکیں جسے ڈلی — علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

ہزار بار تجربہ کیا گیا ہے جنگ میں   علیؑ کے دم سے جوش ہے ترنگ میں امنگ میں
علیؑ کا نام پھول پھل کھلا رہا ہے سنگ میں   علیؑ کا نام اگر کوئی بسالے انگ انگ میں
زبان بند بھی رہے تو دل کہے علیؑ علیؑ   علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

نہ ہو جو تال اور سر تو راگ کو نہ چھیڑنا   الاپ اپنی پھیر دیں سہاگ کو نہ چھیڑنا
اتار زہر کا نہ ہو تو ناگ کو نہ چھیڑنا   نفاق بیج حسد سے بچ اس آگ کو نہ چھیڑنا
نہ چھیڑنا ملنگ کو سنائے گا کئی جلی   علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

خود اس میں دفن ہو گیا جو کھودا کفر نے گڑھا   ترابیوں کا فرش سے دماغ عرش پر چڑھا
ظہور نے بھی جشن میں قصیدۂ ولا پڑھا   علیؑ سے پائی دادِ فن تو اور حوصلہ بڑھا
فنا ہوئیں جو مشکلیں یہ کہہ کے ہر بلا ٹلی   علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

طواف کعبے کا

یہ آرزو ہے کریں جب طواف کعبے کا
لگائیں آنکھوں سے ہم بھی غلاف کعبے کا

خیال و خواب میں دیکھے جھلک تو یہ سمجھے
جمال دیکھ لیا صاف صاف کعبے کا

منافقوں کے دلوں میں تو غم کا خنجر ہے
حجر ہے برسر کفار کاف کعبے کا

وہ ایک شخص ابابیلوں نے جسے چھوڑا
وہی گرو تھا وعدہ معاف کعبے کا

کسی سے بغض نہیں رکھتا یہ خدا کا گھر
مثالِ آئینہ سینہ ہے صاف کعبے کا

بانکسار جو پہنچے گا پائے گا عظمت
کریں طواف نہ لاف و گزاف کعبے کا

تلف ہو شے تو تلافی کرے گا کفارہ
یہ حکمِ عام ہے بے اختلاف کعبے کا

بچا رہا ہے وہ ہر سرد و گرمِ عالم سے
خدا کا فضل بنا ہے لحاف کعبے ‘

گئیں طواف کی خاطر جو گھر سے بنتِ اسد
ملا بحکمِ خدا اعتکاف کعبے کا

وقارِ بنتِ اسد کا نشان مٹ نہ سکا
نہ چھپ سکا نہ بھرا ہے شگاف کعبے کا

کوئی بدل نہ سکے گا خلیل کی سنت
ہزار بار بدل دو غلاف کعبے کا

خدا نبیؐ و علیؑ پر یقین بڑھتا ہے
عبادت اس لئے ہے اعتراف کعبے کا

مکاں کے ساتھ مکیں پر عقیدہ لازم ہے
ہے انحرافِ خدا انحراف کعبے کا

نہیں نظر میں جو مولودِ کعبہ کی عظمت
نہ دے گا فائدہ ہرگز طواف کعبے کا

ظہور کر یہ دعا جو ہیں صاحبِ ایماں
انہیں نصیب ہو جلدی طواف کعبے کا

مولا علیؑ میں ہے وہ ادا سر سے پاؤں تک

بر طرح:- عباسؑ ہے علیؑ کی دعا سر سے پاؤں تک

نوری جو تھے رسولِؐ خدا سر سے پاؤں تک
ان کا وصی بھی نوری تھا سر سے پاؤں تک
پہلے نصیری دیکھا کیا سر سے پاؤں تک
پھر چیخا یہ علیؑ ہے خدا سر سے پاؤں تک

جس پر نثار ہوتے ہیں مولائیوں کے دل
مولا علیؑ میں ہے وہ ادا سر سے پاؤں تک
کردار مختلف ہیں مقدر بھی مختلف
یکساں ہیں بادشاہ و گدا سر سے پاؤں تک

عشق علیؑ نے بھیج دیا اس کو خلد میں
جو بن چکا تھا جرم و خطا سر سے پاؤں تک
ہجرت کی شب رسولؐ ہی سمجھے گئے علیؑ
اوڑھے جو تھے نبیؐ کی ردا سر سے پاؤں تک

اب تو علیؑ کا جسم بھی اپنا نہیں رہا
اللہ نے خرید لیا سر سے پاؤں تک
پہلے بغیرِ آئینہ دیکھ اپنی شکل تو
پھر دیکھنا جمالِ خدا سر سے پاؤں تک

مولا علیؑ کے سامنے میداں میں آ گیا
گھیرے ہوئے تھی جس کو قضا سر سے پاؤں تک

ہموزن ٹکڑے ہو گئے مقتول جسم کے
جس پر علیؑ کا ہاتھ پڑا سر سے پاؤں تک

قاتل کی مدح کرتی تھی مقتول کی بہن
مرحب لباسِ خود میں جو تھا سر سے پاؤں تک

میثمؑ نے دار پر بھی سنایا علیؑ علیؑ
ہر چند خون بہتا رہا سر سے پاؤں تک

بے دست کے قدم پہ گرد پاؤ گے مرادو
عباسؑ ہے علیؑ کی دعا سر سے پاؤں تک

پیاسا سوار کی طرح دریا سے آ گیا
غازی کا گھوڑا معجزہ تھا سر سے پاؤں تک

زینبؑ نے ٹکڑے چوم لئے ہوں گے بھائی کے
زخمی تھے سید الشہداء سر سے پاؤں تک

پتھر لگے بدن پہ جو بازار شام میں
ڈوبے لہو میں زین العبا سر سے پاؤں تک

بندہ علیؑ کا زندۂ جاوید ہے ظہور
لپٹا ہوا کفن میں جو تھا سر سے پاؤں تک

نگاہ کرم یا علیؑ ولی اللہ

یہ منزلت یہ حشم یا علیؑ ولی اللہ
خدا کے گھر میں جنم یا علیؑ ولی اللہ

ہیں آپ دافعِ غم یا علیؑ ولی اللہ
ہوں دل سے دور الم یا علیؑ ولی اللہ

کیا تھا جس نے مجھے بے نیازِ حرص و ہوس
وہی نگاہِ کرم یا علیؑ ولی اللہ

ہم اپنے سر سے بلاؤں کو آپ ٹال سکیں
کہاں یہ تاب یہ دم یا علیؑ ولی اللہ

ہمیں بھی دعوئ عشقِ حضور ہے مولاؑ
کہیں کھلے نہ بھرم یا علیؑ ولی اللہ

ہمیں سمجھتی ہے دنیا حضور کا شیدا
یہ لوج بھی نہیں کم یا علیؑ ولی اللہ

یزیدیت سے ہمیں بے پناہ نفرت ہے
حسینیت کی قسم یا علیؑ ولی اللہ

منافقت ہے موحد کی معرفت میں نہاں
گھلا ہے شہد میں سم یا علیؑ ولی اللہ

منافقوں کا جو دل چاہے وہ کہیں ہم کو
کہیں گے فخر سے ہم یا علیؑ ولی اللہ

کدورتوں سے جو ہو پاک دل تو آئے نظر
ہے پاک دل پہ رقم یا علیؑ ولی اللہ

بلائیں مملکت وقوم کی ٹلیں دم میں
کہیں محب جو بہم یا علیؑ ولی اللہ

صنم پرست پکاریں اگر تو کیا حیرت
پکارتے ہیں صنم یا علیؑ ولی اللہ

ہوں ایک جان مسلمان سارے عالم کے
وہ ہوں عرب کہ عجم یا علیؑ ولی اللہ

کرم سے آپ کے ہو جائے طے صراط کا پل
کٹھن ہے راہِ عدم یا علیؑ ولی اللہ

پہنچ ہی جائیں گے منزل پہ لے کے آپ کا نام
لرز رہے ہیں قدم یا علیؑ ولی اللہ

لحد میں آتے ہیں جس وقت منکر اور نکیر
وہ مرحلہ ہے اہم یا علیؑ ولی اللہ

حسینیوںؑ کو سوائے غمِ حسینؑ شہید
نہ کوئی اور ہو غم یا علیؑ ولی اللہ

ظہور کرتا رہے مدحِ اہلبیتِؑ رسولؐ
کبھی رکے نہ قلم یا علیؑ ولی اللہ

یا علیؑ مدد

اے ضیغمِ خدائے صمد یا علیؑ مدد
اے نورِ چشمِ بنتِ اسد یا علیؑ مدد

مشکل ازل سے کی ہے جو مد یا علیؑ مدد
دنیا کہے گی تابہ ابد یا علیؑ

سورج پلٹنے والے اشارے کا واسطہ
ہو جائے نیک ساعتِ بد یا علیؑ مدد

آتی ہے درد و کرب سے جس دم لبوں پہ جاں
کہتے ہیں اہلِ بغض و حسد یا علیؑ

وقت آئے گا تو وہ بھی پکاریں گے آپ کو
کہتے نہیں جو چند عدد یا علیؑ مدد

ہوتا ہے جب مقابلہ اہلِ نفاق سے
ہم گونجتے ہیں مثلِ اسد یا علیؑ

اس وقت مشکلوں میں گرفتار ہے ظہور
اے فاتحِ حنین و لحد یا علیؑ مدد۔

استغاثہ

یا علیؑ مدد

کرتا ہوں التجا باادب یا علیؑ مدد
ہے زندگی تعب ہی تعب یا علیؑ مدد

عزت کا مول مال ہے اب یا علیؑ مدد
بے پرسشِ نسب نہ حسب یا علیؑ مدد

جاتی نہیں دعا کوئی بابِ قبول تک
میری خطا معاف ہو اب یا علیؑ مدد

یہ میری نظم بارگہِ ذوالجلال میں
ہو بخشش و عطا کا سبب یا علیؑ مدد

مطلوب ہوتا ہے مجھے اللہ کا کرم
کہتا ہوں میں زبان سے جب یا علیؑ مدد

جس کی رضا رضائے خدا سے جدا نہیں
ہیں آپ ہی وہ خاصۂ رب یا علیؑ مدد

کھیلیں نہ مجھ سے آنکھ مچولی سیاہیاں
بن جائے روزِ عید یہ شب یا علیؑ مدد

خود بڑھ رہا ہے قہر خدا کی طرف جہاں
نازل نہ ہو خدا کا غضب یا علیؑ مدد

اسلام سر بلند رہے سرخرو رہے
میداں میں ہیں یہود و عرب یا علیؑ مدد

باقی رہے نہ نام و نشاں بھی یہود کا
کہہ دیں جو مصر و شام و عرب یا علیؑ مدد

سب دشمنوں کا تیل مسلسل نکال دیں
کہہ دیں بیک زبان جو سب یا علیؑ مدد

جو آپ کی مدد سے ہوئے نطق آشنا
کہتے نہیں وہ آدمی اب یا علیؑ مدد

جو یا علیؑ مدد کے مخالف ہیں آج کل
مفلس ہوں جب کہیں گے وہ تب یا علیؑ مدد

خود ساختہ جو راہنما قافلے میں ہیں
چلنے لگے وہ چال کڈھب یا علیؑ مدد

مومن دلوں میں چور چھپانے کی کوششیں
اُف خانہ خدا میں نقب یا علی مدد

ڈالے ہوئے معالجِ ارواح کا نقاب
کھولے ہوئے ہے موت مطب یا علیؑ مدد

جن کے ظہور کو طلبِ روزِ حشر ہے
ان کی ظہور کو ہے طلب یا علیؑ مدد

حیدرؑ کا دروازہ

تونگر کا ہو دروازہ کہ لالِ زر کا دروازہ
درِ آلِؑ نبیؐ سے پست ہے ہر گھر کا دروازہ

درِ خیبر ہو یا ہو مرحب و انتر کا دروازہ
نہیں کچھ بت شکن کے سامنے مندر کا دروازہ

بلندیٔ علیؑ تک عقلِ انساں جا نہیں سکتی
بہت اونچا ہے شہرِ علمِ پیغمبرؐ کا دروازہ

خدا ملتا ہے ان سے یہ خدا کے گھر سے ملتے ہیں
ہے مسجد میں نبیؐ کی حیدرِؑ صفدر کا دروازہ

کرو اندازہ خود دروازۂ حیدرؑ کی عظمت کا
درِ فردوس ہے کاشانۂ قنبرؓ کا دروازہ

نصیب اس کو نہ ہو گا دیکھنا دروازۂ جنت
ہوا ہو بند جس پر شافعِ محشر کا دروازہ

مرادیں پا کے مسکینوں یتیموں اور اسیروں کو
فرشتوں نے دکھایا آلِؑ پیغمبرؐ کا دروازہ

درِ لالِ سخاوت لمحہ دو لمحے کو کھلتے ہیں
نہ پایا بند سائل نے کبھی حیدرؑ کا دروازہ

حریصِ مال کو قرآن کی آیت سنا دی تھی
حکومت نے مقفل کر دیا بوذرؓ کا دروازہ

محمدؐ خود خدا کے حکم سے تعظیم کرتے تھے
مقدس اس قدر ہے فاطمہؑ کے گھر کا دروازہ

جواں چالیس مل کر کھولتے تھے بند کرتے تھے
لگا تھا قلعۂ خیبر میں خالص زر کا دروازہ

سبک نورِ خدا کے وزن سے ہر چیز ہوتی ہے
علیؑ کے ہاتھ پر ہے برگِ گل خیبر کا دروازہ

درِ خیبر علیؑ کے سامنے رکھتا تھا کیا وقعت
وہ خیبر کا یہ شہرِ علمِ پیغمبرؐ کا دروازہ

مسلماں ہو گئے زردار فتحِ جنگ خیبر سے
درِ خیبر تو کیا کھولا علیؑ نے زر کا دروازہ

ظہور اس در سے ہٹ کر کیوں کسی کے در پہ جائیں ہم
مقدر سے ملا ہے ساقیِؑ کوثر کا دروازہ

ہدیہ تہنیت

یہ جشنِ زندگی و بندگی مبارک ہو
حسینیو تمہیں یومِ علیؑ مبارک ہو

تمہارے دل ہیں منور مہرِ محبت سے
رجب کے چاند کی یہ چاندنی مبارک ہو

نزولِ رحمتِ اللہ ہے محبوں پر
سعید ہے یہ گھڑی اور بھی مبارک ہو

محب علیؑ کے ہیں سب خوش نصیب یا اللہ
خوش ان کے دل ہیں انہیں یہ خوشی مبارک ہو

علیؑ کے دشمنوں سے ہم کو دور رکھ یا رب
علیؑ کے دوستوں سے دوستی مبارک ہو

مبارک اہلِ ولا کو مئے ولائے علیؑ
مئے محبتِ آلؑ و نبیؐ مبارک ہو

ہوئے ہیں پہلے بھی نذرانے سب کے سب مقبول
ظہور آپ کی یہ نذر بھی مبارک ہو

جشنِ ولادتِ امیرالمومنین علیہ السلام

فصلِ بہارِ نور ہے بزمِ سرور ہے اہلِ کے میکدے میں علیؑ کا ظہور ہے
مستِ مئے ولائے علیؑ ذی شعور ہے کرتا نہیں سوال غنی ہے غیور ہے
خود جام آ رہے ہیں پئے جا رہا ہے رند
ساقی جلا رہا ہے جئے جا رہا ہے رند

مر مر کے جی رہا ہے جو شاعر امام کا صدقہ ہے یہ حسین علیہ السلام کا
سامان جو ہے نصیب بقائے دوام کا یہ معجزہ ہے مہدیِؑ عالی مقام کا
قائم جو کر رہے ہیں حفاظت ظہور کی
کرتی ہے موت آ کے زیارت ظہور کی

امیدوارِ لطف جو خادم کا ہاتھ ہے دستِ خدا کے پاؤں پہ مجرم کا ہاتھ ہے
خادم کے سر پہ حجتِ قائم کا ہاتھ ہے شاعر نواز موسیِٰؑ کاظم کا ہاتھ ہے
مولاؑ سکون بخشتے ہیں بے قرار کو
توفیقِ مدح دیتے ہیں مدحت گزار کو
بچپن میں مجھ کو باپ نے ذاکر بنا دیا مولاؑ نے چند سال میں شاعر بنا دیا
پھر بولنا سکھلایا مقرر بنا دیا 80 اسی برس کی عمر میں زائر بنا دیا
حاصل جو مجھ کو مدحتِ مولاؑ کا ہوش ہے
مانو نہ مانو یہ مرے ایماں کا جوش ہے

منبر نشین بفیضِ امامؑ زماں ہوں میں　تنہا نشانِ منزلِ پسماندگاں ہوں میں
پیری میں بھی شباب اثر داستاں ہوں میں　چوراسی سال عمر میں بھی نوجواں ہوں میں
روکے ہوئے جو رہِ عقیدت کا ناکہ ہوں
میں تو حبیب ابنِ مظاہرؓ کا خاکہ ہوں

مولائے کائنات کا مدحت گزار ہوں　آلؑ و رسولؐ پر بدل و جاں نثار ہوں
کمزور ہوں ضعیف ہوں زار و نزار ہوں　لیکن خزاں میں باغِ سخن کی بہار ہوں
محفل کو لالہ زار بناتا ہے میرا کام
بنجر زمیں میں پھول کھلاتا ہے میرا کام

میں آج ہوں جو حاضرِ جشنِ ابو ترابؑ　یہ بھی ہے فیضِ مرحمتِ آسماں جناب
کرتا کلام پیش کہاں تھی یہ میری تاب　پیری کو جوشِ طبع بنا لایا ہے شباب
حسنِ بیانِ مدح مرے ساتھ دیکھئے
میدانِ شاعری میں مرے ہاتھ دیکھئے

مسرور ہیں علیؑ کے موالی ظہور سے　سنتے ہیں مدح سرور عالی ظہور سے
دی جس نے داد اس نے دعا لی ظہور سے　واقف ہیں ہوشمند جلالی ظہور سے
جاتا نہیں بغیر بلائے کسی کے گھر
لایا گیا ہے شیر غضنفر علیؑ کے گھر

صلِ علیٰ کا شور ہوا جشنِ عام میں　کھولی زباں ظہور نے مدحِ امامؑ میں
کیف مئے ولا جو بھرا دل کے جام میں　اک تہلکہ مچا دیا روحی کلام میں
بولے دماغ مستحقِ عز و جاہ ہے
شاعر نہیں یہ شاعروں کا بادشاہ ہے

موجود ہیں جو بزم میں دلشاد مومنین　سنتے ہیں اپنے اوج کی روداد مومنین
محوِ طواف کعبہ میں نقاد مومنین　جنت کے گلستاں میں ہیں آباد مومنین
وجہِ طرب جو الفتِ آلؑ رسولؐ ہے
سب پر نوازشاتِ خدا کا نزول ہے

اللہ کا کرم بھی تو بخشش علیؑ کی ہے　صفدرؔ کے دل کا چین ستائش علیؑ کی ہے
اقبالؔ کے جمن میں تابش علیؑ کی ہے　نازشؔ کا یہ مقام نوازش علی کی ہے
تنویرِ مہر و ماہ جو دیوار و در میں ہے
انوارؔ کا قیام ذکیہؔ کے گھر میں ہے

مولا علیؑ کے شان بیاں کیا کرے ظہور　خاکی زباں کر نہیں سکتی ثنائے
لیکن امامِ موسیٰ کاظمؑ جو دیں شعور　صرف ایک شعرِ مدح بنے مخزنِ سرور
مشہور یہ رسولؐ کا ارشادِ پاک ہے
دشمن علیؑ کا زندگی میں بھی ہلاک ہے

جس نے علیؑ کو نور نہ مانا وہ مٹ گیا　جس نے علیؑ کو سمجھا نہ دانا وہ مٹ گیا
جس نے علیؑ کو چاہا گھٹانا وہ مٹ گیا　جس نے علیؑ کو مانا نہ جانا وہ مٹ گیا
جس نے علیؑ کو جان لیا وہ عقیل ہے
جس نے علیؑ کو مان لیا جبرئیلؑ ہے

مشکل کشائے کلِ محمد ہیں علیؑ ولی　جو بھی پکارے اس کی مدد ہیں علیؑ ولی
تکمیلِ مقصدِ لب وجد ہیں علیؑ ولی　ایمان انبیاء کی سند ہیں علیؑ ولی
فرحت ہے مومنین کو اس اشتہار سے
مولا علیؑ کو پیار ہے ہر دیندار سے

انس و جن و ملک جو علیؑ کی ثنا کریں　ممکن نہیں ظہور کریں بھی تو کیا کریں
بہتر یہ ہے حقوقِ عبادت ادا کریں　دیں واسطہ علیؑ کا خدا سے دعا کریں
حج عمرہ کربلا کی زیارت نصیب ہو
فرجِ ظہورِ صاحبِ غیبت نصیب ہو

سند علیؑ سے ملی

ملی حیات علیؑ سے خرد علیؑ سے ملی
ملی جو نعمتِ فیضِ صمد علیؑ سے ملی

بدلتے رہتے ہیں قسمت کے حرف وہ عالم
جنہیں سعادت علمِ عدد علیؑ سے ملی

جو ان سے پوچھو کہاں سے ملی یہ عمرِ دراز
کہیں گے خضر حیاتِ ابد علیؑ سے ملی

خدا کی ذات کو جانا نبیؐ کو پہچانا
میانِ خالق و مخلوق حد علیؑ سے ملی

جزا خدا نے عطا کی نبیؐ شفیع بنے
عطا کی بھیک مگر لاتعد علیؑ سے ملی

رسولِ پاک کے صدقے میں جب ملیں آنکھیں
ضیائے نورِ خدائے احد علیؑ سے ملی

ملے رسولؐ سے قرآنِ صامت و ناطق
مگر بہشت بریں کی سند علیؑ سے ملی

خدا کا ہاتھ علیؑ کے سوا نہیں کوئی
خدا سے مانگنے پر بھی مدد علیؑ سے ملی

بنی امیہ سے ملتی ہے سیرتِ شیخین
حدیثِ مصطفوی مستند علیؑ سے ملی

نبیؐ کو داغِ جدائی ملا صحابہ سے
مگر بشارتِ فتحِ احد علیؑ سے ملی

نبیؐ نے اپنا علیؑ کو بنا دیا وارث
حسنؑ حسینؑ کو میراثِ جد علیؑ سے ملی

جگا سکے نہ فرشتے فشار ہو نہ سکا
محب کو عشرتِ کنجِ لحد علیؑ سے ملی

ستم کی تیغ چلی سر اٹھا نہ سجدے سے
عبادتوں کی جو حد ہے وہ حد علیؑ سے ملی

حسنؑ حسینؑ کی صورت میں اہل عالم کو
ظہور دولتِ بنتِ اسد علیؑ سے ملی

کہیں تک چلے چلو

قصیدہ

حیدرؑ کے در سے عرشِ بریں تک چلے چلو
مولاؑ جہاں کہیں ہیں وہیں تک چلے چلو

دونوں جہاں کی عظمتیں ہو جائیں گی نصیب
آؤ ذرا امامِ مبیں تک چلے چلو

یہ کام ان کا ہے کہ بچھڑنے نہ دیں تمہیں
تم ایک ہو کے حبلِ متیں تک چلے چلو

بے مائگی ستا نہ سکے گی کبھی تمہیں
قصرِ بتولؑ معدنِ دیں تک چلے چلو

چاہو اگر کہ عرش سے بالا ملے مقام
آنکھیں بچھاتے فرش نشیں تک چلے چلو

کیا ہیں حسینِ دہر کرے کُلِ حسن پیار
جانِ حسنؑ حسینؑ حسیں تک چلے چلو

دیکھو گے در کھلے ہوئے آٹھوں بہشت کے
مشکل کشاؑ کے در کے قریں تک چلے چلو

تم کو بھی شہرِ علم میں ہو داخلہ نصیب
سلمانؓ فارسی کے قریں تک چلے چلو

میثمؓ کے ہمسروں میں تمہارا شمار ہو
جب چاہو بزمِ اہلِ یقیں تک چلے چلو

اسلام کا وقار گھٹاؤ نہ جہل سے
ہے جن کے پاس علم انہیں تک چلے چلو

جبریلؑ تم تک آئیں علیؑ تو نہیں ہو تم
تم خود ہی جبرئیلؑ امیں تک چلے چلو

بھیجا ہوا خدا کا جو رہبر نہیں پسند
منزل نہ پا سکو گے کہیں تک چلے چلو

حوریں پکارتی ہیں فرشتو بڑھیں شرف
چومو علیؑ کے پاؤں زمیں تک چلے چلو

ہر گام پر ظہور کہو یا علیؑ مدد
ماہ و نجوم کیا ہیں کہیں تک چلے چلو

ہوئے پیدا نہ ہم پہلے

بتاتا ہے خدا قرآں میں لکھ کر الم پہلے
خوشی کو بعد میں ڈھونڈو رہو مانوسِ غم پہلے

عجب انداز سے رہتے تھے کعبے میں صنم پہلے
انہیں اپنی تباہی کا تھا اندیشہ نہ غم پہلے

ولادت سے علیؑ کی اور اونچا ہو گیا کعبہ
مقدس تھا نہ تھا اتنا بلند و محترم پہلے

کسی کا ذکر کیا جن پر نبیؐ پیشانیاں رکھیں
علیؑ نے رکھ دیئے ان سجدہ گاہوں پر قدم پہلے

قدم تو بعد میں رکھے علیؑ نے بزمِ ہستی میں
رکھا مخلوق کی مشکل کشائی کا بھرم پہلے

علیؑ نصرت کریں گے اہلِ عالم کی قیامت تک
مدد فرما چکے ہیں ہر نبیؐ کی بیش و کم پہلے

وہی ہے دافعِ آلام و غم ابنائے آدمؑ کا
مٹائے آدمؑ و حواؑ کے جس نے درد و غم پہلے

بتوں سے پاک کعبہ کیوں نہ کرتا خلق میں آکر
جو رہ کر صلبِ ابراہیمؑ میں توڑے صنم پہلے

مرے ممدوح کا یہ فیض ہے مداح پر اپنے
رقم کرتے ہیں نام اس کا سرِ لوح و قلم پہلے

علیؑ کو ایک ساعت میں پکا رے گی اگر دنیا
یہ ہو گا دعویٰ ہر کس کا ہوا مجھ پہ کرم پہلے

نہ جانے ذاکروں کو مشورے یہ کون دیتا ہے
علیؑ کا ذکر کرنا بعد میں لے لو رقم پہلے

علیؑ کے سامنے ہیں کل جہاں اک جام کی صورت
بہت باندھی زمانے نے ہوائے جامِ جم پہلے

شجاعت ختم ہے مولا علیؑ پہ ہر زمانے میں
نہ دیکھیں گے نہ دیکھا اس قدر عالی ہمم پہلے

علیؑ سے پوچھ لیتے راستے سارے ستاروں کے
ہے غم سائنس والوں کو ہوئے پیدا نہ ہم پہلے

ولادت گاہِ حیدرؑ نے کیا ہے متحد سب کو
عرب والوں سے کوسوں دور تھے اہلِ عجم پہلے

زیادہ سے زیادہ ہو گا جوشِ الفتِ ساقی
نہ کم ہوں گے نہ کم ہیں اب نہ تھے میئوش کم پہلے

علیؑ کے سامنے دم خم دکھانے بعد میں آنا
نکلتا دیکھ جاؤ اژدرِ موذی کا دم پہلے

خداؤ مصطفیٰؐ و آل سے الفت جتا لینا
پراگندہ خیالوں کو ذرا کر لو بہم پہلے

ہوئے ہیں رفتہ رفتہ خود پرستی کی طرف مائل
جنہوں نے عمر بھر پوجے ہیں پتھر کے صنم پہلے

بلندی علیؑ کو اپنے قد سے ناپنے والے
سرِ دوشِ نبیؐ حاصل کریں جاہ و حشم پہلے

علیؑ کا اک شرف ان کو کبھی مل جاتا بآسانی
کسی تدبیر سے کعبے میں لے لیتے جنم پہلے

دکھا داؤد کا اعجاز اے داؤد کے مولاؑ
برائے فتحِ خیبر گاڑھ پتھر پہ علم پہلے

شریکِ نورِ واحد پیار سے آپس میں کہتے ہیں
تمہاری پیشوائی کے لئے آئے ہیں ہم پہلے

کہا جب یا علیؑ میں نے ہوا ہوتے نظر آئے
مجھے گھیرے ہوئے تھے ہر طرف سے ابرِ غم پہلے

صلہ تو بعد میں دیتے ہیں مولاؑ مدح خوانی کا
بنا دیتے ہیں اپنے مدح خواں کو محترم پہلے

محمدؐ سے علیؑ کے اور بھی رشتے ہیں دنیا میں
وزیر و شاہ دیں بھی ہیں مگر ابنائے عم پہلے

ظہور اس جشن میں سب میکشوں کو آس ہوتی ہے
کریں گے جام حاصل ساقیِؑ کوثر سے ہم پہلے

روشِ طبعِ رسا بدلی ہے

آمدِ گل سے کچھ اس طرح فضا بدلی ہے
جیسے گلزار نے آج اپنی قبا بدلی ہے

ابر چھایا ہے گلستاں میں ہوا بدلی ہے
تازگی روح کو حاصل ہے فضا بدلی ہے

آ گیا وہ جو کسی ذہن میں آتا ہی نہیں
اس خوشی میں روشِ طبعِ رسا بدلی ہے

سبز پتوں پہ نظر آئی ہے سرخی کی جھلک
آج تو رنگ مسرت میں حنا بدلی ہے

سوز میں ساز کے انداز طرب نے جو بھرے
گوشِ عرفاں میں پپیہے کی صدا بدلی ہے

کیف سے مست نظر آتے ہیں سارے میکش
ہے سوا بارش سے ہوشربا "بدلی" ہے

خود ہی پیتے نہیں بے ذوق حسد ہے مانع
جام بدلے ہیں نہ ساقی کی عطا بدلی ہے

کہہ رہے ہیں کہ خدا ان کا بتا دے ہم کو
آج اللہ کے بندوں کی دعا بدلی ہے

پھول بکھرے ہوئے ہوں جیسے کسی رستے میں
اس طرح چاند ستاروں کی لوا بدلی ہے

ظلمتیں ہو گئیں نابود سحر کا ہے سماں
ہیں ہم آغوش مہ و مہر ضیاء بدلی ہے

ہوش میں آئے نہ بیمارِ محبت کیسے
چارہ گر سامنے آیا ہے دوا بدلی ہے

سمتِ قبلہ بھی بدل دے گی کسی دن الفت
لب اگر جلوہ گہِ قبلہ نما بدلی ہے

سب حسینانِ جہاں پھرنے لگے گرد اس کے
حسنِ اول نے جو آج اپنی ردا بدلی ہے

کل اشاروں پہ چلا سکتا ہے وہ سورج کو
جس کی ہیبت نے زمانے کی ہوا بدلی ہے

بھیج کر حیدرِ کرار کو اپنے گھر میں
حق نے میزانِ سزا اور جزا بدلی ہے

اب کسی اور کے در پر کوئی جاتا ہی نہیں
ایسی جو آو نے وضعِ فقراء بدلی ہے

شرک دنیا کو نظر آئے نہ رسوائی ہو
یہ سب ہے کہ منافق نے عبا بدلی ہے

کیوں اسے لائے سر منزلِ ایماں رہبر
جس نے خود ہی رہِ تسلیم و رضا بدلی ہے

علم پہ شک جو کیا جہل کے بہکانے سے
بے وفا تو نے تو بنیادِ وفا بدلی ہے

یہ تمنا ہے نجف جا کے لگاؤں نعرہ
میری قسمت بھی یداللہ نے کیا بدلی ہے

منقبت سن کے کہیں کاش یہ اربابِ سخن
روشِ نظمِ ظہور آج ذرا بدلی ہے

علیؑ کے سامنے

جھک رہا ہو جس کا دل مولا علیؑ کے سامنے
کیا جھکائے گا اسے کوئی کسی کے سامنے

کیوں نہ مولائی ہو خوش مولا علیؑ کے سامنے
کاتبِ قسمت ہے قسمت کے دھنی کے سامنے

چودہ چودہ جام ایک ایک آدمی کے سامنے
لٹ رہا ہے میکدہ بارہ دری کے سامنے

متقی محوِ طوافِ شیشہ و پیمانہ ہیں
کیف سے رقصاں فرشتے ہیں پری کے سامنے

آئے گا ساقی تو بن جائے گی دیوار آپ در
پینے والے جمع ہیں دیوار ہی کے سامنے

کھول دیں دنیا کی آنکھیں رکھ کر آنکھیں اپنی بند
جو موحد ہو وہ آجائے علیؑ کے سامنے

فاطمہؑ بنتِ اسد قیمت خدا دے گا تجھے
لال اپنا پیش کر دے جوہری کے سامنے

ہم سخن ہیں بولتے قرآن بیت اللہ میں
علم کے کھلتے ہیں جوہر علم ہی کے سامنے

ایک وہ جو ہو محمدِ مصطفیٰؐ سے بد کلام
ایک وہ جو سانس لے رک کر نبیؐ کے سامنے

چھوڑ بیٹھی تھی جسے دنیا بزعم خود سری
لوٹ کر آنا پڑا آخر اسی کے سامنے

وہ چلائیں گے تجھے رلوِ رسولؐ اللہ پر
اے حکومت سوچ کر جانا علیؑ کے سامنے

جان لو گے خود فرشتو کون ہوں کیا نام ہے
لے چلو مجھ کو ذرا مولا علیؑ کے سامنے

کانپنے لگتا ہے دل جب دھیان آتا ہے ظہور
نامۂ اعمال جائے گا علیؑ کے سامنے

علیؑ ولی

بیگانۂ عناد و عداوت علیؑ ولی — آئینہ دل رسولؐ طبیعت علیؑ ولی
ہر دور میں امیرِ شریعت علیؑ ولی — عادل علیؑ ولی ہیں عدالت علیؑ ولی
حلالِ مشکلات سیاست علیؑ ولی — حاکم کی جان اصلِ حکومت علیؑ ولی
برہم نہ ہو کہے جو کوئی یا علیؑ مدد — قادر خدائے پاک ہے قدرت علیؑ ولی
حاتم تو کاروانِ سخاوت کی گرد ہے — ہیں میرِ کاروانِ سخاوت علیؑ ولی
مزدور کے لئے ہیں اگر وجہِ افتخار — سرمایہ دار کی بھی ہیں دولت علیؑ ولی
ظالم سے اجتناب ہو مظلوم کی مدد — سمجھا گئے اصولِ وکالت علیؑ ولی
کفشِ نبیؐ بناتے رہے اپنے ہاتھ سے — پروردگارِ صنعت و حرفت علیؑ ولی
اسلام کے لہو میں حرارت حسینؑ ہیں — خونِ حسینؑ میں ہیں حرارت علیؑ ولی
بیگانہ و یگانہ میں تفریق ہو تو کیوں — ہیں معطئیِ عطیہِ رحمت علیؑ ولی
پھر چشمِ کفر جانب اسلام ہے حضور — پھر ذوالفقار کی ہے ضرورت علیؑ ولی
ہے انتشار ملک میں ملت ملول ہے — بھر دیجئے دلوں میں محبت علیؑ ولی

مداح ہے ظہور ہیں ممدح قدرداں
رکھتے ہیں اس سے دور مصیبت علیؑ ولی

پہلے بھی تھا

یہ نسل پہلے بھی تھی یہ اصل پہلے بھی تھا
پاسباں ان کا علیؑ ہے پاسباں پہلے بھی تھا

اب بھی ہے کونین کا روح و رواں پہلے بھی تھا
مرتضیٰؑ مشکل کشائے جسم و جاں پہلے بھی تھا

آج بھی ہے ناخدائے کشتیٔ علم علیؑ
کشتیٔ نوحِ نبی کا بادباں پہلے بھی تھا

اس کے سائے میں پھلے پھولے نہالانِ چمن
باغبانِ گلستاں در گلستاں پہلے بھی تھا

کلِ ایماں نوجوان شہ زور ہے ہر دور میں
نیم جاں ہے کفر اب بھی نیم جاں پہلے بھی تھا

عارفِ ذات خدا تو مصطفیٰؐ اب بھی وہ ہے
جو خدا کے رازوں کا رازداں پہلے بھی تھا

حق علیؑ کے ساتھ ہے قرآں علیؑ کے ساتھ ہے
مصطفیٰؐ کا فیصلہ وردِ زباں پہلے بھی تھا

آمدِ حیدرؑ سے آئی ہے گلستاں میں بہار
دم بخود تفق ہیں دورِ خزاں پہلے بھی تھا

مولدِ حیدرؑ بنا تو ہو گیا مسجودِ خلق
ورنہ کعبہ تو مکانِ لامکاں پہلے بھی تھا

مسکنِ بنتِ اسد بن کر تقدس بڑھ
خانۂ کعبہ مقدس آستاں پہلے بھی تھا

اور بھی دریائے رحمت کی روانی بڑھ گئی
ابر تھا برسات تھی آبِ رواں پہلے بھی تھا

کیوں نہ ہو اپنی خطاؤں پہ عطائے مر
مہرباں وہ آج بھی ہے مہرباں پہلے بھی

دامنِ باغِ نجف میں بس رہے ہیں آج بھی
گلشنِ جنت میں اپنا آشیاں پہلے بھی تھا

کامیابی چومتی ہے آج بھی اس کے
چاہنے والا علیؑ کا کامراں پہلے بھی

الفتِ مولا علیؑ معیارِ ایماں ہے ظہور
اب بھی ہے حق آگہی کا امتحاں پہلے بھی تھا

گھڑی وقت

منسل کو جو مل جاتا ہے راحت کا کبھی وقت
کلفت میں بدل دیتی ہے دنیائے دنی وقت

کیوں نذرِ عقیدت نہ کروں پیش اسی وقت
ممدوح نے مداح کو بخشا ہے یہی وقت

آنکھوں میں بااخلاص جب آجاتے ہیں آنسو
ایجابِ دعا کے لئے ہوتا ہے وہی وقت

کرتا ہے عطا حسن جو لمحاتِ جنوں خیز
کب دیکھتی ہے عقل کی شوریدہ سری وقت

معراجِ مودت کا شرف ملتا ہے ہم کو
رک جاتا ہے فی الفور دمِ بادہ کشی وقت

میخانۂ ہستی میں ذرا اور ٹہل لوں
توبہ کے لئے عشقِ علیؑ دے گا ابھی وقت

اچھا ہی گزرتا ہے عنایتِ علیؑ سے
عصیاں کی بدولت ابھی اچھا نہ سہی وقت

جب چاہیں بدلتے ہیں رخِ گردشِ دوراں
ہے تابعِ فرمانِ محبانِ علیؑ وقت

آنکھوں کی خطا ہے کہ جمال ان کا نہ دیکھا
جب یاد کیا دل نے علیؑ آئے اسی وقت

ہر وقت جو ہے نامِ علیؑ لینا وظیفہ
خالی نہیں رہتا ہے عبادت سے کوئی وقت

خوشبوئے محمدؐ ملی جیسے ہی علیؑ کو
آنکھوں نے زیارت کا شرف پایا اسی وقت

کعبے سے چلے گھر تو علیؑ بولے جبل سے
تم سے بھی نپٹنے کو ہم آئیں گے کسی وقت

ہر معرکہ سر کرتے رہے حیدرؑ کرار
دیکھا ہی کئے فتح کا ہاتھوں کے دھنی وقت

سورج کو جو مغرب سے ابھرتا ہوا دیکھا
تاریخ پکار اٹھی ہے محکومِ علیؑ وقت

بادہ کی حکومت میں ہے ہر ساعت و لمحہ
ہم کو بتاتی ہے امامت کی گھڑی وقت

ہم واسطہ جس وقت بھی دیتے ہیں علی کا
مخصوص دعا ہوتی ہے مقبول اسی وقت

مولاؑ سے کہو تم بھی ظہور اپنے مطالب
موزوں ہے مناسب ہے مبارک ہے یہی وقت

در مل گیا ہمیں

اے حرص ہاتھ چھوڑ نہ در در پھرا ہمیں
جس در کی تھی تلاش وہ در مل گیا ہمیں

حاتم اگر ہے کوئی جہاں میں تو کیا ہمیں
دے گا علیؑ کے ہاتھ سے سب کچھ خدا ہمیں

خوشبو جناں کی دیتی ہے اکثر صبا ہمیں
راس آگئی ہے دیارِ علیؑ کی ہوا ہمیں

جس نے کیا ہے قیدِ طلب سے رہا ہمیں
اللہ تیرا شکر وہ مولاؑ دیا ہمیں

کیوں ہو کسی مرض میں دوا کی ہمیں تلاش
دیتا ہے خود مرض ہی مرض کی دوا ہمیں

قدموں میں گر پڑے جو کہا ہم نے یا علیؑ
ٹھکرا رہے تھے لوگ سمجھ کر گدا ہمیں

پھرتے نہیں علیؑ سے نبیؐ سے خدا سے ہم
اہل زمانہ کہتے ہیں یوں سرپھرا ہمیں

وہ ہے علیؑ کہ میں بھی نہیں جانتا جسے
سلمانؓ نے دیا یہ علیؑ کا پتا ہمیں

منزل ہے اپنی صرف شہِ کربلا کا عشق
لے جائیں گے ارم تو شہِ کربلا ہمیں

معصوم تیرہ اور بھی اپنے شفیع ہیں
لیکن امام عصرؑ سے ہے واسطہ ہمیں

ابنِ حسینؑ سبطِ حسنؑ عسکریؑ کے لال
جب آپ مل گئے تو خدا مل گیا ہمیں

حضرت ہمارے حال پہ ہردم تھے مہرباں
ہم بے خبر تھے آپ کا عرفاں نہ تھا ہمیں

غیبت میں بھی نگاہ کرم ہے حضور کی
اس سے زیادہ چاہئے بھی اور کیا ہمیں

اللہ نے چنا جنہیں اپنے لئے ظہور
صد شکر انہوں نے اپنے لئے چن لیا ہمیں

مولا علیؑ کے چاہنے والے

جو ہیں دیندار اللہ و نبیؐ کے چاہنے والے
وہ زندہ دل ہیں اپنی زندگی کے چاہنے والے

نبیؐ کے عشق کا دعویٰ نہ کام آئے گا محشر میں
جناں میں جائیں گے آلِ نبیؐ کے چاہنے والے

فقط اللہ کی چاہت نہ ان کو فائدہ دے گی
خسارے میں رہیں گے دوستی کے چاہنے والے

جو اللہ و نبیؐ اور آلؑ کے شیدا ہیں دنیا میں
حقیقت میں ہیں وہ مولا علیؑ کے چاہنے والے

درِ فردوس ہیں اللہ کے پیاروں کے دروازے
بھٹکتے پھر رہے ہیں ہر کسی کے چاہنے والے

فرشتے ان کو لے جا کر جہنم میں جلا دیں گے
جو پوچھیں گے ٹھکانہ اجنبی کے چاہنے والے

جب آدمؑ چھوڑ کر فردوس دنیا میں چلے آئے
جناں اب کیسے جائیں آدمی کے چاہنے والے

رسول اللہ دیکھیں تو گلے میں ڈال کر قرآں
نواسوں کے ہیں قاتل آپ ہی کے چاہنے والے

ظہور اللہ کے پیاروں کی الفت سے ہے دل روشن
اندھیرے میں رہیں کیوں روشنی کے چاہنے والے

علیؑ سے ملا ہے

علیؑ سے ملا یا نبیؐ سے ملا ہے
جو حق ہے وہ اللہ ہی سے ملا ہے

یقیناً ہے شاہِ ادب کا عطیہ
جو رتبہ فنِ شاعری سے ملا ہے

صلہ مل گیا بت شکن کی ولا کا
تقدس بتوں کی نفی سے ملا ہے

سمجھ لے گا آپ اپنے جینے کا مقصد
یہ زندہ دل اب زندگی سے ملا ہے

حسد کیوں کرے کوئی عظمت کا طالب
گہر کو شرف جوہری سے ملا ہے

وحید الحسن ہاشمی ہو مبارک
یہ تمغائے حب دوستی سے ملا ہے

ظہور اس پر احساں جتائے کوئی کیا
جسے لوح مولا علیؑ سے ملا ہے

نذرانہ عقیدت

در جشنِ ولادتِ حضرتِ امیرالمومنین علیہ السلام

یہ تو حق ہے خانہ ذالو کبریا کہلائیں گے
سوچئے مولود کعبہ اور کیا کہلائیں گے

دیکھ کر صورت شجاعت نے عقیدت سے کہا
دلبرِ بنتِ اسد شیرِ خدا کہلائیں گے

بند آنکھیں دیکھتے ہی چشمِ عرفاں بول اٹھی
یہ تو عین اللہ ہیں خالق نما کہلائیں گے

سے سہے بے زباں بت بولے یہ حضرت علیؑ
چھین کر ہم سے خدائی خود خدا کہلائیں گے

زندگی زندہ دلی سے کہہ رہی ہے زندہ باد
ہم ہمیشہ صدقۂ مشکل کشاہ کہلائیں گے

خاک سے کھیلے تو پائیں گے خطابِ بو تراب
دو کمل کے فرق پر دستِ خدا کہلائیں گے

آدمؑ و حواؑ کی فرقت ختم کر دی تھی تو اب
ایلیا وجہ حصول مدعا کہلائیں گے

نوحؑ کی کشتی بچاتے تھے یہی طوفان سے
آدمِ ثانی نجی یہ ناخدا کہلائیں گے

آتشِ نمرود کو گلشن بناتے آئے تھے
حوصلۂ قلبِ خلیل اللہ کا کہلائیں گے

طور پر موسیٰ نے جو دیکھا وہ جلوہ ان کا تھا
خاکِ پا سرمہ ہے آنکھوں کی ضیا کہلائیں گے

ابنِ مریمؑ کی مسیحائی تھی ان کا معجزہ
ہر مریضِ عشق مولاؑ کی دوا کہلائیں گے

سبز چادر اوڑھ کر ہجرت کی شب نفسِ نبیؐ
صبح تک جسمِ محمدؐ مصطفیٰ کہلائیں گے

پھینک کر ٹوٹی ہوئی تلوار لیکر ذوالفقار
لافتیٰ اِلّا علیؑ مرتضیٰ کہلائیں گے

سائلِ نان جویں کو دے کر اونٹوں کی قطار
تاجدارِ ہل اتیٰ بحر العطا کہلائیں گے

ان کے پاس آکر گدا سلطان بن کر جائے گا
اپنی قسمت کے دھنی اہلِ ولا کہلائیں گے

ہم انہیں معجز نما کہہ دیں اگر تو لطف کیا
ان کے تو خدام بھی معجز نما کہلائیں گے

حشر میں رکھیں گے مولاؑ ان گنہگاروں کی لاج
جو محبانِ علیؑ مرتضیٰ کہلائیں گے

چاہنے والوں کو رکھے گا توانا ان کا نام
ان کے قدموں کے نشاں دارالشفا کہلائیں گے

جو علیؑ کے سامنے جھک جائیں مولا مان کر
وہ نبیؐ کے عاشقانِ باوفا کہلائیں گے

قتل ہو ہو کر نصیری نے کہا ان کو خدا
ابنِ عمران اب خدا ہی جانے کیا کہلائیں گے

جشنِ میلادِ علیؑ میں آنے والے جان لیں
آپ جبریلِؑ امیں کے ہمنوا کہلائیں گے

یا علیؑ کہہ کر گلے مل کر مٹا دیں جو نفاق
وہ مجاہد مردِ میدانِ وغا کہلائیں گے

بے طلب مولائیوں کو دیں گے مولا مدعا
باقی آدم زاد محتاجِ دعا کہلائیں گے

یا علیؑ کہہ کر اگر ہوں متحد سب کلمہ گو
آج کے محتاج کل حاجت روا کہلائیں گے

تو جنہیں اشعارِ مدحِ آلؑ کہتا ہے ظہور
وہ ترا سرمایۂ روزِ جزا کہلائیں گے

استغاثہ

کیجئے امداد شاہِ ذوالفقار
حیدرؑ کرار شیرِ کردگار

جلائے غم ہوں دل ہے بے قرار بڑھ رہے ہے انتشار و اضطرار
ہو کے تیرِ حسنِ قاتل کا شکار عرض کرتا ہوں شہِ دلدل سوار
کیجئے امداد شاہِ ذوالفقار حیدرؑ کرار شیرِ کردگار

واسطہ اسلامِ عالمگیر کا واسطہ قرآن کا تفسیر کا
واسطہ ہے آیۂ تطہیر کا واسطہ ہے آپ کی شمشیر کا
کیجئے امداد شاہِ ذوالفقار حیدرؑ کرار شیرِ کردگار

آپ کو بنتِ پیمبرؐ کی قسم مادرِ شبیرؑ و شبرؑ کی قسم
سیدہؑ خاتونِ محشر کی قسم جو گرا بی بی پہ اس در کی قسم
کیجئے امداد شاہِ ذوالفقار حیدرؑ کرار شیرِ کردگار

آپ کو مولا حسنؑ کا واسطہ دل شکستہ خستہ تن کا واسطہ
کشتۂ رنج و محن کا واسطہ خونِ دل سے پُرلگن کا واسطہ
کیجئے امداد شاہِ ذوالفقار حیدرؑ کرار شیرِ کردگار

بادشاہِ کربلا کا واسطہ خامسِ آلِ عبا کا واسطہ
مالکِ صبر و رضا کا واسطہ کشتۂ تیغِ جفا کا واسطہ
کیجئے امداد شاہِ ذوالفقار حیدرؑ کرار شیرِ کردگار

واسطہ ہے زینبؑ دلگیر کا واسطہ ہے خواہرِ شبیرؑ کا
واسطہ ہے وارثِ تطہیر کا واسطہ مظلومہ کی تشہیر کا
کیجئے امداد شاہِ ذوالفقار حیدرؑ کرار شیرِ کردگار

دیجئے پیاروں کا صدقہ یا علیؑ کربلا والوں کا صدقہ یا علیؑ
نہر پر پیاسوں کا صدقہ یا علیؑ بے کفن لاشوں کا صدقہ یا علیؑ
کیجئے امداد شاہِ ذوالفقار حیدرؑ کرار شیرِ کردگار

افتخار الناس کا صدقہ ملے باوفا حساس کا صدقہ ملے
ٹوٹے دل کی آس کا صدقہ ملے حضرتِ عباسؑ کا صدقہ ملے
کیجئے امداد شاہِ ذوالفقار حیدرؑ کرار شیرِ کردگار

آپ کا مداح و ذاکر ہے ظہور بخشوا دیجئے جو ہیں اس کے قصور
کیجئے اس کے غم و آلام دور دیجئے اس کو سکونِ دل حضور
کیجئے امداد شاہِ ذوالفقار
حیدرؑ کرار شیرِ کردگار

منقبت

عطائے بوترابؑ

لامکاں سے جب مکانِ حق میں آئے بوترابؑ
چوم لی نگین بتوں نے خاکِ پائے بوترابؑ

خودشناسی کی تگ و دو میں ہیں سرگرداں ابھی
کیا کریں جو یائے حق مدح و ثنائے بوترابؑ

دعویٔ مولا شناسی کوئی کر سکتا نہیں
بس خدا و مصطفیٰ ہیں آشنائے بوترابؑ

تاقیامت کوئی فریادی یہ کہہ سکتا نہیں
چیخ پر میری مدد کرنے نہ آئے بوترابؑ

فی سبیل اللہ ہوتی ہے مدد مخلوق کی
کیا کسی ذی روح پر احساں جتائے بوترابؑ

آ رہا ہے اب بھی نامِ بانیٔ اسلام کام
بانیٔ اسلام کے تو کام آئے بوترابؑ

ہم نبیؐ کا جانشیں تسلیم کر لیتے انہیں
بسترِ ہجرت پہ سو جاتے بجائے بوترابؑ

لے کے قرآں ہاتھ میں منبر پہ بیٹھے بھی تو کیا
کون بابِ شہرِ حکمت ہے سوائے بوترابؑ

بھائی کے قاتل کی مدحت میں قصیدہ کہہ دیا
بھا گئی شمشیرِ مرحب کو ادائے بوترابؑ

چھوڑ دی قنبرؓ نے گھبرا کر مہارِ اشتراں
جوش میں دیکھا جو دریائے سخائے بوترابؑ

شبرؑ و شبیرؑ ان کے بعد ہیں جو نو امام
سب کے جسموں پر بجی یکساں قبائے بوترابؑ

بوتراب اس عہدِ مہدی میں بھی ہیں معطیٔ خلق
مہدی و ہادی تو خود بھی ہیں عطائے بوترابؑ

وہ ہمارے دل کی آوازیں بھی سنتے ہیں ظہور
ہم ہیں بے بہرہ نہیں سنتے ندائے بوترابؑ

حق دلا دیا

اللہ تیرا شکر دُرِ مدعا دیا
کملا رہا تھا پھول سا دل پھر کھلا دیا

غاصب کی چال بازیاں ناکام ہو گئیں
حقدار کو منافقوں سے حق دلا دیا

کرسی نہ چھوڑتا تھا منافق حرام خور
گردن پکڑ کے اہلِ ولا نے اٹھا دیا

سجاد کے جہاد نے جنرل برانچ میں
مولاؑ علیؑ کے نام کا ڈنکا بجا دیا

ہم ہیں جو پنجتن کے سفینے سے منسلک
طوفان کا فتنہ جب کبھی اٹھا دبا دیا

بارہ امام کر کے عطا مومنین کو
اللہ نے فیوض کا دریا بہا دیا

مشکل تھا ملنا کھویا ہوا پوتا اے ظہور
مشکل کشاء نے معجزہ مجھ کو دکھا دیا

منقبت

مرتضیٰؑ کا نام

جس دم زبانِ دل سے لیا مرتضیٰؑ کا نام — کانوں میں گونجنے لگا خود ہی خدا کا نام
کافر بھی مانتے ہیں علیؑ ہے معالی — حاوی ہے سب کے ناموں پر اس دیوتا کا نام
کیوں نام لے کسی کا علیؑ کے سوا فقیر — دیتا ہے اس کو رزق شہِ ہل اتیٰ کا نام
مولا علیؑ کا نام بناتا ہے کام سب — بھولے ہوئے ہیں حضرتِ موسیٰ عصا کا نام
سولی سے بچ کے چوتھے فلک پر پہنچ گئے — عیسیٰؑ مسیح نے جو لیا ایلیاؑ کا نام
سبزی حسن نے بخشی ہے سرخی حسینؑ نے — مومن یہی سمجھتا ہے سن کر حنا کا نام
منکر بھی فیض اٹھاتا ہے مولاؑ کے نام سے — سب ہی کے کام آتا ہے مشکل کشاؑ کا نام
کہہ دے اگر حسینؑ کا دشمن بھی یا حسینؑ — کر دے بلائیں دور شہ کربلا کا نام
امت نے آزمایا نہ ہو جس کو آلؑ پر — ملتا نہیں کتابوں میں ایسی جفا کا نام
صغراؑ کا تھا بیاں ہے مجھے انتظارِ موت — کوئی نہ میرے سامنے اب لے دوا کا نام

موت آ گئی تھی مدتوں پہلے ظہور کو
کام آرہا ہے قائمِ آلِ عبا کا نام

احتیاط کے ساتھ

چلا جو لشکرِ اسلام انضباط کے ساتھ
الٹ گیا صفِ دل کفر کی بساط کے ساتھ

بہشت میں بھی ہیں مخلوط ناصرانِ حسینؑ
رہے تھے کرب و بلا میں بھی اختلاط کے ساتھ

جب افتراق گھٹا رنگ و نسل انساں کا
خدا کا عشق بڑھا حسنِ ارتباط کے ساتھ

کسی دیار کسی شہر میں چلے جاؤ
ملے گی لذتِ آفات بھی نشاط کے ساتھ

یہ دونوں ساتھ مکیں ہیں مکانِ عالم میں
قدیم رشتۂ ماتم ہے انبساط کے ساتھ

علی سے پیارا گر ہے تو پار ہو جاؤ
لگی ہوئی ہے یہ تختی پلِ صراط کے ساتھ

ظہور پیار بڑھا کر نہ توڑ دے سینہ
گلے لگاؤ کسی کو تو احتیاط کے ساتھ

منقبت ـــ اطفال علیؑ

سوچ تو دل میں ذرا اے پیروِ آلِ علیؑ
کیا ترے اعمال بھی ہیں مثلِ اعمالِ علیؑ

کیا وہ انساں ہے نہیں جو واقفِ حالِ علیؑ
ذرہ ذرہ سے عیاں ہے شانِ اجلالِ علیؑ

دیکھ کر حسنِ علیؑ کو دیکھ لو حسنِ خدا
حسنِ فطرت کا مرقع ہیں خد و خالِ علیؑ

تابعِ حکمِ خدا و مصطفیٰؐ ہیں مرتضیٰؑ
سنت و قرآں ہیں سب اعمال و اقوالِ علیؑ

مرتضیٰ سے ہمسری آساں نہیں اے مدعی
دے ذرا قربانیاں تو بھی تو تمثالِ علیؑ

خوب دنیا نے نکالے اپنے کام اسلام سے
کام آئی ہر طرح اسلام کے آلِ علیؑ

شبرؑ و شبیرؑ کا ہمسر ہو کوئی کس طرح
ہیں محمدؐ مصطفیٰ کی جان اطفالِ علیؑ

آج بھی صدقہ علیؑ کا مل رہا ہے خلق کو
صرف ہوتا تھا غریبوں پر زر و مالِ علیؑ

کیوں زمانے میں رہے حیراں و سرگرداں ظہور
مشکلیں ہو جاتی ہیں آساں بافضلِ علیؑ۔

منقبت

تیرے سوا

یا علیؑ تھا کون ایسا محترم تیرے سوا
کس کو اپنے گھر خدا دیتا جنم تیرے سوا

چومتی مہرِ نبوت کس مجاہد کے قدم
راہِ حق میں کون تھا ثابت قدم تیرے سوا

یوں اٹھایا تھا محمدؐ مصطفیٰ نے دوش پر
ہچکچاتا توڑتا جو بھی صنم تیرے سوا

تجھ کو اپنایا محمدؐ نے ترے اوصاف پر
تھے نبیؐ کے اور بھی ابنائے عم تیرے سوا

حق تلف کرتے کسی کا تھا محمدؐ سے بعید
جانشیں بنتا جو ہوتا ذی حشم تیرے سوا

چار دروازے بھی بن سکتے تھے شہرِ علم کے
اور موزوں ہی نہ تھا تیری قسم تیرے سوا

کیوں نبیؐ تجھ کو بلاتے فتحِ خیبر کے لئے
اور اگر ہوتا کوئی عالی ہمم تیرے سوا

فوج ساری بھاگ جاتی تھی نبیؐ کو چھوڑ کر
کس نے رکھا دینِ احمدؐ کا بھرم تیرے سوا

تجھ سے جب مغلوب نے تلوار مانگی بخش دی
کون تھا جو کرتا دشمن پر کرم تیرے سوا

لافتیٰ اِلّا علی کا شور کیوں ہوتا بلند
جو کوئی کرتا عمر کا سر قلم تیرے سوا

ڈوب کر سورج پلٹ آیا ادا کر لی نماز
کس نمازی کو ملا ہے یہ حشم تیرے سوا

جانتے ہیں تجھ کو بازوئے نبیؐ دستِ خدا
کس سے ہوتے طالبِ امداد ہم تیرے سوا

مانتا ہے خلق کا مشکل کشاء تجھ کو ظہور
کون ہوتا دافعِ آلام و غم تیرے سوا

بنے یا نہ بنے

صورتِ بوم شبِ تار کا شیدا نہ بنے
شمع کا نور نظر آئے تو پروانہ بنے

ایک ہے عشقِ علیؑ عشقِ نبیؐ عشقِ خدا
وہ نبیؐ کا نہ خدا کا جو علیؑ کا نہ بنے

کیوں پڑھیں نصف درود اور یہ ہم کیوں چاہیں
بنے جنت میں مکاں آدھا اور آدھا نہ بنے

عاشقِ آلؑ ہے ناجی نظرِ خالق ہیں
نظرِ خلق میں دیندار بنے یا نہ بنے

پیشِ اصحاب علیؑ سے یہ نبیؐ کہتے تھے
کیسے بن جائے گا میرا وہ جو تیرا نہ بنے

جس کو چاہے اسے دیتا ہے خدا دانائی
لاکھ نادان بنائیں بھی تو دانا نہ بنے

شرط کے ساتھ بنانے سے علیؑ کیا بنتے
پاؤں پڑ پڑ کے بناتی رہی دنیا نہ بنے

جب خدا اور نبیؐ مل کے بنا دیں مولا
کیوں علیؑ عالمِ اسلام کا مولا نہ بنے

ازلی مسکنِ اصنام شکن دل ہے ظہور
غیر ممکن ہے کہ یہ کعبہ صنم خانہ بنے

شانِ ابو طالبؑ

نظر والو عبث ہے فکرِ ایمانِ ابو طالبؑ
محمدؐ مصطفیٰ خود ہیں ثنا خوانِ ابو طالبؑ

ابو طالبؑ کے سائے میں رسالتؐ نے اماں پائی
کھلا گلِ رسالتؐ میں گلستانِ ابو طالبؑ

لٹا دی دولتِ دنیا کیا اولاد کو قرباں
تحفظ دیں کا تھا تا حدِ امکانِ ابو طالبؑ

رسالتؐ کا تحفظ کر کے اپنے آخری دم تک
اماموںؑ نے نبھا ہے عہد و پیمانِ ابو طالبؑ

پڑھو تاریخ میں عقدِ رسولؐ اللہ کا خطبہ
سمجھ میں آئے گی کچھ عظمت و شانِ ابو طالبؑ

ابو طالبؑ کی عظمت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی
رہے برسوں محمدؐ زیرِ دامانِ ابو طالبؑ

ظہور اہلِ بصیرت ہر زمانہ دیکھ کر بولے
نہیں ملتا کوئی دیندار ہمشانِ ابو طالبؑ

زبر زیر ہو گیا

دنیا کی چاہتوں سے جو من سیر ہو گیا
شیرِ خدا کے پیار سے دل شیر ہو گیا

حاصل ہوئی جو خواجۂ قنبرؑ سے منزلت
ادنیٰ غلام خواجۂ اجمیر ہو

بغضِ علیؑ سے جل گیا سرمایۂ نماز
سونے کا ڈھیر کوئلوں کا ڈھیر ہو گیا

جتنا وسیع دائرۂ حرص کر لیا
اتنا ہی تنگ زندگی کا گھیر ہو

دوزخ کا رخ تھا پہنچا جناں میں حرِؑ شہید
العفو کہتے ہیں یہ الٹ پھیر ہو گیا

مسجد میں کر دیا مہ اسلام کو شہید
اللہ تیرے گھر میں یہ اندھیر ہو

مد بن گیا جو نام علیؑ عزمِ جزم سے
پیشِ ظہور آ کے زبر زیر ہو گیا

قصیدہ

دعوت ذوالعشیر تک الاقربین

اظہارِ رسالت اور اعلان خلافت

مژدہ باد اے میکشو پھر آ گئی فصلِ بہار
نخل ہاتھوں میں لئے ہیں ساغرِ گل بے شمار

جھومتے ہیں وجد میں سب نو نہالانِ چمن
چلتی ہے اٹھکیلیاں کرتی نسیمِ مشکبار

زمزمہ پیرا چمن میں اس طرح ہیں سب طیور
جیسے. ہر موئے بدن ہو محوِ تعظیم بہار

سبزۂ خوابیدہ کی انگڑائیوں پہ لوٹ کر
اوس کرتی جا رہی ہے ہر قدم موتی نثار

عندلیبانِ گلستاں کیوں نہ ان پہ جان دیں
قدرداں ہیں خوشنما پھولوں کے سب سینہ فگار

عید ہو اپنی ابھی نوروز ہو جائے یہ دن
آئے ایسے میں اگر ساقی مع جان بہار

کر رہے ہیں جھوم کر مینوش شکرِ حق ادا
میکدے کی شکل کر لی گلستاں نے اختیار

دفعتاً ساقی کو پہنچا میرِ محفل کا پیام
آج ہے مخصوص دعوت کر دے سب کو ہوشیار

عام لوگوں کو بلانے کی ضرورت کچھ نہیں
آج میخانے میں آئیں صرف تیرے رشتہ دار

کر لیا ساقی نے حسب الحکم فوراً بندوبست
اقربا ہونے لگے حاضر قطار اندر قطار

جمع جب سب ہو گئے تو ساقیٔ ذیجاہ نے
پیش محفل میں کیا صرف ایک جامِ خوشگوار

اللہ اللہ پی چکے سب میہماں حسبِ طلب
تھا اسی صورت مگر لبریز جامِ شاندار

میہماں سب خوش ہوئے بولے نرالا جام ہے
تب یہ ساقی نے کہا اٹھ کر زراہِ انکسار

یہ عنایت ہے فقط اس خالقِ کونین کی
دوسرے لفظوں میں کہتے ہیں جسے پروردگار

فی الحقیقت لائقِ سجدہ اسی کی ذات ہے
پتھروں کو مان کر معبود کیوں ہوتے ہو خوار

مجھ کو بھیجا ہے تمہاری سمت اس معبود نے
تاکہ ہو اچھے برے کا فرق تم پہ آشکار

ہے کوئی تم میں جو میرا ساتھ دے اس کام میں
ہے کوئی ایسا جو میرے بعد اٹھائے میرا بار

سن کر اتنی بات سب خاموش بیٹھے رہ گئے
ہو گیا استادہ لیکن ایک طفلِ ذی وقار

خوش ہوا ساقی پکارا مرحبا صد آفریں
تیری ہمت پر فدا ہو میری جان اے جاں نثار

پھر کہا حضار سے دیکھو یہ ہے میرا وزیر
وہ اسے چاہے جسے اللہ سے رکھنا ہو پیار

نام ہے اس کا علیؑ ابنِ ابی طالبؑ ہے یہ
بعد میرے ہے زمانے میں یہی مختار کار

منہ بناتے اٹھ گئے بدذوق' وہ بیٹھے رہے
جن کو قول و فعل ساقی پر تھا پورا اعتبار

تہنیت کے شور سے گونجے زمیں و آسماں
ہر طرف صلِ علی صلِ علی کی تھی پکار

اب کسی کی کیا سنے مستِ مئے حبِ علیؑ
ہو گیا نوروز کے دن دوگنا کیف و خمار

جانشیں کو جب گلے ساقی لگائے اے ظہور
کیوں نہ ہنس ہنس کر ملیں آپس میں اس کے دوستدار

علیؑ ولی اللہ

خدا کا بندۂ کامل علیؑ ولی اللہ
جہانِ زیست کا حاصل علیؑ ولی اللہ

جسے ہماری زباں میں بہشت کہتے ہیں
ہیں اس کے حاکم و عامل علیؑ ولی اللہ

جہاں نصیب ہو مومن کو کل کا کل ایمان
دکھا گئے ہیں وہ منزل علیؑ ولی اللہ

کرے گا جو بھی خدا و رسولؐ پر حملہ
ملیں گے اس کے مقابل علیؑ ولی اللہ

نماز میں ہیں شریکِ درود آلؑ کے ساتھ
اذان میں بھی ہیں شامل علیؑ ولی اللہ

نفاق اس لئے مولاؑ سے بغض رکھتا ہے
منافقوں کے ہیں قاتل علیؑ ولی اللہ

یہ اور بات ہے کوئی زبان سے نہ کہے
ظہور کہتا ہے ہر دل علیؑ ولی اللہ

بولنا آ گیا

جب زباں دار کو بولنا آ گیا
[illegible] میں لب کھولنا آ گیا

جس کو نامِ علیؑ کی ترازو ملی
اس کو ایک ایک دل تولنا آ گیا

زہر و تریاق سے کیا غرض جب ہمیں
میٹھی باتوں سے رس گھولنا آ گیا

دستِ حیدرؑ پہ دیکھا جو خیبر کا در
پاشکستہ کو بھی ڈولنا آ گیا

[illegible] پرندوں کو انساں نے جب
[illegible] بستہ [illegible] پر کھولنا آ گیا

دعویدارِ صداقت بتا تو سہی
کس طرح تجھ کو سچ بولنا آ گیا

[illegible] کے مداحِ مولودِ کعبہ ظہور
[illegible] کو گھر رولنا آ گیا

پناہ کی راہیں

ہیں جن کے سامنے شیر اللہؑ کی راہیں
مٹا سکیں نہ انہیں اشتباہ کی راہیں

عمل سے اپنے بناتا ہے آپ ہی انساں
حقارتوں کی کبھی عزو جاہ کی راہیں

وہ کیسے مسجدِ خضریٰ کی راہ یاد رکھے
جو بھول ہی نہ سکا خانقاہ کی راہیں

قدم اٹھانے سے پہلے یقیں ضروری ہے
صحیح ہیں کہ غلط خیر خواہ کی راہیں

اصول میں ہے نہ کوئی نشاں فروع میں ہے
زباں پر ہیں امیروں کی چاہ کی راہیں

سوائے جادۂ آلِؑ محمدِؐ عربی
سقر کی سمت ہیں ہر سربراہ کی راہیں

ہوئی جو نورِ محمدؐ سے خلقت آدم
مقرر آلؑ نے کیں مہر و ماہ کی راہیں

مرِ صیام سے اللہ کا یہ مقصد ہے
کہ بند کر لے خود انساں گناہ کی راہیں

بفیضِ جوشِ عمل طالبانِ حق کے لئے
ہیں ریگ زار بھی آب و گیاہ کی راہیں

ڈھونڈا جو ہم نے راستہ ہے کس کا مستقیم
لکھا ملا صراطِ علیا کتاب میں

تعبیر تاحیات رہے گی شریکِ حال
مولا علیؑ سے فیض جو پایا ہے خواب میں

مولا نہیں اگر علیؑ اتنا بتایئے
کیا ہے خیال نفسِ پیمبرؐ کے باب میں

ہجرت کی رات دشمنِ دیں بھی پکار اٹھے
وحدت ہے بوترابؑ و رسالت مآبؐ میں

جن کو نبیؐ کے سامنے جھکنا تھا ناپسند
جھکنا پڑا انہیں بھی علیؑ کی جناب میں

آنکھوں سے دل کی دیکھو تو دیدار ہو نصیب
موجود ہیں علیؑ ولی بھی حجاب میں

کفار کی سپاہ میں حیدرؑ کی ذوالفقار
اک برق بے اماں نظر آئی سحاب میں

مولائیوں کو خدمتِ مولا میں لے گئے
قنبرؓ شامل رہے تھے جو راہِ ثواب میں

بنتِ اسد کی گود میں مولائے کائنات
ہر شے ہے جیسے دامنِ ام الکتاب میں

الیاسؑ راستہ نہ دکھائیں ظہور کو
ڈوبا ہوا ہے عشقِ علیؑ کی شراب میں

قصیدہ

برطرح:۔ مشغولِ حق ہوں بندگیِٔ بوترابؑ میں

سرگرم ہے جو عشقِ رسالت مآبؐ میں
بھڑکی ہوئی ہے آگ دلِ آفتاب میں

جو پھول کھل گئے چمن بوتراب میں
اک پھول کوئی لائے تو ان کے جواب میں

پی ہے ازل سے میکدۂ بوتراب میں
غوطے لگا کے آیا ہوں بحرِ شراب میں

تشریف لائے ساقیٔ کوثر جو خواب میں
جاگا مرا نصیب سوال و جواب میں

سوئے علیؑ ردائے رسالتؐ مآب میں
ہجرت کی رات چاند چھپا تھا سحاب میں

بلّغ کا یہ جلال خدا کے خطاب میں
ہے تھرتھری سی جسمِ رسالت مآب میں

احکام سب یک نظر آئے کتاب میں
اللہ اتنا وزن ولایت کے باب میں

جشن غدیر میں جو چھڑکتا ہے دوستو
پہلے شرابِ عشق ملا لو گلاب میں

رندِ غدیر آتشِ سیال کی قسم
صہبا پئیں گے جامِ مہ و آفتاب میں

منبر پہ جلوہ گر ہیں وصی بھی رسولؐ بھی
ہے ماہتاب بارگہِ آفتاب میں

مولاؑ کڑکتی دھوپ میں مولاؑ جو بن گئے
ایک آگ لگ گئی دلِ خانہ خراب میں

جو لال تھا رسولؐ و خدا نے کیا پسند
کوئی نہ کامیاب ہوا انتخاب میں

رندوں کو دیکھ دیکھ کے بے ذوق بھی ہیں مست
یہ کیف ہے ولائے علیؑ کی شراب میں

بخٍّ تو کہہ دیا تھا مگر سوچتے رہے
یہ لفظ ہم نے کہہ دیا کیوں اضطراب میں

جو چھپ رہے تھے مہرِ رسالت کے سامنے
نکلے وہ ذرّہ روشنیٔ ..تاب میں

دیدار کا خدا کے نہ کرنا کبھی سوال
لے آئے گا علیؑ کو نصیری جواب میں

سر پہ منڈلائے ہوئے پائے جو آثار عذاب
خوف سے ہو گیا تثلیثیوں کا حال خراب
ان کا سردار پکارا ہے یہی راہِ ثواب
باندھ کر ہاتھ کہو ان سے کہ اے عرش جناب

محو کر دیجئے دعوے سے پشیماں ہم ہیں
کیجئے لطف و کرم آپ کے مہماں ہم ہیں

رحم فرمایئے ہیں رحم کے لائق ہم لوگ
دل میں کیوں بات چھپا کر ہوں منافق ہم لوگ
اپنے دعووں میں نہیں آپ سے صادق ہم لوگ
آپ ایسے نہیں اللہ کے عاشق ہم لوگ

آپ چاہیں تو پہاڑوں کو چلا سکتے ہیں
خلق سے قومِ نصاریٰ کو مٹا سکتے ہیں

آپ کی نذر یہ جزیہ کی رقم حاضر ہے
دولتِ مملکتِ روم و عجم حاضر ہے
اور جس شے کی طلب ہو اسی دم حاضر ہے
عہد لکھنے کو یہ کاغذ یہ قلم حاضر ہے

اس پہ قائم رہیں گے عہد جو کر جائیں گے
آپ کے دوست نہیں ہم کہ مکر جائیں گے

طول موزوں نہیں اب اپنا قلم روک ظہور
نظم کی شمع سے ہے بزمِ مودت پرنور
پنجتنؑ آج ہیں شاداں تو خدا ہے مسرور
یوں نصاریٰ گرے اللہ کے پیاروں کے حضور

اوجِ توحید بڑھا خاک پہ تثلیث گری
قدمِ پنجتنِ پاک پہ تثلیث گری

شہِ ... ضرب یدو قلعِ اظہار
تو ہے مشکل میں گرفتار تو مولاؑ کو پکار
یا علیؑ حیدرِ کرار شہِ عرش وقار
ساقیؑ کوثر و تسنیم و لبن فیض شعار
جنتی جس کے لئے مخصوص ہے مل جائے شراب
طالبِ جام ہوں میں دے مجھے دریائے شراب

تجھ پہ ... سے حضرتِ عمرانؑ کے لال
تو نے تو ... کیا تشنۂ خوں کا بھی سوال
تو نے ... عطا کی سرِ میدانِ قتال
... ہے تجھے چاہنے والوں کا خیال
رند مستی میں اگر کوئی خطا کرتا ہے
تو خطا وار کو بھی جام عطا کرتا ہے

اے شہِ ... مالکِ جنت ساقی
تیرا ہی فیض ہے یہ محفلِ عشرت ساقی
جاگ اٹھی ... میکش کی قسمت ساقی
تیرے ... سے حاصل ہوئی صحت ساقی
رند پر کم ترے الطاف و عنایات نہیں
خضر کی عمر بھی دے دے تو بڑی بات نہیں

رندِ صہبا سے ہوا سیر تو ہے مائلِ سیر
یا الٰہی طلبِ جذب کا انجام بخیر
دے مجھے حوصلۂ قلبِ زہیرؓ اور بریرؓ
جمع ہیں سامنے کعبے کے کلیسا و دیر
دیکھو رخ غولِ مخالف کا اڑا چاہتا ہے
اب قتال حق و باطل کا ہوا چاہتا ہے

جمع ہیں ایک طرف پانچ نجیب الطرفین
مصطفیؐ حیدرِؑ کرار بتولؑ و حسنینؑ
قدمِ پاک ہیں ان کے کہ ستونِ دارین
سر اس سمت نصاریٰ ہیں مگر سب بے چین
کہتے ہیں جلد بچا اپنے پرستاروں کو
موت گھیرے ہے مسیحا ترے بیماروں کو

تیرے برتے پہ محمدؐ کی دعا سے نہ ڈرے
جس سے سب ڈرتے ہیں اس شیرؑ خدا سے نہ ڈرے
دل تھے کالے حسنؑ سبز قبا سے نہ ڈرے
کیا وہ شبیرؑ سے ڈرتے جو خدا سے نہ ڈرے
لیکن اس غیب کی شمشیر سے ڈر لگتا ہے
ضربتِ چادرِ تطہیر سے ڈر لگتا ہے

پٹپٹا کر آنکھ دیکھا تیغِ اختر کی طرف

جیب میں پنجہ رکھا پٹکہ پھر پھریرا تہہ کیا
چھڑ پکڑ کر ہاتھ میں بھاگے پیمبرؐ کی طرف

جا کے بولے دیکھئے حضرت نہیں میرا قصور
فوج بھاگی جا رہا تھا میں تو خیبر کی طرف

تھے سپاہی من چلے جھنجلا گئے بولے غلط
ڈر گئے اختر سے بھاگ اٹھے تھے یہ گھر کی طرف

راستہ گھر کا نہ پایا بدحواسی کے سبب
بھول کر تشریف لے آئے ہیں سرور کی طرف

دل گرفتہ ہو کے فرمایا رسولؐ اللہ نے
جاں بچا کر آ گئے ہو جاؤ بستر کی طرف

کل علم اس کو ملے گا جو خدا کا دوست ہے
داور اس کی سمت ہے اور وہ ہے داور کی طرف

وہ کرے گا فتح جو جرار ہے کرار ہے
جو کبھی بے فتح پلٹا ہی نہیں گھر کی طرف

حملہ ور ہوتا ہے بڑھ بڑھ کر ہمیشہ بے خطر
فتح قلعہ کر کے آئے گا پیمبرؐ کی طرف

رات گزری تو یہ دیکھا لشکرِ اسلام نے
حیدرؑ کرار آتے ہیں پیمبرؐ کی طرف

خوش ہوئے محبوب رب العالمین دل کھل گیا
جوش میں اٹھ کر بڑھے اپنے برادر کی طرف

بوسہ پیشانی پہ دے کر اس طرح گویا ہوئے
لے علم شیرِ خدا جا جلد خیبر کی طرف

کاٹ لے سر کافروں کے' توڑ دے خیبر کا در
فتح کر کے آ شفیعِ روزِ محشر کی طرف

حیدرِؑ کرار نے سنتے ہی فرمان رسولؐ
کر لیا دلدل کا رخ افواج اکفر کی طرف

برق کی صورت چلا دلدل گیا مثلِ نظر
مثل بارش تیر آئے شیرِ داور کی طرف

کاٹتے تیروں کو پہنچے کوہ پر گاڑا علم
نعرۂ تکبیر کہہ کر جھپٹے اختر کی طرف

کاٹ کر اختر کا سر حارث کے ٹکڑے کر دیئے
مرحبِ خود سر بڑھا غصے میں حیدرؑ کی طرف

حیدرِؑ کرار نے مرحب کے جب ٹکڑے کئے
فوجِ اکفر بھاگ اٹھی بابِ خیبر کی طرف

قلعے میں محفوظ ہو کر کر لیا دروازہ بند
سنگساری کی بہت آقائے قنبرؑ کی طرف

نعرۂ تکبیر گونجا پار خندق کر لیا
حیدرِؑ کرار آئے بابِ خیبر کی طرف

یوں درِ خیبر اکھاڑا حیدرؑ کرار نے
شاخِ گل سے جس طرح لے آئیں گل سر کی طرف

قصیدہ

جشنِ فتحِ جنگِ خیبر

فطرتاً انساں کا دل جھکتا ہے بہتر کی طرف
کون موتی چھوڑ کر جاتا ہے پتھر کی طرف

عظمتِ حیدرؑ نظر آئے گی حق مل جائے گا
دیکھ آنکھیں کھول کر اللہ کے گھر کی طرف

آج ہے چوبیسویں ماہِ رجب کی مست رات
جلد لے چل دل مجھے ساقیِ کوثر کی طرف

کیوں مدینے میں مجھے لے آیا ذوقِ بندگی
میرا ساقی تو گیا ہے آج خیبر کی طرف

آیئے بہر مدد اے حضرتِ روح الامیں
مجھ کو جانا ہے ابھی مولائے قنبرؑ کی طرف

شکر ہے اللہ کا ایک آن میں پہنچا دیا
دل کا جس دم رخ ہوا میدانِ خیبر کی طرف

واہ وا صلِ علیٰ اصحاب ہیں گردِ رسولؐ
تک رہے ہیں سب کے سب روئے منور کی طرف

ایک صاحب کہہ رہے ہیں یا حبیبِ کبریا
اب عنایت کی نظر ہو جائے احقر کی طرف

یہ حقیقت ہے کہ پیری ہے مگر دل ہے جواں
یہ تمنا ہے کہ میں بھی جاؤں خیبر کی طرف

کانپتا ہوں جوشِ جرأت سے نہیں رعشا عضو
کیوں نظر جائے مرے ہلتے ہوئے سر کی طرف

ہنس کے فرمایا پیمبرؐ نے کرو آرام تم
لطف کیا بھاگے اگر میدان سے گھر کی طرف

پھر یہ سوچا بھیج دو ان کو نہ یہ دنیا کہے
تھی پیمبرؐ کی نظر الفت سے حیدر کی طرف

اور بھی تھے لشکری جو توڑتے خیبر کا در
ان کو بھیجا ہی نہ دشمن کے لشکر کی طرف

دے دیا آخر علم اتمامِ حجت کے لئے
اور فرمایا کہ جاؤ تم بھی خیبر کی طرف

لے کے حضرت سے علم سردارِ لشکر جب چلے
مسکرا کر فوجیوں نے دیکھا افسر کی طرف

یہ بڑھے تو قلعے سے تیروں کی بارش ہو گئی
لشکران کو دیکھتا تھا اور یہ لشکر کی طرف

بڑھ کے مرحب نے کہا میں روکتا ہوں فوج کو
اور انتر تو جھپٹ سردارِ لشکر کی طرف

چھین لے پہلے علم پھر کاٹ سر سردار کا
کھیل سمجھا تھا جو یہ آیا ہے خیبر کی طرف

جب سنا سردار نے دل ہل گیا گھبرا گئے

علیؑ مسکرائے گھٹا جوش پھر بھی
یہ جبریلؑ بولے مرے پر بچا دے

بڑھے جانبِ در ہلایا اکھاڑا
رکے ہاتھ کیا جس کو طاقت خدا دے

کیا فتح خیبر کو تنہا علیؑ نے
رہے تکتے منہ سب سوار اور پیادے

ظہور آپ کو راہِ عشقِ علیؑ میں
نظر آئے تسنیم و کوثر کے جلوے

فتحِ خیبر

پڑا رعب اس قدر دنیا کے دل پر فتحِ خیبر سے
مسلمانوں نے یورپ کر لیا سر فتحِ خیبر سے

فدک والوں نے رستے میں دیا نذرانہ خود آکر
ہوا حاصل حقِ بنتِ پیمبرؐ فتحِ خیبر سے

جناب عائشہ اکثر یہ بھی بات کہتی تھیں
ملیں ہم کو کھجوریں پیٹ بھر کر فتحِ خیبر سے

صحابہ کے سروں سے ٹل گئی مشکل رہائش کی
بنے بے گھر غریبوں کے لئے گھر فتحِ خیبر سے

مسلمانوں کے بچے کھیلے سونے کے کھلونوں سے
ملا تھا بے زروں کو اس قدر زر فتحِ خیبر سے

رسولؐ و آلؑ کی خوشبو نے مہکایا جو دنیا کو
مدینہ ہو گیا زاید معطر فتحِ خیبر سے

سلاطین زمانہ کے دلوں پر رعب طاری تھا
ہوئے تھے خود سروں کے بھی نگوں سر فتحِ خیبر سے

ظہور اسلام کی تاریخ ہے اس امر کی شاہد
ہوئے اعدائے دیں کے حال ابتر فتحِ خیبر سے

جشنِ فتح خیبر

وہ جام آج لے ساقیِؑ خوش لوا دے
جو غم دور کر دے مسرت بڑھا دے

سجے آج میدان میں رنگِ محفل
چلے آرہے ہیں سوار اور پیادے

مسلمان خیبر کو گھیرے ہوئے ہیں
ذرا بڑھ کے تو ان کی ہمت بڑھا دے

محمدؐ کو اللہ کا حکم پہنچا
علیؑ کو تو اے میرے پیارے ندا دے

یہ سردار سب آزمائے ہوئے ہیں
علم دے انہیں اب نہ حکمِ وغا دے

ہیں فرار سردار بزدل سپاہی
خبر ہے ہمیں جو ہیں ان کے ارادے

علیؑ کو بلا کر یہ بولے محمدؐ
مرے شیر زورِ الٰہی دکھا دے

علم گاڑھ کر کوہ پر فوجِ حق کا
دلِ کفر و بنیادِ خیبر ہلا دے

لگا ایسا اللہ اکبر کا نعرہ
جو قلبِ تکبر کی ہستی مٹا دے

کریں مخبری لاکھ تیروں کی بارش
تو تلوار سے خوں کا دریا بہا دے

لگا ایڑھ دلدل کرے پار خندق
تو خیبر کا در توڑ کر پل بنا دے

علیؑ حکم پا کر چلے سوئے خیبر
نبیؐ نے دعا دی ظفر کبریا دے

بڑھے اور فرمایا اللہ اکبر
لرزنے لگے کفر و کفار زلوے

ملے راستے میں جو خیبر کے حامی
دکھاتے گئے ان کو دوزخ کے جادے

کیا وار جس وقت مرحب کے سر پر
کہا حق نے جبریلؑ سے پر بچھا دے

مرا شیر بپھرا ہوا ہے فرشتو
یہ گاؤ زمیں کے نہ ٹکڑے اڑا دے

ملک بولے بازوئے حیدرؑ پکڑ کر
یداللہ اب زورِ ضربت گھٹا دے

قبضہ

جو کر لو خدا کے گھر پہ قبضہ
نہ ہو گا مولدِ حیدرؑ پہ قبضہ

ملے جس کو خدا کے گھر پہ قبضہ
اسی کا ہے زمانے بھر پہ قبضہ

نہ دے دنیا اسے منبر پہ قبضہ
نبیؐ دے دیں جسے بستر پہ قبضہ

وہ آیا ساقیٔ کوثر محبو
کرو صلوات سے ساغر پہ قبضہ

ہے کیا کہنا ترا اے درجِ کعبہ
کیا تو نے عجب گوہر پہ قبضہ

جب آنا چاہیں دیواریں نہ روکیں
اسے کہتے ہیں دیکھو گھر پہ قبضہ

منافق دور شہرِ علم سے ہیں
علیؑ کو مل گیا ہے در پہ قبضہ

علیؑ نے کر کے حاصل سر کی منزل
کیا ہے دوشِ پیغمبرؐ پہ قبضہ

علیؑ جاں بیچ کر سوئے تو پایا
صلے میں مرضیٔ داور پہ قبضہ

مہار اونٹوں کی قنبرؑ دے نہ دیتے
تو کر لیتا گدا قنبرؑ پہ قبضہ

جب افسر راستے سے بھاگ جائے
کرے پھر فوج کیا خیبر پہ قبضہ

نموداروں نے کوشش کی بہت کچھ
نہ پایا رایتِ لشکر پہ قبضہ

تنِ تنہا علیؑ نے توڑ کر در
جمایا قلعۂ خیبر پہ قبضہ

سرِ مرحب اڑا کر تیغِ شہ نے
کیا روح الامیں کے پر پہ قبضہ

مجھے خاکِ نجف دے یا الٰہی
نہیں درکار سیم و زر پہ قبضہ

ظہور اس نظم کے بدلے یقیناً
ملے گا جنت و کوثر پہ قبضہ

کیا کہنا

یہ لوح اے حضرتِ جبریلؑ کے استاد کیا کہنا
بنے اللہ کے محبوب کے داماد کیا کہنا

دلہن کی تھی جو پیدائش رسولؐ اللہ کے گھر میں
ملا دولہا اسے خالق کا خانہ زاد کیا کہنا

خدا کے فضل سے بنتِؑ رسولؐ اللہ کے دم سے
نصیری کے خدا کا گھر ہوا آباد کیا کہنا

مبارک ہو مبارک ہو رسولؐ اللہ کی بیٹی
تمہارے مہر میں ہے عالمِ ایجاد کیا کہنا

وہ اندازِ محمدؐ مصطفیٰ تعظیمِ زہراؑ میں
رہے گا حشر تک اہلِ جہاں کو یاد کیا کہنا

ہمیں کیا غم اگر کچھ رنج ہے اعدائے حیدرؑ کو
علیؑ کے چاہنے والے تو ہیں سب شاد کیا کہنا

منافق آتش غم سے اگر جلتے ہیں جلنے دو
محب خوش ہیں محمدؐ مصطفیٰ ہیں شاد کیا کہنا

حسینی کارنامے کو مکمل کر دیا تم نے
اسیرانِ ستم اے زینبؑ و سجادؑ کیا کہنا

یہ برکت ہے علیؑ و فاطمہؑ زہراؑ کی شادی کی
ملیں اہلِ ولا کو خلد کی اسناد کیا کہنا

امیر المومنینؑ بابا جناں کی شاہزادی ماں
ہے سردارِ جوانانِ جناں اولاد کیا کہنا

یہ ایک ادنیٰ عطا ہے قاسمِ فردوس و دوزخ کی
ہوئے خوفِ جہنم سے نصیری آزاد کیا کہنا

بابِ شہرِ علم حیدرؑ تھے وہ بابِ جہل تھا
جہل کا در ہو گیا خم علم کے در کی طرف

بابِ شہرِ علم تھے اسلام کا سر تھے علیؑ
کفر کا سر جھک گیا اسلام کے سر کی طرف

بابِ خیبر اور مرحب خود سرِ اِن کفر تھے
دونوں گر کر تھے زمیں پر پائے حیدرؑ کی طرف

ہو مبارک مومنو مولا امیر المومنین
فتح خیبر کر کے لوٹے اپنے لشکر کی طرف

احمدؐ مرسل نے جب آتے ہوئے دیکھا ظہور
ہاتھ پھیلا کر بڑھے اپنے برادر کی طرف

قطعات

عیدِ غدیر

مبارک ہو یہ جشن یہ گرم جوشی
مبارک ہو یہ کیف یہ بادہ نوشی
مبارک ہو تم سب کو ایمان والو
شہنشاہِ اسلام کی تاجپوشی

ازل سے اٹھایا تھا بارِ رسالتؐ
ابد تک رہے گی بہارِ رسالتؐ
یہ ہم حکمِ بلغ کے تیور سے سمجھے
امامت پہ ہے انحصارِ رسالتؐ

ربِ سبحاں کی قسم محبوبِ سبحاں کی قسم
بات سچی کہہ رہا ہوں آلؑ و قرآں کی قسم
بخش کر نوروز کے دن کو شرف اللہ نے
کر دیا اسلام کامل کلِ ایماں کی قسم

اپنا نہیں اللہ کا فرمان سنایا
قرآن اٹھائے ہوئے قرآن سنایا
ہر روز سناتے تھے علیؑ میرا وصی ہے
نوروز تھا جس روز بلااعلان سنایا

نہ کہنا بھول کر "سہواً" بنایا
یہ کہہ سکتے ہو "مجبوراً" بنایا
خدا کا حکم پاتے ہی نبیؐ نے
علیؑ کو جانشیں فوراً بنایا

نہ پوچھو کیوں بنایا کیا بنایا
یہ سمجھو خود بنے وہ یا بنایا
بحکمِ حق علیؑ کو مصطفیٰؐ نے
بنایا جو کچھ آپ ایسا بنایا

شرف علیؑ کے بڑھائے گئے بحکمِ خدا
حضورِ بزم اٹھائے گئے بحکمِ خدا
خمِ غدیر کے اجلاس میں علیؑ مولا
بنے نہیں تھے بنائے گئے بحکمِ خدا

کہہ رہے ہیں جو محمدؐ مان لو
شکلِ مولا دیکھ لو پہچان لو
حَسْبُنَا قرآن کہتا ہے اگر
بولتے قرآن سے قرآن لو

پیغامبر خدا کا پیغام دے رہا ہے
خوش ہو رہا ہے منعم انعام دے رہا ہے
ایمان کے دھنی ہیں بادہ گسارِ خم
کیفِ شرابِ کوثر ہر جام دے رہا ہے

بہم فہرست کیسے ہو بتائیں نام کس کس کا
علیؑ مولا ہے اُس اُس کا نبیؐ مولا ہے جس جس کا
کہو مولا علیؑ ڈالو نظر حضارِ محفل پر
کھلے چہرے بتا دیں گے علیؑ مولا ہے اس اس کا

بچتا ہے بھاگتا ہے جو عقلِ رسا سے دور
مشکلؑ میں گھر کے رہتا ہے مشکل کشاؑ سے دور
رہ آس پاس بیٹھنے والوں کے ساتھ ساتھ
لیکن یقین کر لے کہ تو ہے خدا سے دور

بے وقوفی ہے سراپا دوستی سے دشمنی
زندہ رہنے کی تمنا زندگی سے دشمنی
دوست اللہ و نبیؐ کے ہیں علیؑ پہچان لے
ہے بہت نقصان وہ مولا علیؑ سے دشمنی

خادمِ آلؑ

تابعِ آلِ نبیؐ کا یہ شرف کیا کہنا   رہتا ہے دیں کی سپر جان بکف کیا کہنا
اپنا کہتے تھے اسے شاہِ نجف کیا کہنا   نہیں کھلتا یہ ہے خادم کہ خلف کیا کہنا
حسنِ خدمت کی جو اللہ جزا دیتا ہے   خادمِ آلؑ کو مخدوم بنا دیتا ہے

قطعات

منزل کے طلب گار نہ راہوں میں بھٹک   آنکھیں ہیں تو دیکھ نورِ واحد کی جھلک
احسان فراموش نہ بن اے منکر   ہیں ہم عدد اسمائے علی (۱۱۰) اور نیک (۱۱۰)

بتا دیا متفکر کو یہ تجسس نے   بچائے رکھا انہیں موت سے تقدس نے
اگلنا پڑ گیا مچھلی کو آ کے ساحل پر   علیؑ علیؑ جو کہا بار بار یونسؑ نے

قتل کرنے کو جو شیدائے توہم پہنچے   گرد پا تک بھی نہ اجزائے طلاطم پہنچے
دار پر جانے سے پہلے ہی جنابِ عیسیٰ   یا علیؑ کہہ کے سرِ چرخِ چہارم پہنچے

باحشم پہنچے بہ زیب و زیں پہنچے مصطفیٰؐ   جس جگہ پہنچے مع نعلین پہنچے مصطفیٰؐ
بڑھ سکے سدرہ کی منزل سے نہ آگے جبرئیلؑ   یا علیؑ کہہ کر سرِ قوسین پہنچے مصطفیٰؐ

کر کے اللہ نے دو نور کو شاہی دے دی　　ایک کو دوسرے کی پشت پناہی دے دی
شق ہوا چاند محمدؐ کی شہادت کے لئے　　کھل کے دیوار نے حیدرؑ کی گواہی دے دی

ظاہر اعمال سے ہوتی ہے خرد کی عظمت　　آل کرتی ہے نمایاں لب وجد کی عظمت
خانۂ کعبہ کی دیوار بتاتی ہے ظہور　　مادرِ شیرِ خدا بنتِ اسد کی عظمت

شرف یہ مادر حیدرؑ نے پایا　　ولادت گاہ کعبے کو بنایا
یہ کعبے میں ہوئیں داخل وہاں سے　　جہاں سے کوئی آئے گا نہ آیا

موجزن میدان میں دریائے رحمت دیکھ کر　　جھومتے ہیں اہلِ دل سامان فرحت دیکھ کر
پھر رہی ہے اپنی آنکھوں میں رجب کی تیرہویں　　آج پھر دستِ رسالت پر امامت دیکھ کر

مصطفیؐ کی مرتضیؑ پر مہربانی دیکھ لو　　حاسدوں کے دل ہوئے جاتے ہیں پانی دیکھ لو
یہ جشن حج ہے عصائے پر ہوتے ہیں جواں　　دیکھ لو پیری کے ہاتھوں میں جوانی دیکھ لو

غیر کے گھر نہیں ہوتا کبھی پھیرا میرا　　درِ حیدرؑ پہ رہا کرتا ہے ڈیرا میرا
بھیک ان ہاتھوں سے ملتی ہے شب و روز ظہور　　جن کے نزدیک بری بات ہے تیرا میرا

سمجھتے ہیں جو رسولِ قدیر کی عظمت　　انہیں دلوں میں ہے اس کے وزیر کی عظمت
بھٹک رہے ہیں وہی راہرو ترا ہے پر　　جو بھول بیٹھے ہیں راہِ غدیر کی عظمت

بجا ہو بچے یا بدگہر بچے　　نہ سیر ہو گا اگر شیرِ آب و شیر بچے
جو چاہتا ہو رہے کیف تا ابد باقی　　ظہور ایک وہ جام مئے غدیر بچے

اعلان کر رہی ہے بلغ کی گرمجوشی　　اس دم ہے سب سے افضل شغلِ شراب نوشی
رندوں پہ نعمتوں کا اتمام کیوں نہ ہوتا　　ہے آج میرِ کوثر کی رسمِ تاج پوشی

خدا کا حکم جہاں کو سنانے والے نے　　غضب کی دھوپ میں محفل سجانے والے نے
ظہور رہ گئے دشمن علیؑ کا منہ تکتے　　بنا دیا انہیں مولاؑ بنانے والے نے

بگاڑتا ہے عبث کام آنے والے سے　　صراط و نارِ سقر سے بچانے والے سے
علی سے بغض نہ رکھ خود بنے وہ کب مولاؑ　　جو حوصلہ ہے بگڑجا بنانے والے سے

خود بنے مولا اگر تو مرتضیٰؑ کو چھوڑ دے　　خود بنایا ہے اگر تو مصطفیٰؐ کو چھوڑ دے
حکمِ تاکیدی خدا کا تھا نبیؐ کا تھا عمل　　تیری مرضی چھوڑ دے ضد یا خدا کو چھوڑ دے

سب نصاریٰ دفعتاً تعظیم کو آگے بڑھے
جھک کے قدموں پر ادب سے عفو کے طالب ہوئے
کر دیا جزیہ ادا اور اس طرح کہنے لگے
رحم فرما کر اماں دیجئے خدا کے قہر سے
آپ سے اپنی خطائیں بخشوانے آئے ہیں

حق شناسی پر نصاریٰ کی ہوئے شاداں حضورؐ
مسکرا کر پھر یہ فرمایا کہ ہو افزوں شعور
دے خدا ایماں تمہیں اور بخش دے جرم و قصور
آج کے دن مومنینِ باسعادت اے ظہور
یادگار اس فتح عظمیٰ کی منانے آئے ہیں

جشنِ عیدِ مباہلہ

بزمِ عشرت میں جو حضار نظر آتے ہیں
منتخب گوہرِ شہوار نظر آتے ہیں
مئے توحید سے سرشار نظر آتے ہیں
قسحِ تثلیث کو تیار نظر آتے ہیں
پنجتنؑ سے نظر آتی ہے محبت ان کو
چھ‌ردہ انوار کی حاصل ہے حمایت ان کو

جام ملتے ہیں بیک وقت بہتر ان کو
پیار سے دیکھتے ہیں ساقیٔ کوثر ان کو
فکرِ عقبیٰ ہے نہ دنیا میں کوئی ڈر ان کو
زیر کرتا نہیں آلام کا لشکر ان کو
بے خطر جادۂ مشکل سے گزر جاتے ہیں
الفتِ آل جلاتی ہے جو مر جاتے ہیں

ان کی آواز کو سنتے ہیں جو ان کے مولاؑ
فوراً امداد کو آتے ہیں بالطاف و عطا
واسطہ آلؑ کا دے کر جو یہ کرتے ہیں دعا
ان کے بگڑے ہوئے سب کام بناتا ہے خدا
غم جو سہتے ہیں سوا لطف خدا ہوتا ہے
ان کا روگ ان کے معاصی کی دوا ہوتا ہے

قصیدہ

بحرِ عشقی

جشنِ عیدِ مباہلہ

جوشِ ایماں قوتِ دل آزمانے آئے ہیں
خلق کی تلوار کے جوہر دکھانے آئے ہیں
آج میداں سے نصاریٰ کو بھگانے آئے ہیں
دہر میں توحید کا ڈنکا بجانے آئے ہیں
پنجتنؑ تثلیث کا جھگڑا چکانے آئے ہیں

راہِ حق گم کردہ راہوں کو دکھانے آئے ہیں
شمعِ وحدت کی ترا ہے پر جلانے آئے ہیں
ہاتھ اٹھا کر شرک کے قلعے گرانے آئے ہیں
لب ہلا کر کافروں پر فتح پانے آئے ہیں
سرکشوں کے سر صداقت سے دبانے آئے ہیں

آگے فخرِ انبیاءؐ ہیں گود میں شبیرؑ ہیں
درمیاں خاتونِ جنت صاحبِ تطہیر ہیں
پیچھے پیچھے مجتبیٰؑ ہمراہِ خیبر گیر ہیں
صفحۂ انجیل پر جن کے لقب تحریر ہیں
آج وہ قرآں نصاریٰ کو پڑھانے آئے ہیں

پنجتنؑ کا جب نظر آیا نصاریٰ کو جلال
جسم لرزنے ہو گیا ہیبت سے سب کا غیر حال
جو بڑے عالم تھے گھبرا کر لگے کرنے مقال
ان سے دنیا میں مقابل ہو سکے کس کی مجال
یہ اشاروں سے پہاڑوں کو چلانے آئے ہیں

ان کے سینے معرفت کے نور سے معمور ہیں
ان کے چہروں کی ضیائیں رشکِ برقِ طور ہیں
یہ بہت نزدیک ہیں اللہ سے ہم دور ہیں
ہیں بشر کی شکل میں لیکن خدا کے نور ہیں
روزِ روشن میں ہمیں تارے دکھانے آئے ہیں

بے تامل آ گئے میداں میں ہمت دیکھ لو
فکرِ جاں مطلق نہیں شانِ صداقت دیکھ لو
ایک ہی گھر کے ہیں پانچوں فرد صورت دیکھ لو
ان کے چہروں پر ہے کچھ ایسی بشاشت دیکھ لو
جیسے یہ اللہ سے انعام پانے آئے ہیں

ان کے آگے لب ہلانا بھی ہے نادانی صریح
عزمِ ابراہیمؑ ہے ان میں تو ایثارِ ذبیح
ہم تو کیا دیکھیں تو دم بھرنے لگیں ان کا مسیح
خیریت چاہو تو مانو ان کا ہر دعویٰ صحیح
ہیں یہ حق پر اور باطل کو مٹانے آئے ہیں

جو صادقین ہیں لعنت کریں وہ جھوٹوں پر
عذاب سب کو بتا دے مظاہرہ کیا تھا

حسنؑ حسینؑ علیؑ فاطمہؑ کو لو ہمراہ
سمجھ میں آئے کہ سچوں کا قافلہ کیا تھا

نبیؐ جو لے گئے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو
جو سچا ہوتا وہ جاتا مضائقہ کیا تھا

جو دیکھا پنجتنِ پاک کو نصاریٰ نے
سمجھ میں آ گیا فوراً مغالطہ کیا تھا

نظر جو موت کے آثار آئے جان گئے
سوائے قہرِ الٰہی محاصرہ کیا تھا

شکست مان گئے جزیہ دے دیا فوراً
عذاب اور نصاریٰ میں فاصلہ کیا تھا

ہم ایسے سچے نہیں بول اٹھے عیسائی
ہمارا آلِ نبیؐ سے مقابلہ کیا تھا

عظیم فتح تھی اسلام کی نصاریٰ پر
سمجھ میں آ گیا اب تو مباہلہ کیا تھا

ہمیشہ مست رہا صادقوں کی الفت میں
ظہور کو کسی کاذب سے واسطہ کیا تھا

تشویش

ضیا نہ دیتے نجوم و قمر تو کیا ہوتا
نہ ہوتے پنجتن پاک اگر تو کیا ہوتا

جہاں میں آئے کئی دور نور و ظلمت کے
بدلتے رہتے نہ شام و سحر تو کیا ہوتا

خدا کا شکر ملے پنجتن کے نقشِ قدم
نہ ہاتھ آتی جو یہ رہگزر تو کیا ہوتا

مباہلے نے خبردار کر دیا ہم کو
جو ہم بھی رہتے یونہی بے خبر تو کیا ہوتا

بتاتا کون نصاریٰ کو رازِ خلقِ رسولؐ
علیؑ نہ ملتے سرِ رہگزر تو کیا ہوتا

نہ مانا آیتِ قرآں کو جب نصاریٰ نے
نہ ہوتے بولتے قرآں اگر تو کیا ہوتا

نہ لائے تاب نصاریٰ جلال کی جن کے
دکھاتے قوتِ قلب و جگر تو کیا ہوتا

بھرا ہے دامنِ ابنائنا بھی زہراؑ نے
نہ ہوتے آپ کے لختِ جگر تو کیا ہوتا

ظہور اصل میں یہ بھی عطائے مولا ہے
نصیب ہوتے نہ فکر و نظر تو کیا ہوتا

خدا کی دین ہے یہ مرتبہ ہو آلِ احمدؐ کا
ستائش پنجتن کی شاملِ تمہید ہو جائے

مقرر ہے عقل بھی ان صادقوں کا ساتھ دیں مومن
لبِ قرآں سے جن کے صدق کی تجدید ہو جائے

مسلماں مست ہے امیدِ افرازِ صداقت میں
نہ جانے دل پہ کیا گزرے جو ناامید ہو جائے

صداقت کا جنہیں دعویٰ ہو آج آئیں سرِ میداں
زمانہ دیکھ لے تصدیق ہو تجدید ہو جائے

عذاب آئے گا جھوٹوں پر سرِ میداں جہاں سن لے
مسلماں جان لیں اصحاب کو تاکید ہو جائے

نہ جب قرآن کام آیا تو آئی آلؑ میداں میں
نہیں ممکن کہ ان آیات کی تردید ہو جائے

یہ عیسائی تو کیا ہیں سر جھکا دیں حضرتِ عیسیٰؑ
جو ہمنامِ محمدؐ مصطفیٰ کی دید ہو جائے

ظہور اپنے زمانے میں جو فرمائیں ظہور آقا
برلو راست حاصل عظمتِ تقلید ہو جائے

جشنِ عیدِ مباہلہ

مکالمہ کیا تھا؟

جو بے خبر ہیں ابھی تک مباہلہ کیا تھا
وہ سن لیں اور سمجھ لیں کہ واقعہ کیا تھا

نبیؐ سے بحث جو عیسائی کرنے آئے تھے
وہ جنگِ علم و عمل تھی مباحثہ کیا تھا

اثر نہ لیتے تھے آیات سن کے عیسائی
مسیحی روگیوں کا پھر معالجہ کیا تھا

وہ کہہ رہے تھے کہ عیسیٰؑ خدا کے بیٹے ہیں
خدا کو باپ نہ کہنے کا فائدہ کیا تھا

کہا رسولؐ نے آدمؑ صفی کی ماں بھی نہ تھی
مسیحؑ کی بھی نہ ہوتی جو والدہ کیا تھا

نہ باز آئے تھے ہٹ دھرمیوں سے عیسائی
نتیجہ جس کا نہ تھا وہ مقدمہ کیا تھا

خدا نے حکم دیا بحث روک دو پیارے
بغیرِ مصحفِ ناطق مکالمہ کیا تھا

نہ کام آئے گا قرآں بلاؤ بچوں کو
زمانہ دیکھے حقیقی مناظرہ کیا تھا

دستِ قدرت سے بنا کر باکمال و بے مثال
پنجتنؑ پر ناز کرتا ہے خدائے پنجتنؑ

ہو کے سائل ان سے ہر ذی روح پاتا ہے مراد
انس و جن کیا ہیں ملائک بھی گدائے پنجتنؑ

پنجتنؑ کا نور وجہِ خلقتِ لولاک ہے
ان کے دشمن چھوڑ دیں ارض و سمائے پنجتنؑ

قول انساں کا نہیں قرآن کی آیت ہے ظہور
ہے رضائے قادرِ مطلق رضائے پنجتنؑ

عید ہو جائے

گھروں میں مومنوں کے کیوں نہ جشنِ عید ہو جائے
جب ان کے اعتقادوں کی مکمل تائید ہو جائے

نصاریٰ کو جو روئے پنجتنؑ کی دید ہو جائے
مٹے تثلیث فاتحِ کلیۂ توحید ہو جائے

نہیں اس فتحِ عظمیٰ کی خبر ظاہر پرستوں کو
جو واقف ہوں سوا ہر عید سے یہ عید ہو جائے

اگر لبریز ہو صہبائے عشقِ شاہِ کوثر سے
چھلک کر ساغرِ دل صورتِ خورشید ہو جائے

منانے آئے ہیں جشنِ مسرت اس لئے مومن
منور چشم و دل ہوں عید کی تجدید ہو جائے

پئو جامِ شرابِ معرفت وحدت کے میخوارو
حرارت قلب میں ہو روح کی تمہید ہو جائے

کہوں جو شعر سرشار مئے عشقِ علیؑ ہو کر
بنے عنوانِ بخشش عیش کی تمہید ہو جائے

مباہلے میں بھی آتے تو مان لیتے ہم

خدا کا حکم سناتے خدا کے بندوں کو
نہ اپنی تین بجاتے تو مان لیتے ہم

کیا جہاد نہ اسلام کی بقا کے لئے
نہ مال لوٹ کے لاتے تو مان لیتے ہم

جناب شیخ بنیں لاکھ سابق الایمان
صنم کدے سے نہ آتے تو مان لیتے ہم

نتیجہ کچھ نہیں گوشے میں رونے دھونے کا
کسی حزیں کو ہنساتے تو مان لیتے ہم

بنے جریص تنور مغاو کا ایندھن
سقر سے بچتے بچاتے تو مان لیتے ہم

کہاں تھے آپ ہوا جب چناؤ نبیوں کا
اس انتخاب میں آتے تو مان لیتے ہم

ظہور کون کہے آپ اچھے شاعر ہیں
اگر نہ شعر سناتے تو مان لیتے ہم

دعائے پنجتنؑ

عکسِ حسنِ عمل ہے خاکِ پائے پنجتنؑ
موجِ افزائے منافقت ہے ہوائے پنجتنؑ

عرش پر قدسی ہیں مداحِ عطائے پنجتنؑ
دہر میں قرآن ہے ہاجرِ ثنائے پنجتنؑ

سرمۂ اہلِ بصر ہے خاکِ پائے پنجتنؑ
کامیابِ زیست ہوتا ہے فدائے پنجتنؑ

معرکے میں صدق و باطل کے جب آئے پنجتنؑ
جھک گئے تثلیث کے حامی برائے پنجتنؑ

صرف قرآں سے کبھی نکلا نہ کام اسلام کا
ہر مصیبت ہر بلا میں کام آئے پنجتنؑ

غیر ممکن ہے محمدؐ مصطفیٰ لاتے نہ [illegible]
اور بھی ہوتے اگر صادق سوائے پنجتنؑ

پنجتنؑ کا نور جب دیکھا ہوئے حق آشنا
آشنائے حق نہ تھے ناآشنائے پنجتنؑ

دے دیا جزیہ خطائیں بخشوا لیں بچ [illegible]
خاک کر دیتی نصاریٰ کو دعائے پنجتنؑ

ہیں اسلام کی سمت سے پانچ صادق
نصاریٰ کو بڑھ کر گھٹاؤ تو جانیں

ہے آیت میں وسعت غنیمت ہے ساعت
جو آیت کے دامن میں آؤ تو جانیں

نہ مانیں گے ہم پھر کبھی تم کو سچا
یہی وقت ہے آج آؤ تو جانیں

نصاریٰ پہ اسلام نے فتح پائی
ظہور آج خوشیاں مناؤ تو جانیں

مان لیتے ہم

کسی کا دل نہ دکھاتے تو مان لیتے ہم
کسی کا گھر نہ جلاتے تو مان لیتے ہم

کوئی جنازہ اٹھاتے تو مان لیتے ہم
کسی کی قبر بناتے تو مان لیتے ہم

کسی پہ در نہ گراتے تو مان لیتے ہم
کسی کا خوں نہ بہاتے تو مان لیتے ہم

لئے تھے دل میں بہت درد ملک و ملت کا
حقِ عباد نہ کھاتے تو مان لیتے ہم

صداقتوں کو مٹایا بچائی جان اپنی
نشانِ کفر مٹاتے تو مان لیتے ہم

سخا سے خلق سے علم و عمل کی عظمت سے
دلوں کو اپنا بناتے تو مان لیتے ہم

نظامِ دینِ محمدؐ علیؑ کو چھوڑ دیا
وہی نظام چلاتے تو مان لیتے ہم

مقابلے میں تو دیکھا ہے اہلِ عالم نے

جان محفل میں اگر پہچان میں آ جائیے
نام پیدا کیجئے قرآن میں آ جائیے
چھوڑئیے قرآن وہ منزل دور ہے دشوار ہے
کوئی بھی میدان ہو میدان میں آ جائیے

دلوں پہ صدق کی معصوم چوٹ دے کے گئے
ذرا سی بات میں یاری کے سارے ٹھیکے گئے
مباہلے میں یہ کیا کر گئے رسولؐ اللہ
انہیں تو لے گئے حضرت انہیں نہ لے کے گئے

آؤ تو جانیں

قدم راہِ حق میں بڑھاؤ تو جانیں
ڈٹے ہیں نصاریٰ ہٹاؤ تو جانیں

ہے عیسائیت حملہ ور دینِ حق پر
بہادر ہو تم فتح پاؤ تو جانیں

تمہارے بہت کام اسلام آیا
تم اسلام کے کام آؤ تو جانیں

بچائی ہیں جانیں تو ہر معرکے میں
کبھی دینِ حق بھی بچاؤ تو جانیں

سنا ہے خدا و نبیؐ کے ہو پیارے
دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤ تو جانیں

بہت ہاتھ پاؤں چلاتے رہے ہو
زباں راہِ حق میں چلاؤ تو جانیں

ہے میدان میں امتحانِ صداقت
خدا سے سند آج پاؤ تو جانیں

سند یافتہ صادقوں کو دکھایا
جو ان کاذبوں کو دکھاؤ تو جانیں

قطعات

مقابلے میں تو دیکھا ہے اہلِ عالم نے
مجادلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم
کہاں تھے آپ چھپے جب رسولؐ نے بیچے
مباہلے میں جو آتے تو مان لیتے ہم

راہرو حدِّ مقصود نہیں ہو سکتا
کوئی عابد کبھی معبود نہیں ہو سکتا
حق جتلایا تھا تو ابلیس نے پایا تھا خواب
پیشوا دین کا مردود نہیں ہو سکتا

نظر آتے جو ممتازِ خلائق اور بھی ہوتے
نبیؐ لاتے اگر قرآنِ ناطق اور بھی ہوتے
مدینے میں بہت تھے نام کے صدیق و صدیقہ
اسی میدان میں ہوتے جو صادق اور بھی ہوتے

رد ہوئے سارے تردد قلب حق آگاہ کے
مل گئے وہ رہبر کامل خدا کی راہ کے
دی شہادت آیۂ لبناتنا نے اے ظہور
شبرؑ و شبیرؑ بیٹے ہیں رسولؐ اللہ کے

محمدؐ مصطفیٰ کے گھر کے بچے ایسے ہوتے ہیں
نصاریٰ گر پڑے قدموں پہ بچے ایسے ہوتے ہیں
ظہور اکثر منافق شبرؑ و شبیرؑ کی عظمت
کبھی سنتے نہیں کانوں کے کچے ایسے ہوتے ہیں

محمدؐ آل کو جب لائے میدانِ صداقت میں
نصاریٰ دیکھ کر گھبرائے میدان صداقت میں
مسلمانوں میں تھے یوں تو بہت صدیق و صدیقہ
مگر کل پانچ تن ہی آئے میدانِ صداقت میں

مان لینا شرط ہے پہچان بھی کافی نہیں
بے اطاعت مومنو ایمان بھی کافی نہیں
آلؑ کو بھیجا خدا نے اپنے پیغمبرؐ کے ساتھ
جب یہ ثابت ہو گیا قرآن بھی کافی نہیں

یہ موحد بھی ہیں مومن بھی ہیں دیندار بھی ہیں
الفتِ حیدرِ کرار سے سرشار بھی ہیں
بات کے بھی ہیں دھنی صادق الاقرار بھی ہیں
حق تو یہ ہے کہ بہشتوں کے یہ حقدار بھی ہیں
یا علیؑ کہتا ہے کوئی تو یہ سب پوچھتے ہیں
یہ وہ انساں ہیں ملک جن کے قدم چومتے ہیں

سن کے فرمانِ خدا شاد ہوئے پیغمبرؐ
بارشِ لطف و کرم ہوگئی ہے نوشوں پر
سجدۂ شکر خدا کے لئے جھکنے لگے سر
مدح خوانی کو ظہور آئے عقیدہ لیکر
منقبت سن کے نبیؐ خوش ہوئے انعام ملا
خلعت ایماں کا ملا تمغۂ اسلام ملا

قطعات عید مباہلہ

حسنؑ حسینؑ علیؑ و بتولؑ آئے ہیں
ریاض ختم رسالت کے پھول آئے ہیں
دلوں پہ خوف نصاریٰ کے ہو گیا طاری
جو دیکھا آلؑ کو لے کر رسولؐ آئے ہیں

گئے جب آلؑ کو لے کر رسولؐ میداں میں
کیا نصاریٰ نے جزیہ قبول میداں میں
ادب سے جھک گئے مریمؑ کے ماننے والے
مباہلے کو جب آئیں بتولؑ میداں میں

وہ جان لے جو طلبگار ہے صداقت کا
ہمارے سامنے شہکار ہے صداقت کا
جو چاہے اپنی صداقت کو جانچ لے اس پر
مباہلہ نہیں معیار ہے صداقت کا

شرف اظہار جو مولاؑ کے ہیں مولاؑ نے کئے
دھوپ میں جلتے ہیں خونِ دلِ حاسد کے دیئے
تہنیت دیتے ہیں سب لب نہ کسی نے بھی سئے
کسی کی جرأت ہے کہ جامِ مئے نخ نہ پئے

متقی مست ہیں ایماں کے دھنی مخمود ہیں
بوذر و قنبر و فاروق و غنی مخمود ہیں

حال اچھا نظر آتا ہے خوش اعمالوں کا
کیا بیاں کیف ہو ایمان کے متوالوں کا
وہ کھنکنا طلب مے کے لئے پیالوں کا
دیدنی جوشِ مسرت ہے علیؑ والوں کا

تہنیت کے لئے ہر نیک سے نیک آگے ہے
دست بوسی کیلئے ایک سے ایک آگے ہے

زیبِ مسند ہیں علیؑ فاتحِ خیبر مولاؑ
کہہ رہے ہیں بادب حضرتِ قنبر مولاؑ
جھوم کر کہتے ہیں سلمان و ابوذر مولاؑ
مائیں امت کی مخاطب ہوئیں کہہ کر مولاؑ

آج ہر فرد سے اولیٰ ہیں علیؑ زندہ باد
آج ہر شخص کے مولاؑ ہیں علیؑ زندہ باد

تہنیت کیلئے آتے ہیں جو اصحابِ رسولؐ
مسکراتے ہیں بالطاف و عطا زوجِ بتولؑ
سرو کی شکل نظر آتے ہیں اشجارِ ببول
غنچۂ قلبِ نبیؐ ہے کہ ترو تازہ پھول

خوش جو محبوب ہے اللہ کو پیار آیا ہے
چشمِ رحمت میں محبت کا خمار آیا ہے

آئی آواز بڑا کام کیا ہے پیارے
کام بھی لائقِ انعام کیا ہے پیارے
کفر کی سعی کو ناکام کیا ہے پیارے
آج اسلام کو اسلام کیا ہے پیارے

کر دیا آج ادا حقِ رسالت شاباش
لوٹ لو منعمِ کونین کی نعمت شاباش

کر دیا ہم نے سبک آج ترا بارِ دوش
دیدیا ناصرِ جاں باز وزیر پر جوش
دیکھ تو بیٹھے ہیں محفل میں ترے حلقہ بگوش
مئے کوثر سے بجھا پیاس ہیں پیاسے مدہوش

کردے قیدِ طلبِ جام سے آزاد انہیں
کیف میں تیرے سوا کچھ نہ رہے یاد انہیں

میرے پیارے جو ترے دل کو ہے پیاری وہ شراب
جس کے چشمے ہیں ترے فیض سے جاری وہ شراب
جس کی اک بوند جہنم پہ ہے بھاری وہ شراب
جس کو ہم کہتے ہیں خوش ہو کے ہماری شراب

جو ملی تھی شبِ معراج وہ شے دے انکو
تو نے قوسین پہ جو پی تھی وہ مے دے انکو

میرے محبوب علیؑ سے ہے محبت انکو
غیر کے در پہ جھکیں یہ نہیں عادت انکو
پیار سے دیکھتا ہے خازنِ جنت انکو
اپنے دامن میں لئے رہتی ہے رحمت انکو

ہم نے بھیجے ہیں مدارات کے خط ان کیلئے
آٹھ فردوس بنائے ہیں فقط ان کے لئے

پلائے جا پلائے جا جلائے جا جلائے جا
ترا محکوم ہے تیغ ہے عزرائیل اے ساقی

نشانِ دل پہ آتے ہی تمنا ہو گی پوری
نہیں ممکن ترے الطاف کی تعطیل اے ساقی

لگا دے میکشوں کو پار ڈوبیں شرم سے منکر
ترا بحرِ کرم ہے رشکِ رودِ نیل اے ساقی

ملی صہبا نہ جن کو لے رہے ہیں وہ بھی چٹخارے
بھڑک کر تنگ بھی کرتے ہیں قال و قیل اے ساقی

تجھے تیری قسم ہے دیکھ حال امیدواروں کا
ہیں پٹواری کہ جیسے لٹ گئی تحصیل اے ساقی

محب مدہوش ہیں حاسد ہوئے بے جان جل بھن کر
ہے قلقل کی صدا یا صورِ اسرافیل اے ساقی

ہمارے نامۂ اعمال سادہ ہی رہیں گے اب
ہوئی ہے دفترِ اعمال میں تعطیل اے ساقی

جنانِ مدحِ مولاؑ میں قصور اونچا رہے ہر دم
عطا اتنی تو کر دے قوتِ تخئیل اے ساقی

جشنِ عیدِ غدیر

عندلیبِ چمنستانِ ولایت ہوں میں
شاعرِ محفلِ تکمیلِ رسالت ہوں میں
طالبِ ساغرِ صہبائے محبت ہوں میں
قدرداں جانتے ہیں لائقِ عزت ہوں میں

بے بضاعت ہوں نہ احقر ہوں نہ کمتر میں ہوں
جوہری ہوں خلفِ حضرتِ جوہرؔ میں ہوں

طائرِ طبع رواں مائلِ پرواز ہے آج
مدحِ مولا پہ مقدر کو بجا ناز ہے آج
باغِ عالم میں نئے دور کا آغاز ہے آج
روح پرور عملِ خیر کی آواز ہے آج

راہرو دوڑتے ہیں رہبرِ منزل کی طرف
جسم میں جیسے پلٹتا ہے لہو دل کی طرف

ایک مرکز پہ سمٹتے ہوئے حجاج آئے
عرشِ منبر کی طرف صاحبِ معراج آئے
غل یہ ہر سو ہوا کونین کے سرتاج آئے
حکم پاتے ہی ولیعہد مہاراج آئے

ہوا اعلان ہے جس جس کا پیمبر مولاؐ
اب ہے اس اس کا علیؑ فاتحِ خیبر مولاؐ۔

حسد علیؑ سے نہ رکھو جو زندگی چاہو
حیات ان کی محبت ہے زندگی کی قسم

علیؑ کا ذکر عبادت ہے اہلِ ایماں کی
بتا گئے ہیں پیمبرؐ یہ بندگی کی قسم

علیؑ سے کوئی بھی افضل نہیں رسولؐ کے بعد
علیؑ امیرِ ولایت ہیں ہر ولی کی قسم

علیؑ رضا کی قسم ہیں علیؑ خدا کی رضا
علیؑ ہیں دین کے سالار عسکریؑ کی قسم

علیؑ کو چاہو تو تقویٰ بھی اختیار کرو
امام متقیوں کے ہیں یہ تقیؑ کی قسم

نصیریوں کے خدا کفر کے خدا نہ بچیں
ہزار دیتے رہیں بندہ پروری کی قسم

کبھی نہ غیر کے آگے جھکے علیؑ والے
کمالِ ہوش و خرد عشق کی خودی کی قسم

حضورؑ مشکلیں آسان جلد ہو جائیں
ظہور آپ کو دیتا ہے آپ ہی کی قسم

جشنِ غدیر پر

ساقی نامہ

ہوئے روح الامیں نازل بعد تعجیل اے ساقی
اہم احکام کی ہونے کو ہے تعمیل اے ساقی

خدا نے تو اشارہ کر دیا ہے صرف ما کہہ کر
سنا دے تو وہ حکمِ خاص بالتفصیل اے ساقی

پتنگوں کی طرح کٹ جائیں گے سب حرص کے بندے
اٹھا کر سر سے اونچے ہاتھ دے دے ڈھیل اے ساقی

خدا خوش تو بھی خوش مولا بھی خوش مولائی بھی خوش ہیں
ہوئی ہے آج تیرے فرض کی تکمیل اے ساقی

کچھ اس انداز سے روشن ہے شمعِ الفتِ مولاؑ
بنے دل مومنوں کے نور کی قندیل اے ساقی

غدیرِ خم سے جاری ہو گئے دریائے سے لاکھوں
نہیں تالاب یہ ہے بے کنارہ جھیل اے ساقی

پلائے جا شرابِ عشق مولاؑ سب کو بے مانگے
طلب ہے میکشوں کے ذوق کی تذلیل اے ساقی

چلتے چلتے رک گئے فورا حبیبِ کردگار
دشت نورِ پنجتنؑ سے آئینہ خانہ بنا

گونج اٹھا نعرۂ حَقٌ عَلِیٌّ خیر العمل
عالمِ اسلام شمعِ حق کا پروانہ بنا

حسبِ ارشادِ الٰہی جب بنے مولا علیؑ
مسکنِ سلطانِ عالم قصرِ شاہانہ بنا

جس نے بیعت کی طبیعت سے ملا کوثر اسے
اور دوزخ ظاہری بیعت کا پیمانہ بنا

جس نے مانا دل سے مولا داخلِ جنت ہوا
جو نہ مانا مالکِ دوزخ کا نذرانہ بنا

وہ قصیدہ مدحِ مولا میں پڑھا حسان نے
سن لیا جس نے غمِ ہستی سے بیگانہ بنا

مست جب میکش ہوئے پی کر مئے خمِ غدیر
مصلحت میں سب بچے بے ذوق مستانہ بنا

قائلِ فقرِ امیر المومنین ہے تو ظہور
دل امیرانہ بنا صورت فقیرانہ بنا

منقبت

میکشی کی قسم

مجھے یقین ہے ایمان و آگہی کی قسم
عظیم جشنِ مسرت ہے یہ علیؑ کی قسم

کھلیں گے مومنوں کے دل شگفتگی کی قسم
رکی ہوئی ہے جو ہونٹوں پہ اس ہنسی کی قسم

خدا کے گھر کی قسم مہجرِ نبیؐ کی قسم
کہیں ہیں کعبۂ دل میں علیؑ علیؑ کی قسم

کشش یہ حسنِ علیؑ میں ہے دلکشی کی قسم
بنے وہ دوست جو کھاتے تھے دشمنی کی قسم

سجا کے بزم چراغاں جلا رہے ہیں محب
ہمارے دل بھی منور ہیں روشنی کی قسم

خوشی رسولؐ کو ہے کائنات شاداں ہے
خوشی جو بنتِ اسد کو تھی اس خوشی کی قسم

قسم نہ اور کوئی کھائیں میکشانِ غدیر
بہت عزیز ہے ساقی کو میکشی کی قسم

شمع کی میت جو دیکھی چل دیا منہ پھیر کر
عشق صادق تھا تو کیوں بیدرد پروانہ بنا

اے ملوکیت کے بت اسلام کیوں پوجے تجھے
کعبے کو کعبہ ہی رہنے دے نہ بتخانہ بنا

طالبانِ علم کیوں مانیں معلم اور کو
کوئی ان جیسا ہی ان میں سے شفیقانہ بنا

ہو سکے تو شہریوں کو جمع کر اور ان میں سے
جس کو چاہیں حاکمِ قانونِ شاہانہ بنا

دین کا ہادی ہی بن سکتا ہے یا کچھ اور بھی
سوچ دیوانے ہے کس برتے پہ فرزانہ بنا

حکم بھی اجماع بھی شوریٰ بھی ہے جمہور بھی
آ کے اس میدان میں ہادی فہیمانہ بنا

اور مطلع مدح مولاؑ میں سناؤ اے ظہور
مست ہیں حجاج کعبہ بھی ہے میخانہ بنا

جب علیؑ مختارِ کوثر میرِ میخانہ بنا
مئے ہوئی دوآتشہ ہر رند مستانہ بنا

حکم خالق کا ہوا رک اور اسی دم اے رسولؐ
تو علیؑ کو جانشیں با شانِ شاہانہ بنا

خاص ہے یہ حکم ہو تعمیل کا انداز خاص
جمع خاص و عام ہوں گے خاص کا شانہ بنا

عام جلسہ عام دعوت عام بادہ خوار ہیں
خاص ساقی خاص بادہ خاص پیمانہ بنا

خاص آیت خاص صورت میں دکھا قرآں اٹھا
مست مومن کو بنا کافر کو دیوانہ بنا

خاص عنواں خاص لفظوں میں بیاں کرنا ہے آج
خاص منبر ساری دنیا سے جداگانہ بنا

فرش چلتی ریت ہو تپتی فضا ہو سائباں
جلنے والے یاد رکھیں وہ جلو خانہ بنا

بے دھڑک بے خوف دل کی بات کہہ کر دیکھنا
کس کا چہرہ کھل گیا کس کا حریصانہ بنا

جانشیں نائب خلیفہ دوست ہادی کچھ نہ کہہ
حیدرِؑ کرار کو مولائے میخانہ بنا

ہم کہیں خوش ہو کے اتممتُ علیکم نعمتی
آیۂ بلّغ کو تو عنوانِ افسانہ بنا

ہم بچائیں گے تجھے اشرار کے آزار سے
تو وصی اپنا دلیرانہ شجاعانہ بنا

آتشِ بغض و حسد سے جل گئی کشتِ نفاق
لہلہایا دینِ فطرت کا گلستاں دھوپ میں

تیرگی دل کی اندھیرے میں نظر آتی نہ تھی
ہو گئے جذبات چہروں سے نمایاں دھوپ میں

شکلِ انساں میں کسی سے کہہ رہے ہیں جبرئیلؑ
یاد رکھنا جو کئے ہیں عہد و پیماں دھوپ میں

پڑھ کے نظمِ تہنیت حسان ہیں شاداں ظہور
مستِ صہبائے بلاغت ہیں غزل خواں دھوپ میں

قصیدہ

برطرح:- خاص منبر ساری دنیا سے جداگانہ بنا

دل شرابِ عشقِ مولاؑ کا جو پیمانہ بنا
سارا عالم ساقیِ کوثر کا میخانہ بنا

فصلِ گل آئی خزاں کا دور افسانہ بنا
غیرتِ باغِ ارم پرخار ویرانہ بنا

اپنی گردش سے بنا بگڑا زمانہ بار بار
آیا جب دورِ علیؑ ہر دور افسانہ بنا

زندگی کی بھیک مانگے شاہِ خیبر گیر سے
کفر سے کہہ دو نہ اب صورت امیرانہ بنا

اللہ اللہ الفتِ آلِ پیمبرؐ کا اثر
فرد اہلِ بیتؑ کا سلمانؓ بیگانہ بنا

تولتا ہے دل زمانہ عقل کی میزان میں
لاکھ صورت زاہدانہ یا ملوکانہ بنا

دشمنی دل میں چھپا تردید سے ظاہر نہ کر
اے زمانہ ساز باتیں تو ملیعانہ بنا

وجد میں آکر پڑھا خطبہ رسولِ حق نے
خوب برسا ابرِ رحمت بلد جلتی ریت پر

پھر کہا سب سے کہو کیا تم سے ہیں اولیٰ نہیں
تم زباں ہو کر کرو اقرار جلتی ریت پر

بول اٹھا مجمع کہ ہاں سب ہی کے مولا ہیں حضور
منکروں نے بھی کیا اقرار جلتی ریت پر

پھر علیؑ کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر یہ کہا
آج پھر کرتا ہوں حق اظہار جلتی ریت پر

جیسا میں مولا ہوں ویسا ہی ہے مولا یہ علیؑ
مان لو تم سب اسے سردار جلتی ریت پر

پھر یہ فرمایا خداوندا اسے رکھنا عزیز
جو رکھے تیرے علیؑ سے پیار جلتی ریت پر

جو ذرا بھی دشمنی رکھے علیؑ سے یاخدا
حشر میں کرنا اسے فی النار جلتی ریت پر

عرش سے آکر یہ بولے حضرتِ روح الامینؑ
دین کامل ہو گیا سرکار جلتی ریت پر

خوش ہے خلاقِ دو عالم حکم کی تعمیل سے
نعمتوں کے لگ گئے انبار جلتی ریت پر

حشر تک ہوتا رہے گا ان حقائق کا ظہور
مصطفیٰؐ جو کر گئے اظہار جلتی ریت پر۔

قصیدۂ غدیر

دھوپ میں

لائے ہیں جبریلؑ کوئی خاص فرماں دھوپ میں
رک گیا ہے اشترِ محبوبِ سبحاں دھوپ میں

تمتماتے ہیں جو روئے اہلِ ایماں دھوپ میں
ہو گئی ہیں نور کی شمعیں فروزاں دھوپ میں

گونج اٹھا نعرۂ حیَّ علیٰ خیر العمل
آئے مرکز پر سمٹ کر سب مسلماں دھوپ میں

وہ نیا منبر بنا وہ صاحبِ منبر اٹھا
رحلِ منبر پر ہوا ضوبار قرآں دھوپ میں

زیبِ منبر مصطفیٰؐ ہاتھوں پر ان کے ہیں علیؑ
جلوہ گر ہیں آج ماہ و مہرِ تاباں دھوپ میں

اللہ اللہ اے علیؑ تیری ولی عہدی کی شان
جشن میں مشغول ہیں لاکھوں مسلماں دھوپ میں

گونجتی ہے ہر طرف آوازِ بخٍ یا علیؑ
عندلیبانِ گلستاں ہیں غزل خواں دھوپ میں

ترانہ بخ کا

پھر گونجا نعرۂ خیر العمل پھر گایا زمانہ بخ کا
گاتے ہیں جن و انسان و ملک مسرور ترانہ بخ کا

آؤ آؤ ایماں والو، دامن بھرلو زر دار بنو
دے جاؤ عقیدت کی نذریں، لے جاؤ خزانہ بخ کا

مولاؑ سے محبت ہے جس کو وہ دھیان میں لاتا ہے کس کو
منکر بھی نہ بھول سکیں اس کو دہراؤ فسانہ بخ کا

گلشن جو غدیر کا میداں ہے کانٹا بھی پھول پہ قرباں ہے
مولائیوں کا دل فرحاں ہے دے کر نذرانہ بخ کا

دشمن جو دوست بظاہر ہے مولاؑ کے شرف کا منکر ہے
مجبوراً جشن میں حاضر ہے دے گا جرمانہ بخ کا

دل میں جو بغضِ علیؑ رکھا نعمانِ فہری مارا گیا
پتھر کا ٹکڑا سر پہ گرا یہ تھا ہرجانہ بخ کا

جس کو مولاؑ سے محبت ہے بے شک حقدارِ جنت ہے
دم اس کا طہور غنیمت ہے جو ہے دیوانہ بخ کا

قصیدۂ غدیر

جلتی ریت پر

پا کے حکمِ قادر و قہار جلتی ریت پر
رک گئے ہیں احمدِ مختار جلتی ریت پر
چھا گیا ہے ابرِ رحمت بار جلتی ریت پر
ہو رہی ہے بارشِ انوار جلتی ریت پر
حق کا ہے آراستہ دربار جلتی ریت پر
کھل گیا ایمان کا گلزار جلتی ریت پر
کیف سے سرشار ہیں میخوار جلتی ریت پر
وجد میں ہے عالمِ اسرار جلتی ریت پر
گونج اٹھا نعرہ حیَّ علیٰ خیر العمل
آ رہے ہیں دوڑتے دیندار جلتی ریت پر
ہے جو میداں میں خریدارانِ مولاؑ کا ہجوم
بڑھ گئی ہے گرمیِٔ بازار جلتی ریت پر
حشر تک جس کی زمانے میں رہے گی یادگار .
اب وہ منبر ہے تجلی بار جلتی ریت پر
زیبِ منبر ہیں جنابِ مصطفیٰؐ و مرتضیٰؑ
حاضرِ دربار ہیں دیندار جلتی ریت پر

کہا پھر کہ اے حاضرینِ جماعت
زیادہ نہیں سب سے کیا میری عظمت

کہے مل کے سب نے یہ الفاظِ فرحت
ہیں افضل یقیناً زمانے سے حضرت

پکارے نبیؐ بعدِ اتمامِ حجت
علیؑ ہے یہ پہچان لو اس کی صورت

ہوئی فرض جس طرح میری مودت
اسی طرح لازم ہے اس کی اطاعت

رکھو گے اگر دل میں اس کی محبت
تو پاؤ گے دنیا و عقبیٰ میں راحت

رہے یاد سب کو یہ میری نصیحت
نہ ہو روزِ محشر کسی کو ندامت

علیؑ سے کسی نے اگر کی بغاوت
کروں گا نہ محشر میں اس کی شفاعت

ثمر اس کی الفت کا ہے باغِ جنت
جہنم دکھائے گی اس کی عداوت

یہ جبریل لائے نویدِ مسرت
کہا ہے خدا نے کہ اے جانِ قدرت

علیؑ کو عطا کی جو تو نے خلافت
بہر طور کامل ہوا دینِ فطرت

ادا کر دیا تو نے فرضِ رسالتؐ
تو ہم آج کرتے ہیں اتمامِ نعمت

کہا سب نے بخ بخ زرلوِ عقیدت
ہوئے دست بوس اور کی آکے بیعت

کہا بعض نے ہو مبارک یہ عظمت
علیؑ بن گئے آج مولائے امت

ظہور آج یاور ہوئی ایسی قسمت
وہ مے پی نہ ہو نشہ کم تاقیامت

قصیدہ

عیدِ غدیر

پلا جلد ساقی سبوئے محبت
بری طرح گھٹی ہوئی ہے طبیعت

کرم کی ہے تیرے زمانے میں شہرت
مجھے آزمانا ہے تیری سخاوت

ہوئی جا رہی ہے مری غیر حالت
تکلف تکلف میں بڑھتی ہے کلفت

سبو گن کے پینے سے ہے سخت نفرت
مجھے خم سے پینے کی دے دے اجازت

ستاتا ہے کیا مجھ کو حکمِ شریعت
یہ پینا پلانا ہے عینِ عبادت

کسی اور مے کی نہیں مجھ کو چاہت
وہ دے جس کو کہتے ہیں روحِ طہارت

نہیں میرے کیسے میں فی الحال قیمت
پلا قرض لکھ پنجتن کی ضمانت

نہ ہو گی پلا کر تجھے کوئی زحمت
تجھے ہے نہیں قلتِ ظرف و شرافت

بھلا ہو کیا سیر مجھ کو بشفقت
ہے اب سیر کرنے پہ مائل طبیعت

صدا دے رہا ہے نقیبِ جلالت
پھرے حج آخر سے سلطانِ امت

رکا دفعتاً کاروانِ شریعت
شتر سے اتر آئے شاہِ رسالتؐ

پکارا منا دی بحکمِ رسالتؐ
پلٹ آئیں سب جانے والے بعجلت

عیاں آج ہوں گے رموزِ مشیت
ابھی کوئی لائے ہیں جبرئیلؑ آیت

ہوئے جمع دم بھر میں حجاجِ امت
بنا دشت بھی تختۂ باغِ جنت

سجائی عقیدت نے بزمِ مسرت
کجاوؤں کا منبر ہوا اس کی زینت

ہوئے جلوہ فرما امیرِ شریعت
پڑھا ایک خطبہ بجوش و فصاحت

ترانہ

جشنِ عیدِ غدیر

سرورؐ کائنات کے آج وزیر بن گئے
حکمِ خدا سے مرتضیٰؑ کل کے امیر بن گئے

جوش میں آ کے نوجواں صورتِ پیر بن گئے
ضعف سے جو کمان تھے آج وہ تیر بن گئے

دشتِ غدیر لوج میں ہو گیا رشکِ آسماں
نورِ ابوترابؑ سے ذرے دبیر بن گئے

میکدۂ ازل کی مے پی کے خمِ غدیر سے
رند الست آج سے رندِ غدیر بن گئے

منبرِ اوج پر علیؑ سر پہ ہے سایۂ نبیؐ
آج امامؑ صاحبِ تاج و سریر بن گئے

جل گئے دشمنانِ دیں خوش ہوئے سارے مومنین
لٹ گئے آج اغنیا اور فقیر بن گئے

کفر کی شورشوں کا ڈر دینِ رسولؐ کو ہو گیا
صاحبِ ذوالفقار جب اس کے نصیر بن گئے

شکر و درود بر زباں دل میں عداوتیں نہاں
کیسے شریف دیکھئے آج شریر بن گئے

پھولیں پھلیں گے مومنین باغِ جناں میں بالیقیں
رحمتِ رب سے بوترابؑ ابرِ مطیر بن گئے

اپنی نظر میں خاک ہیں دونوں جہاں کی دولتیں
جب سے ابوترابؑ کے در کے فقیر بن گئے

حبِ ابوترابؑ نے دی وہ ضیا تمہیں ظہور
ذرۂ بے ثبات تھے مہرِ منیر بن گئے

جشنِ عیدِ غدیر

آج کے دن

کیا باندھا ہے بہاروں نے سماں آج کے دن
گلشنِ دیں کو نہیں فکرِ خزاں آج کے دن

نعرۂ حَیَّ علیٰ خیر العمل گونج اٹھا
بن گیا نامِ علیؑ جزوِ اذاں آج کے دن

جس کا مولا ہوں میں اس کا یہ علیؑ مولا ہے
حاصلِ فرضِ نبیؐ ہے یہ بیاں آج کے دن

ٹیلے سب نعمتوں کے ڈھیر نظر آتے ہیں
دشت پر ہوتا ہے جنت کا گماں آج کے دن

ہم کو مولا جو سرِ بزم نبیؐ نے بخشا
دی نئی پیکرِ اسلام کو جاں آج کے دن

ہوئی تکمیل سے بلّغ کی رسالت کامل
کر دیا حق نے سبک بارِ گراں آج کے دن

دیکھئے معجزۂ جوشِ ولائے مولاؑ
سینکڑوں سال کے بوڑھے ہیں جواں آج کے دن

اپنے محبوب کا اللہ محافظ ہے
ک اروں ہیں عرب پر گراں آج کے دن

مضطرب آئے نظر حاسدِ اعزازِ علیؑ
مطمئن ہو گئے سب مرتبہ داں آج کے دن

دھوپ میں گرم زمیں پر جو پڑی اور ج
خوب اٹھا دلِ حاسد سے دھواں آج کے دن

سجدۂ شکر ادا کرتے ہیں مولاؑ والے
دے دی اللہ نے دوزخ سے اماں آج کے دن

ڈھونڈتا ہے کہاں اے طالبِ امداد ع
جہاں مولائی ہیں مولاؑ ہیں وہاں آج کے دن

سن کر اشعارِ ولا جشنِ مسرت میں ظہور
چوم لی میری فصاحت نے زباں آج کے دن

اعلانِ غدیر

سنو تو سہی

عظیم واقعہ اسلام کا سنو تو سہی
خمِ غدیر پہ کیا کچھ ہوا سنو تو سہی

اسی کو چاہو جسے چاہتے رہے ہو تم
مگر علیؑ کے فضائل ذرا سنو تو سہی

رسولؐ اور خدا سے اگر محبت ہے
ملا نبیؐ کو جو حکمِ خدا سنو تو سہی

پڑھو بھی سمجھو بھی مفہوم آیۂ بلّغ
نہ پڑھ سکو تو معانی ذرا سنو تو سہی

نبیؐ جو حکم کی تعمیل سے پریشاں تھے
خدا نے حوصلہ کیسے دیا سنو تو سہی

وہ کون لوگ تھے جن سے نبیؐ کو خطرہ تھا
وہ کس لئے تھے نبیؐ سے خفا سنو تو سہی

وہ شرپسند تھے مسلم کہ غیر مسلم تھے
عقیدہ رکھتے تھے وہ لوگ کیا سنو تو سہی

خدا نے جن کو منافق کہا ہے قرآں میں
وہ دل میں رکھتے تھے کیا مدعا سنو تو سہی

جو غیر کوئی نہ تھا سب کے سب صحابی تھے
تو ان میں دشمنِ دیں کون تھا سنو تو سہی

وہ کون تھا جسے جبریلؑ نے جتلایا تھا
کدھر خیال ہے حکمِ خدا سنو تو سہی

بدل رہے ہو جو مفہوم لفظِ مولا کا
نبیؐ نے خود کو بھی مولا کہا سنو تو سہی

خدا رسولؐ علیؑ کو جو کہتے ہیں مولا
انہیں غلام سمجھتے ہو کیا سنو تو سہی

غلط معانی و مطلب جو لے گا مولا کے
اسے ضرور ملے گی سزا سنو تو سہی

نبیؐ کی طرح علیؑ کو جو مانے گا مولا
وہی بہشت میں گھر پائے گا سنو تو سہی

ظہور لے گئی دوزخ میں ان کو ہٹ دھرمی
جو سنتے ہی نہ تھے یہ التجا سنو تو سہی

منقبت

نظر آتی ہے

مصلحت حکمِ مشیت میں نظر آتی ہے
روشنی بزمِ رسالتؐ میں نظر آتی ہے

بات حق کی بلاغت میں نظر آتی ہے
کچھ کسر فرضِ ہدایت میں نظر آتی ہے

لاکھ توڑے کوئی ٹوٹے گا نہ پیمانِ الست
ابدیت ازلیت میں نظر آتی ہے

اکثریت ہے مگر تابعِ فرمانِ رسولؐ
اصل طاقت اقلیت میں نظر آتی ہے

منبرِ دعوی پہ ہستی نورِ واحد
کیسی پیاری بشریت میں نظر آتی ہے

آگ سی جلتی ہوئی ریت پہ اعلانِ غدیر
اہمیت میں نظر آتی ہے

کون کہتا ہے کہ تم معنیٔ مولاؑ سمجھو
شکل دیکھو جو حقیقت میں نظر آتی ہے

سرِ منبر ہیں علیؑ زینتِ پہلوئے نبیؐ
جو تحقق مباہت میں نظر آتی ہے

شعلۂ بغض اگلنے لگا ٹھنڈی سانسیں
کچھ برودت بھی حرارت میں نظر آتی ہے

دشمنی دل میں چھپائیں بھی تو کیسے حاسد
وہ تو قرآن کی آیت میں نظر آتی ہے

بے ادب کرتا ہے آپ اپنی جہالت ظاہر
قابلیت ادبیت میں نظر آتی ہے

منہ بگاڑے ہوئے کہتا ہے جو بخ بخ
کچھ خرابی تری نیت میں نظر آتی ہے

صرف اللہ و نبی تجھ سے ہیں افضل مولا
ہر فضیلت تری خدمت میں نظر آتی ہے

وضعداریٔ پیمبرؐ ہے چلن سے ظاہر
شانِ اللہ ولایت میں نظر آتی ہے

کوئی مانے کہ نہ مانے تجھے مولا ہے تو
بے نیازی تری عادت میں نظر آتی ہے

ہے جو ہر وقت ترے فیض کا دریا جاری
حصہ داری تری رحمت میں نظر آتی ہے

یہ تیرے پیاروں کے اذکارِ پاک یا اللہ
حقیقتاً ہیں تری بارگاہ کی راہیں

تلاشِ امن میں دنیا بھٹک رہی ہے کہاں
حسنؑ کے زیرِ قدم ہیں پناہ کی راہیں

معاہدہ جو حسنؑ نے معاویہ سے کیا
دکھائیں اہلِ نظر کو نباہ کی راہیں

یہودیوں کو کچل دیں گے مسلمان عرب
رکھیں نظر میں حسینی سپاہ کی راہیں

ہے جس کے زیرِ نگیں کائنات یا اللہ
نصیب ہوں ہمیں اس بادشاہ کی راہیں

ہیں ختم نعمتیں جن پر رکھ ان کی راہوں کو
رہیں نہ روس میں بھی روسیاہ کی راہیں

دعا قبول ہوئی نعمتیں ہوئیں نازل
خدا کو آئیں پسند اشک و آہ کی راہیں

ظہور حجت قائم تو سامنے ہیں مگر
جہل روک رہا ہے نگاہ کی راہیں

منقبت

برطرح:- ترے نصیب کا چکر ہے یہ طواف نہیں

جسے علیؑ کی بلندی کا اعتراف نہیں
وہ ایسی عقل ہے جس کو نصیب قاف نہیں

اگر عنایت خالق کا اعتراف نہیں
حلال ذائقۂ نون میم کاف نہیں

بھری ہے ساغرِ دل میں مئے ولائے علیؑ
خدا کے فضل سے خالص ہے یہ مضاف نہیں

خطائے کافر و مشرک معاف ہو تو ہو
عدوئے شیرِ خدا کی خطا معاف نہیں

علیؑ کو جو بھی وہ چاہیں کہیں خدا نہ کہیں
ہمیں نصیریوں سے اور اختلاف نہیں

جو کہہ رہا ہے مصیبت میں یا علیؑ نہ کہو
یہ جان لیجئے اس کا ضمیر صاف نہیں

شجاع پیش نظر کس کے حوصلے رکھیں
علیؑ سا اور کوئی فاتحِ مصاف نہیں

یہ مان کر کہ نہیں جہل علم سے بہتر
جھجک بغیر کہیں کھل کے صاف صاف "نہیں"

بغیرِ اجرِ رسالت [illegible] زکوٰۃ و نماز
کہیں یہ [illegible] انحراف نہیں

مکاں کے ساتھ نہیں معرفت مکیں کی اگر
مآلِ گردشِ تقدیر ہے طواف نہیں

اس اصلیت [illegible] علیؑ کا مولد ہے
کسی شریف [illegible] و اختلاف نہیں

اسی کے بطن سے ظاہر ہوا ہے رازِ خدا
یہ کون کہتا ہے کعبہ زمیں کی ناف نہیں

[illegible] تعارف [illegible] اہلبیت
قیامِ بنت اسد [illegible] اعتکاف نہیں

جدارِ کعبہ میں در کا نشاں ہے لافانی
مٹا سکے جسے کوشش یہ وہ شگاف نہیں

یہ قدرت [illegible] ظاہر ہو
مکان [illegible] خلاف نہیں

مقامِ چادرِ تطہیر کو ملا ہے جہاں
وہاں پہ کوئی دوشالہ نہیں لحاف نہیں

[illegible] بخشش ہوا ہے اس کو عروج
[illegible] یا گزاف نہیں

منقبت

جب کسی سے بھی مرحب نہ مارا گیا — میرے مولا علیؑ کو پکارا گیا
کان میں پہنچی جس دم نبیؐ کی صدا — جلد خیبر میں عمراں کا پیارا گیا
ست رفتار دلدل بحکمِ علیؑ — مثل طیارہ بھر کر طرارہ گیا
کیسے ان کو بہادر کوئی مان لے — ایک بھی جن سے کافر نہ مارا گیا
ہو کے گستاخ بولا پیمبرؐ سے جو — اس کا ایمان سارے کا سارا گیا
حق یہی ہے کہ ہم بھی پکاریں اسے — جس کو قرآں میں ناصر پکارا گیا
ڈھونڈتا آ گیا میرے مولا کے گھر — آسماں سے جو تارا اتارا گیا
جو امامِ زماں سے نہ واقف ہوا — دوزخی کفر کی موت مارا گیا
اٹھ رہے تھے جو سجدے سے مولا علیؑ — سر پہ تلوار کا ہاتھ مارا گیا

رہ گئے روتے اہل تولا ظہور
حوض کوثر پہ مولا ہمارا گیا

قصیدہ

امیرالمومنین علیہ السلام

سن لو سن لو رسولؐ خدا کا بیاں
پھر نہ کہنا کسی نے سنایا نہیں
جن کے دل میں علیؑ کی محبت نہیں
ان کے نزدیک ایمان آیا نہیں

جس کا مولا ہوں میں اس کا مولا علیؑ
جیسا اعلیٰ ہوں میں ویسا اعلیٰ علیؑ
دیکھو سایہ تو ہے میرا سایہ علیؑ
یہ نہ سمجھو مرا کوئی سایہ نہیں

مردِ میداں ہے جرار و کرار ہے
ڈھال اسلام کی میری تلوار ہے
جو پکارے اسی کا مددگار ہے
کس کی فریاد سن کر وہ آیا نہیں

اس کا پیارا ہوں میں میرا پیارا ہے وہ
ساری دنیا بھنور ہے کنارہ ہے وہ
ڈوبتی کشتیوں کا سہارا ہے وہ
کس کا بیڑا علیؑ نے بچایا نہیں

دے مہارِ شتر مانگے روٹی گدا
نور بے نور آنکھوں کو کر دے عطا
در پہ آیا جو بے زر غنی کر دیا
اس نے سائل کو در در پھرایا نہیں

کربلا کو چلا تھا جو زہراؑ کا چین
ساتھ مثلِ سکینہؑ تھے سب دل کے چین
دین پر گھر لٹانے جو پہنچے حسینؑ
پردہ ہمشیرہ کا بھی بچایا نہیں

کر ظہور ایسی مدحِ علی ولی
جس سے کھل جائے مومن کے دل کی کلی
حق سمجھ کر جو کرتا ہے ذکرِ علیؑ
کونسا اجر ذاکر نے پایا نہیں

منقبت

ہر جسم و جاں میں ہے

... جمال ہے ولی ہی محفل جہاں میں ہے
... علیؑ کی مدح و ثنا ہر جہاں میں ہے

ایمانِ کل کے چاہنے والوں کو ہے خبر
مولائے کل کا دبدبہ کون و مکاں میں ہے

... ابوترابؑ کے نعلین چوم لے
... آرزو یہ دلِ آسماں میں ہے

مولا علیؑ جو نفسِ خداؐ و رسولؐ ہیں
ان کا وجود رابطۂ جسم و جاں میں ہے

... نہیں سوائے رسولؐ و خدا کوئی
... علیؑ کا راز دلِ قدرداں میں ہے

ہم کیا کریں فضائلِ مولا علیؑ بیاں
حاصل ہے علم غیب نہ طاقت زباں میں ہے

... نہ ہم سے الفتِ مولاؑ کا حق ادا
... شرف ہے نام اگر عاشقاں میں ہے

وہ بے زبان لیتا ہے مولا علیؑ کا نام
جو پھول جو نہال کسی گلستاں میں ہے

مولا علیؑ کا نام بھی زندہ ہے کام بھی
رستم شجاع تھا بھی تو وہ داستاں میں ہے

مولا نبیؐ کی طرح جو مولا علیؑ بنے
اس روز سے یہ نام بھی شامل اذاں میں ہے

پہنچیں قریب کیسے کسی وقت آفتیں
ہر وقت ہی ظہور علیؑ کی اماں میں ہے

مئے کے طلب گار

ے کوثر ہمیں اے ساقیٔ دلدار پلا
[illegible] ہیں تری بخشش کے طلب گار پلا

تیری محفل میں ہیں ابرار ہی سارے میکش
رند کہتے ہیں جنہیں وہ بھی ہیں دیندار پلا

[illegible] جام پلائے جا ہمیں اے ساقی
[illegible] رندوں پہ توقف ہے لگاتار پلا

یہاں کیا، دیکھنا میخواروں کی ضد کوثر پر
کہیں گے ہاتھ سے خود مالک و مختار پلا

[illegible] جنہیں کہتا ہے یہ مولود حرم
[illegible] دودھ کی اپنے نے مجھے دھار پلا

آ گئے ختمِ رسل عرض مری سمت سے کر
فیضِ رحمتِ حق شربتِ دیدار پلا

جام پر جام پئے جاتا ہے مینوش ظہور
سیر ہوتا نہیں کہہ دیتا ہے ہر بار پلا

تضمین بر

علیؑ امام من است و منم غلامِ علی

سمجھ سکا نہ کوئی جز نبیؐ مقامِ علیؑ ریاضِ خلد ہے بس ایک نقشِ گامِ علیؑ
کیا خدا نے عجب طرح احترامِ علیؑ بتایا اپنا اسے کام جو تھا کامِ علیؑ
ظہور اس لئے وردِ زباں ہے نامِ علیؑ علیؑ امام من است و منم غلام علیؑ

ہے کاروبار خدا زیرِ انتظامِ علیؑ کلامِ حق ہے خدا کی قسم کلامِ علیؑ
بقائے دیں کا وسیلہ بنی حسامِ علیؑ ہے فرض عین مسلماں پر احترامِ علیؑ
ظہور فخر کی جا ہے کہ ہوں غلامِ علیؑ ہزار جان گرامی فدائے نامِ علیؑ

پیا ہے تیری محبت کا جب سے جام علیؑ کچھ اور بڑھ گیا کوثر کا احترام علیؑ
ہے تیری نیند پہ مرضئِ رب تمام علیؑ میرا نصیب جگا اے مرے امام علیؑ
منور اور ہو میرا ظہور نام علیؑ قبول کر مرا نذرانۂ کلام علیؑ

قطعات

محفل عقد امیرالمومنین علیہ السلام

سجائی جا رہی ہے بزمِ شادی مصطفیٰ کے گھر　　چلے ہیں ساکنانِ عرش فخرِ انبیاء کے گھر
رسولؐ اللہ کی بیٹی کی شادی ہونے والی ہے　　اسی نوشاہ سے پیدا ہوا تھا جو خدا کے گھر

زمانے کو عظمت دکھا دی علی کی　　محمدؐ نے عزت بڑھا دی علیؑ کی
خدا نے فلک سے جو تارا اتارا　　تو زہراؑ سے شادی رچا دی علیؑ کی

کب کوئی لائقِ دلدادیِ سرورؐ نکلا　　صرف مولودِ حرم خاصۂ داور نکلا
تولا میزانِ شرف میں تو علیؑ کا پلہ　　"سبتاً" بنتِ پیمبرؐ سے بھی برتر نکلا

کس جگہ عرش سے خوشنودیِ داور اترے　　میہماں غیر کے گھر پر کوئی کیونکر اترے
اس طرح خانۂ حیدرؑ میں ستارہ اترا　　اوج سے جیسے نشیمن پہ کبوتر اترے

خوش جو ہیں جبریلؑ کے استاد آج　　انس و جن حور و ملک ہیں شاد آج
فاطمہ زہراؑ سے شادی ہو گئی　　گھر علیؑ کا ہو گیا آباد آج

جب لبِ مداح پر آتا ہے نامِ فاطمہؑ　　مومنین ہوتے ہیں خم بہرِ سلامِ فاطمہؑ
بہرِ استقبال اٹھتے تھے حبیبِ کبریاء　　اللہ اللہ یہ شرف یہ احترامِ فاطمہؑ

مدعی ایک نہ ہم پلۂ حیدرؑ اترا　　عقل نے تولا تو ہر وزن سبک تر اترا
تارا خالق نے اتارا جو علیؑ کے گھر میں　　دلِ حاسد میں چمکتا ہوا خنجر اترا

قطعہ نوروز

پیو اے میکشو نوروز بھی ہے فصلِ گل بھی ہے
کھلا ہے میکدہ ساقی بھی ہے صہبا بھی مل بھی ہے
کہاں کی فکرِ عقبیٰ جس قدر چاہو پیے جاؤ
یہ ساقی صرف ساقی ہی نہیں ایمانِ کل بھی ہے